بعون صانع کمکین مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

چمنستان ازہار نکات دلنشین و گلزار انوار مرتبۂ مضامین از ابواب شگفتہ بطرح حدائق جنان اعنی کتاب

گلستان مترجم

از نغمات عندلیب دستہ قدس و دستان ہای روضۂ ابش طاؤس فردوس تمکین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی رح

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مرتبہ دوم طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت خدائے را عز وجل کہ طاعتش موجب قربت است و بشکر
احسان خدا کے تئیں ہے کہ غالب اور بزرگ ہے کہ بندگی اسکی سبب نزدیکی ہے اور بیچ شکر
اندرش مزید نعمت ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است و چون
اُسکے کے زیادہ ہونا نعمت کا ہے ہر سانس کہ نیچے جاتی ہے بڑھانے والی زندگی کی ہے اور جو
بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتی شکری
اوپر آتی ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایکدم کے دو نعمت موجود ہے اور اوپر ہر نعمت کے ایک شکر
واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید + کز عہدہ شکرش بدر آید
واجب ہے ہاتھ اور زبان کسکے سے بر آوے کہ حق شکر اسکے سے باہر آوے
اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور قطعہ
عمل کرو تم اے آل داود شکر کو سبب وہ کہ تھوڑے بندہ ہیں میرے سے شکر کرنیوالے ہیں
بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد
بندے کو وہی بہتر کہ تقصیر اپنی سے عذر بیچ درگاہ خدا کے لاوے

وہ است کہ از تقصیر خود در ادای شکر پروردگار عذر کند مثل تقصیر کرد در ادای واجب دار تا بشاہی آیین کسی سزاوار باشد ... ادای شکر او تعالی بعمل آمدہ وہم نظر بمقام وی است

ورنه سزاوار خداوندیش + کس نتواند که بجا آورد + باران رحمت
اور جو نہین لائق صاحبی اُسکی کے کوئی نہین سکتا ہے کہ بجالاوے + مینہ رحمت
بیحسابش همه جا رسیده وخوان نعمت بیدریغش همه جا کشیده پردهٔ
بیحساب اُسکے کا سب جگہ پہونچا اور خوان نعمت بےافسوس اُسکی کا سب جگہ کھنچا پردہ
ناموس بندگان بگناه فاحش ندرد و وظیفه روزی بخطای منکر نبرد
غیرت بندون کا بسبب گناہ بد کے نہ پھاڑے اور وظیفہ روزی کھانے والونکا ساتھ خطا بد کے نہ کاٹے
قطعه اے کریمی که از خزانهٔ غیب + گبر و ترسا وظیفه خور داری
اے کریم ایسا ہے تو کہ خزانۂ غیب سے گبر اور ترسا کو بھی روزینہ کھانیوالا رکھتا ہے تو
دوستان را کجا کنی محروم + تو که با دشمنان نظر داری + فراش
دوستونکے تئین کہان کرے تو محروم تو ایسا ہے کہ ساتھ دشمنونکے نظر رکھتا ہے تو فراش
باد صبا را فرمود تا فرش زمردین بگسترد و دایهٔ ابر بهار را گفت تا بنات نبات
باد صبا کے تئین فرمایا تو فرش سبز رنگ کا بچھایا اور دایہ بہار کے تئین فرمایا تو لڑکیون روئیدگی کے
را در مهد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای سبز ورق
تئین بیچ جھولے زمین کے پالا اور درختونکے تئین ساتھ خلعت نوروزی کے قبائے سبز پتون کی
در بر گرفته و اطفال شاخ را بقدوم موسم کلاه شگوفه بر سر نهاده
پہنائی اور لڑکون شاخ کے تئین بسبب آنے تہوار کے ٹوپی کلی کی اوپر سر کے رکھی
عصارهٔ نحلی بقدرت او شهد فائق شده و تخم خرمای بتربیت او
چواؤ مکھی کا بسبب قدرت اُسکے کے شہد فوقیت رکھنے والا ہوا اور بیج خرمے کا بسبب پرورش اُسکی کے
نخل باسق گشته قطعه ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند +
درخت بلند ہوا بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان بیچ کام کے ہین
تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری + همه از بهر تو سرگشته و فرمانبردار
اسلئے کہ ایک روٹی بیچ ہتھیلی کے لاوے تو اور ساتھ غفلت کے نہ کھاوے تو سب واسطے تیری کوشش کرنیوالے اور حکم اُٹھانیوالے

شرط انصاف نباشد که تو فرمان نبری + در خبرست از سرور کائنات
شرط انصاف کی نہو وے کہ تو حکم نہ بجالاوے تو حدیث مین وارد ہے سردار دنیا
مفخر موجودات رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمۂ دور زمان بیت
جاے فخر مخلوق اور رحمت واسطے عالم کے رہنے والونکا اور برگزیدہ آدمیونکا اور ذخیرہ گردش زمانے کا
شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ + قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ قطعہ
شفاعت کرنے والے اطاعت کیے گئے خبر دینے والے بزرگ قسمت کرنیوالے حسن جسم پاکیزہ شگفتہ اور صاحب حسن
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
پہونچے بلندی کو بسبب کمال مرتبے اپنے کے دور ہوگئین اندھیریان ظلم اور کفر کی بسبب جمال انکی کے نیک ہین تمام خصلتین انکی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بیت چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتیبان
درود بہیجو اوپر انکے اور اولاد انکی کے کیا غم دیوار امت کے تئین کہ رکھے مانند تیرے پشت کا نگاہ رکھنے والا
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + کہ یکے از بندگان گنہگار
کیا ڈر لہر دریا سے اُسکے تئین کہ ہووے نوح کشتی کا نگاہ رکھنے والا کہ ایک بندون گنہگار
پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاہ خداوند جل و علا
سرگشتہ روزگار سے ہاتھ توبہ کا ساتھ امید قبول ہونے کے بیچ درگاہ بزرگ اور برتر کے
بردارد ایزد تعالیٰ درو نظر نکند بازش بخواند باز دیگر اعراض فرماید بازش
اٹھاوے اللہ برتر بیچ اُسکے نظر نکرے پھر اُسکو پڑھے دوسری بار روگردانی اور چشم پوشی فرماوے پھر اسکو
بتضرع و زاری بخواند حق سبحانہ تعالیٰ گوید یَا مَلٰٓئِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ
ساتھ رونے اور رونے کے پڑھے اللہ پاک اور برتر کہتا ہے اے فرشتو میرے بر آئینہ شرم رکھتا ہون مین
مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ دعوتش را اجابت کردم و امیدش را
بندے اپنے سے اور نہین ہے واسطے اُسکے سوا میرے دعا اُنکے کے تئین قبول کیا جاوے اور امید اُسکی
بر آوردم کہ از بسیاری دعا و گریۂ بندہ ہمے شرم دارم بیت
بر لایا مین کہ بہت دعا اور رونے بندے سے شرم رکھتا ہون مین

کرم بین و لطف خداوندگار — گنه بنده کردست او شرمسار
کرم دیکھ اور مہربانی خداوند گار کی — گناہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہے

عاکفان کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ
گوشہ میں بیٹھنے والے کعبہ بزرگی اُسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کے اقرار کرنے والے ہیں کہ نہیں عبادت کی ہمنے حق عبادت تیری کا جو ہے
و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ قطعہ
اور صفت کرنے والے صورت جمال اُسکی کے ساتھ حیرت کے نسبت کیے گئے کہ نہیں پہچانا ہمنے حق پہچاننے تیرے کا

گر کسے وصف او ز من پرسد — بیدل از بے نشان چگوید باز
جو کوئی وصف اُسکا مجھ سے پوچھے — بیہوش بے پتے سے کیا کہے پھر
عاشقان کشتگان معشوقند — بر نیاید ز کشتگان آواز
عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہیں — نہیں نکلتی ہے مرے ہوؤں سے آواز

یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق
ایک صاحبدلونسے سر بیچ گریبان مراقبہ کے نیچے لے گیا تھا اور بیچ دریاے مکاشفہ کے ڈوبنے والا
شدہ حالیکہ ازان معاملت باز آمد یکی از محبان گفت ازین بوستان
ہوا جسوقت کہ اُس معاملے سے پھر آیا ۔ ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے
کہ بودی مرا چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت
کہ تھا تو مجھکو کیا تحفہ عنایت کیا تو نے یاروں کے لئے کہا اُس نے ارادہ رکھتا تھا میں کہ جب پاس درخت
گل برسم دامنی پر کنم ہدیۂ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانم مست کرد
گل کے پہونچوں میں دامن بھر دوں واسطے یاروں کے جو پہونچا میں خوشبوے گل نے ایسا مست کیا مجھکو

کہ دامنم از دست رفت قطعہ — ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کہ دامن میرے ہاتھ سے گیا — ای چڑیا صبح کی عشق پروانہ سے سیکھ
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد — این مدعیان در طلبش بیخبرانند
کہ اُس جلے ہوے کی تئیں جان گئی اور آواز نہ آئی — یہ دعوی کرنیوالے بیچ طلب اُسکی کے بیخبر ہیں

کانرا که خبر شد خبرش باز نیامد	ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
جس کسی کو خبر ہوئی خبر اُسکی پھر نہ آئی	اے خدا تو برتر ہے خیال اور قیاس اور اندازے اور شک اور وہم سے
ور ہر چه گفته اند شنیدیم و خوانده ایم	دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
اور جو کچھ کہا ہو بندگونے وہ سنا ہمنے اور پڑھا ہے ہمنے	دفتر تمام ہوا اور آخر کو پہونچی عمر
ما ہمچنان در اول وصف تو مانده ایم	ذکر محامد پادشاه اسلام اتابک
ہم ویسے ہی بیچ پہلے وصف تیری کے رہے ہیں ہم	ذکر صفتوں بادشاہ اسلام اتابک

ابوبکر بن سعد بن زنگی نور الله تربته ذکر جمیل سعدی که در افواه عوام
ابو بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ تربت اُسکی ذکر خوب سعدی رح کا بیچ منھ خلق کے
افتاده است و صیت سخنش که در بسیط زمین رفته و قصب الجیب حدیثش که همچو شکر
پڑا ہے اور شہرہ سخن اُسکے کا بیچ کشادگی زمین کے گیا اور قصب الجیب حدیث اُسکی کو کہ مانند شکر کے
میخورند و رقعه منشآتش که همچو کاغذ زر میبرند بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد
کھاتے ہیں اور ٹکڑا تصنیف اُسکی کا مانند کاغذ زر کے لیجاتے ہیں اوپر بزرگی اور علمیت اُسکی کے گمان نہ سکے کرنا
بلکه خداوند جهان و قطب دائره زمان و قائم مقام سلیمان ناصر اهل ایمان اتابک اعظم
بلکہ صاحب جہان کا اور قطب دائرہ زمان کا اور قائم مقام سلیمان علیہ السلام کا اور مدد دینے والا اہل ایمان کا اتابک بڑا بادشاہ
مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض عنه
فتح پایا گیا دنیا اور دین کا کون یعنی ابو بکر بیٹا سعد بیٹا زنگی کا سایہ خدا تعالی کا بیچ زمین کے اے رب میرے راضی ہو
و ارضه بعین عنایت نظر کرده است و تحسین بلیغ فرموده و ارادت صادق
اُس سے اور راضی رکھ اسکو اُس بادشاہ نے طرف میری بخشش سے نظر کی ہے اور شاباش بہت فرمائی اور خواہش سچی
نموده لاجرم کافه انام خاصه و عوام بمحبت او گرائیده اند که الناس علی دین ملوکهم
کی ناچار گروہ خلق نے خاص اور عوام نے بسبب محبت اُسکی کے خواہش کی ہے اور لوگ اوپر دین بادشاہوں کے ہیں
زانگه ترا بر من مسکین نظرست قطعه آثارم از آفتاب مشهورترست

جب سے کہ تیری تمنا اوپر مجھ غریب کے نظر شفقت کی ہے	نشانیاں میری یعنی شعر میرے آفتاب سے مشہور زیادہ ہیں

[illegible]

گر خود همه عیبها بدین بنده درست	هر عیب که سلطان بپسندد هنر است
اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندے کے ہین	مگر ہر عیب کہ جو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے

قطعہ

گلی خوشبوی در حمام روزی ۔ رسید از دست محبوبی بدستم

ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز	پہونچی ایک معشوق کے ہاتھ سے میرے ہاتھ مین
بدو گفتم که مشکی یا عبیری	که از بوی دلاویز تو مستم
مٹی سے کہا مین نے کہ مشک ہے تو یا عبیر ہے تو	کہ خوشبوے دلاویز تیری سے مست ہون مین
بگفتا من گلی ناچیز بودم	ولیکن مدتی با گل نشستم
کہا اُس مٹی نے مین ایک مٹی ناچیز تھی مین	ولیکن تھوڑے دنون ساتھ گل کے صحبت کی ہے مین نے
جمال همنشین در من اثر کرد	وگرنه من همان خاکم که هستم
خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت گل نے بیچ میرے اثر کیا	وگرنہ مین وہی خاک ہون جیسا کہ جانتے ہین مجکو

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیٰوتِهٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَ

یا خدایا برخوردار کر مسلمانون کو بسبب دراز ہونے عمر اُسکی کے اور دو چند کر پاداش خوبی اُسکی کا اور نیکیون اُسکی کا اور بلند کر

اَوِدَّائِهٖ وَوُلَاتِهٖ وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِهٖ وَشُنَاتِهٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیٰتِهٖ

درجے دوستون اور مددگارون اُسکی کے اور ہلاک کر دشمنون اُسکی کے اور بدخواہون کو برکت اُس چیز کے کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ قرآن کی آیتون سے

قطعہ

وَاٰمِنْ بَلَدَهٗ یَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ	لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ
اور چین میں رکھ شہر اُسکا اے پروردگار اور پناہ مین رکھ اولاد اُسکی کو	تحقیق کہ نیک بخت ہوئی دنیا ساتھ اُسکے ہمیشہ ہو نیک بختی اُسکے
وَاَیَّدَهُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَةِ النَّصْرِ	کَذٰلِكَ تَنْشَأُ لِیْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا
اور مدد کرے اُسکی اے مولا بسبب نیزون فتح کے	جیسا نشو و نما پاتا ہے درخت بسبب بیج اُس کے تاخین اُسکی
وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ	ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را
اور خوبی روئیدگی زمین کی بزرگی بیج کی سے ہے	خدا رکھ اور پاک شہر شیراز کو

از هیبت حاکمان عادل و همت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگهدار

ساتھ قدیم ہیبت حاکمون عادل اور توجہ عالمون باعمل کے تا زمانہ ہونے قیامت کے بیچ پناہ سلامت کے نگاہ رکھ

اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست قطعہ تا بر سرش بود چو توئی سایۂ خدا

ولایت پارس کو نہیں غم آفت زمانے سے نہیں ہے
جب تک اوپر سر اسکی کے رہیگا تجھسا سایہ خدا

امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک
آج کے دن کوئی پتہ نہیں دیتا ہے بیچ کشادگی زمین کے

مانند آستان درت مامن رضا
مانند چوکھٹ دروازے تیری کے جائے آرام خشنودی کے

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اوپر تیرے ہے اے بادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچاروں کا اور شکر

بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا
اوپر ہمارے شکر اور اوپر خدا پیدا کرنیوالے جہان کے بدلہ نیکی کا

یارب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس
اے پروردگار ہوائے فتنہ سے نگاہ رکھ شہر شیراز کے تئین

چندانکہ خاک را بود و باد را بقا
جبتک کرہ زمین کا ہوا اور ہوا کو بقا ہووے

در سبب تالیف کتاب

ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یکشب تامل ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف کردہ تاسف میخوردم
ایک رات کو خیال بیچ زمانہ گذرے ہوئے کے کرتا تھا میں اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کے افسوس کھاتا تھا میں
و سنگ سراچہ دل بالماس آب دیدہ می سفتم و این بیتہا مناسب حال خود
اور پتھر حجرہ دل کا ساتھ الماس آب دیدہ کے پروتا تھا میں اور یہ بیتین مناسب حال اپنے کے

می گفتم مثنوی
کہتا تھا میں مثنوی

ہر دم از عمر میرود نفسی
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم

چون نگہ میکنم نماند بسی
جو دیکھتا ہوں میں تو نہیں رہی ہے بہت

ای کہ پنجاہ رفت و در خوابی
اے سعدی کہ پچاس گئیں اور بیچ خواب کے ہے تو

مگر این پنج روز دریابی
شاید پانچ دن پاوے تو

خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نہ کیا

کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نہ لادا

خواب نوشین بامداد رحیل
نیند میٹھی صبح کوچ کرنے کی

بازدارد پیادہ را ز سبیل
پیچھے رکھتی ہو پیادہ کے تئین راہ سے
وان دگر بخت ہمچنین ہوسے
اور اُس دوسرے نے بکائی اسطرح ہوس
دوستی را نشاید این غدار
دوستی کے تئین نہین لائق ہو یہ بیوفا
گر بہ بندد چنانکہ نکشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے
گو لبشو از حیات دنیا دست
کہ اُس شخص نے کہ زندگی دنیا ہی ہاتھ دھو
گر یکی زین چہار شد غالب
جو ایک ان چارون مین سے غالب ہوا
ننہد بر حیات دنیا دل
نہین رکھتا ہے اوپر زندگی دنیا کے دل
برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا بیچ قبر اپنی کے بھیج
اندکی ماند و خواجہ غرہ ہنوز
تھوڑی سی رہی ہو اور خواجہ غرور کیا کرتا
بر کہ مزروع خود خورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کمائی کچی
رہ چنین ست مرد باش برو
راہ ایسی ہی ہو مردانہ وار ہو اور چل

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنائی
وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت سر پر نہ لیگیا کوئی
مایہ عیش آدمی شکم است
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہو
گر دل باز غم بری کند شاید
جو دل غم سے بھرے تو لائق ہے
چار طبع مخالف و سرکش
چار طبیعتین ضد رکھنیوالی اور نفرت کرنیوالی
جان شیرین بر آید از قالب
جان میٹھی نکلجائے تن سے
نیک و بد چون ہمی بباید مرد
نیک اور بد جو آخر کار مرینگے
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نلاویگا پیچھے سے تو آگے بھیج
ای تہیدست رفتہ در بازار
اے خالی ہاتھ گیا بیچ بازار کے
وقت خرمنش خوشہ باید چید
وقت خرمن کے اُسکو لائق ہو بالی چننی

رفت منزل بدیگری پرداخت
مرگیا وہ عمارت واسطے دوسرے کے خالی کی
یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بغیر قیام کو دوست نرکھ
تا بہ تدریج میرود چہ غم است
اگر اعتدال جاتا ہے کیا غم ہے
ور کشاید چنانکہ نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے
چند روزی بوند باہم خوش
کتنے دنون ہوتی ہین آپس مین خوش
لاجرم مرد عارف و کامل
اسلئے مرد خدا شناس صاحب کمال
خنک آنکس کہ گوی نیکی برد
خوشا وہ شخص کہ گیند نیکی کا لے گیا
عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کے ہو اور دھوپ جاڑونکی ہو
ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہون میں تجھسے کہ نہ لاویگا تو ہاتھ اپنے
پند سعدی بگوش دل بشنو
نصیحت سعدی کی کان جان سے سُن

بعد از تامل مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزلت
بعد از فکر کرنے اس بات کی مصلحت دیکھی ہم نے کہ بیچ آشیانے گوشہ نشینی کے

نشینم و دامن صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتہاے پریشان بشویم
بیٹھون مین اور دامن صحبت سے چنون مین اور دفتر باتون پریشان سے دھوؤن مین

بیت

ومن بعد پریشان نگویم
اور اس سے پیچھے پریشان باتین نہ کہونگا

بہ از کسیکہ نیاشد زبانش اندر حکم
بہتر اس شخص سے کہ نہووے زبان اسکی بیچ حکم کے

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صمٌّ بکمٌ
زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا گونگا اور بہرا

یکی از دوستان کہ در کجاوہ ہمنشین من
تو ایک دوستون سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین میرا

بودی در حجرہ جلیسے برسم قدیم از در در آمد چندانکہ نشاط ملاعبت کردہ
تھا اور بیچ کوٹھری کے پاس بیٹھنے والا ساتھ رسم قدیم کے دروازے سے آیا جتنا کہ خوشی کی طرح اور خوش طبعی اور بازی کرنیکی ہو

و بساط مداعبت گستردہ جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ
اور بچھونا بازی کرنیکا بچھایا۔ جواب اسکا نہ کہا مین نے اور سر زانوی عبادت سے نہ اٹھایا مین نے برہم ہوکے دیکھا

قطعہ

کرد و گفت
اور کہا

بگوای برادر بلطف و خوشی
کہ اے بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے

بحکم ضرورت زبان در کشی
خواہ مخواہ زبان بند کریگا تو

کنونت کہ امکان گفتار ہست
اب تجھکو کہ طاقت بات کرنے کی ہے

کہ فردا چو پیک اجل در رسید
کہ کل کو جو قاصد موت کا پہونچیگا

کسے از متعلقان منش بر حسب واقعہ
کسی نے علاقہ داروں میرے سے اسکو اوپر موافق احوال کے

مطلع گردانید کہ فلان عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند
خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف سے بیٹھے

و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانے سر خویش گیر و مجانبت در پیش گیر گفتا بعزت
اور خاموشی قبول کرے تو بھی اگر ہو سکے خیال اپنا اے اور کنارہ آگے کہا قسم ہے بزرگی خدا کی

عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنکہ سخن گفتہ شود
اور قسم ہے صحبت قدیم کی سانس نہ نکالونگا مین اور قدم نہ اٹھاؤنگا مین مگر اسوقت کہ بات کہی جاوے ساتھ عادت

مالوف و طریق معروف که آزردن دل دوستان جہلست و کفارت یمین
الفت کی گئی کے اور راہ پہچانی گئی کے کیلئے کہ آزردہ کرنا دل دوستوں کا نادانی ہے اور بدلہ قسم کا
سہل خلاف رای عوایست و عکس رای اولی الالباب و ذوالفقار علی در
آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور خلاف عقل صاحبوں داناٸی کے کہ ذوالفقار علی علیہ السلام کی بیچ
نیام و زبان سعدی در کام قطعه
میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو مین

زبان در دہان خردمند چیست
زبان بیچ منہہ عقلمند کے کیا ہے
کلید در گنج صاحب ہنر
کنجی دروازہ خزانے صاحب ہنر کی
چو در بسته باشد چه داند کسی
جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی
که جوہر فروشست یا پیله ور قطعه
کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچه پیش خردمند خامشی ادبست
اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے
بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی
لیکن وقت مصلحت کے وہ بہتر ہے کہ بات مین کوشش کرے تو
دو چیز طیرهٔ عقلست دم فروبستن
دو چیز سبکی عقل کی ہے چپکے رہنا
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی
وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجمله زبان از مکالمت او در کشیدن
حاصل کلام زبان کلام کرنے باہم اسکی سے کھینچنا
قوت نداشتم و روی از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم که یار موافق
طاقت نہ رکھی مین نے اور منہہ پھر کر بات کرنے سے پھیرنا جوانمردی نہ جانی مین نے کیونکہ یار موافقت کرنیوالا
بود و دوست صادق بیت
تھا اور دوست سچا

چو جنگ آوری با کسی در ستیز
جو لڑائی لاوے تو ساتھ اُس شخص کے لڑائی کر
که از وی گریزت بود یا گریز
کہ اس سے چارہ تجھکو ہووے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان
ساتھ حکم ضرورت کے بات کی مین نے اور تماشا کرتا ہوا
بیرون رفتیم در فصل ربیعی که صولت برد آرمیده بود و اوان دولت ورد رسیده قطعه
باہر گیا مین بیچ فصل بہار کے کہ جاڑے کی شدت نے آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہنچا تھا

اول اردی بہشت ماہ جلالے	بلبل گوینده بر منابر قضبان
اول اردی بہشت مہینا جلالی کا	بلبل بولنے والی اوپر ممبرون شاخون کے
بر گل سرخ از نم او فتاده لآلے	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے موتی	جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را بوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم
رات کو ایک باغ مین ساتھ ایک کے دوستون سے اتفاق رات کے رہنے کا پڑا ایک مکان خوش اور سبز
و درختان درہم گفتی که خرده مینا بر خاکش ریخته و عقد ثریا از تاکش آویخته قطعه
اور درخت گنجان گویا کہ کرچی سبز شیشے کے اوپر خاک اسکی کے گرائے ہین اور ہار ثریا کا انگور اسکے سے لٹکایا ہے
روضة ماء نهرها سلسال دوحة سجع طیرها موزون آن پر از لالہ ہاے
باغ پانی نہرون اسکی کا جاری درخت برابر چڑیان اچھی بولنے والی وہ بھرا ہوا لالون
رنگارنگ + وین پر از میوہ ہاے گوناگون + باد در سایۂ درختانش + گسترانند
رنگ برنگ سے + اور یہ بھری ہوئی طرح طرح کی میوؤن سے + ہوا نیچ سائے درختوں اسکے + بچھایا
فرش بوقلمون + بامدادان که خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش
فرش رنگ رنگ کا + صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر تدبیر بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا مین نے اُس دوست کو
دامنی گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آوردہ و آہنگ رجوع کردہ گفتم گل بوستان را
رومال گل اور ریحان اور سنبل اور ضیمران کا جمع لایا اور ارادہ پھرنے کا کیا کہا مین نے گل باغ کے تئین
چنانچہ دانی بقائے و عہد گلستان را وفای نباشد و حکیمان گفته ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید
جیسا کہ جانتا ہی تو کچھ قیام اور زمانے باغ کے تئین کچھ وفا نہین ہے اور عقلمندون نے کہا ہے جو چیز بہت دنون نہ ٹھہرے دل باندھنے کے لائق نہین ہے
گفتا طریق چیست گفتم برای نزہت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف
کہا راہ کیا ہے۔ کہا مین واسطے تازگی اور تماشا کرنے دیکھنے والونکی اور کشادگی حاضرونکی کتاب گلستان بنا سکتا ہون
کردن که باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بخریف مبدل نکند
کہ باد خزان کے تئین اوپر ورق اسکی کے دست درازی نہووے اور گردش زمانے کی خوشحالی بہار کو سبب اسکی خزان نہ کرے

نظم بچکار آیدت ز گل طبقی کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق	از گلستان من ببر ورقی گلستان میرے سے لیجا ایک ورق	گل همین پنج روز و شش باشد گل بھی پانچ چھ روز ہے
وین گلستان همیشه خوش باشد اور یہ کتاب گلستان ہمیشہ سرسبز ہے	حالیکه من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت در دامنم آویخت جسوقت کہ یہ بات کہی میں نے دامن پھولوں کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے الجھا	

اَلْكَرِيمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا فصلی دو همان روز اتفاق بیاض افتاده در حسن معاشرت و آداب محاورت
کریم جب وعدہ کیا پورا کیا فصل دو اسی روز اتفاق لکھنے کا ہوا بیچ خوبی صحبت داری اور باہم گفتگو کرنے کے
در لباسیکه متکلمانرا بکار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید الحاصل هنوز از گلستان بقیتی مانده بود که کتاب گلستان تمام شد
اُس عبارتمیں کہ علماء کے کام آوے اور منشیوں کو علمیت زیادہ کرے ماحاصل کلام ابتک گلستان سے کچھ باقی رہی تھی کہ کتاب گلستان تمام ہوئی
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ بِالصَّوَابِ ذکر بادشاهزاده جهان سعد بن ابی بکر بن سعد
اور اللہ علام تر اور حاکم تر ہے بیچ نیکی کے ذکر بادشاہزادہ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا
زَنگی اللہ ثَرَاهُ تمام آنگه شود بحقیقت که پسندیده آید در بارگاه جهان پناه سایهٔ کردگار پرتو
روشن کرے اللہ قبر اسکی اور تمام اسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ آوے بیچ بارگاہ شاہ جہان پناہ ظل اللہ روشنی
لطف پروردگار و ذخر زمان و کهف امان اَلْمُؤَيَّدُ مِنَ السَّمَاءِ اَلْمَنْصُوْرُ عَلَى الْاَعْدَاءِ
لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمان اور پناہ دامن کا تائید پایا گیا آسمانسے نصرت پایا گیا اوپر دشمنوں کے
عَضُدُ الدَّوْلَةِ الْقَاهِرَةِ سِرَاجُ الْمِلَّةِ الْبَاهِرَةِ جَمَالُ الْاَنَامِ مَفْخَرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ
قوت بازو دولت غالب کا چراغ مذہب روشنی کا خوبی خلق کا فخر اسلام کا سعد
بْنُ الْاَتَابِكِ الْاَعْظَمِ شَهَنْشَاهُ الْمُعَظَّمِ مَالِكُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلٰى مُلُوْكِ
بیٹا اتابک بڑے کا بادشاہ بادشاہوں بڑے کا مالک گردنوں امتوں کا صاحب بادشاہوں
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَارِثُ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَبُوْ بَكْرٍ
عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا ابو بکر
بْنِ سَعْدِ بْنِ زَنْگِی اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَضَاعَفَ اَجْلَالَهُمَا وَ جَعَلَ اِلٰى
بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال دونوں کا اور دو چند کرے بزرگیاں دونوں کی اور کرے طرف

کلی حنیہ ماالکھ مما بکرشمہ لطف خداوندی مطالعہ فرماید قطعہ گر التفات خداوندیش بیارآید

ہر نیکی کے مال اُن دونو نکا ساتھ مہربانی خداوندی کے پڑھنا فرما دے جو توبہ خداوندی اُسکے کی آراستہ کرے

نگارخانہ چینی و نقش ارژنگیست	امید ہست کہ روی ملال درنکشد	ازین سخن کہ گلستان نہ جای دلتنگیست
اسکا کیا کہوں تو نگارخانہ چین اور نقش ارژنگ ہے	امید یہ ہے کہ روی ملال نہ کھینچے	بحکم اسکے کہ گلستان نہ جگہ دلتنگی کی ہے
علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش	بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست	ذکر امیر کبیر فخرالدین
خصوصاً کہ دیباچہ مبارک اسکا	ساتھ نام ابی بکر سعد بن زنگی کے ہے	تعریف سردار بڑے فخرالدین

ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ دیگر عروس فکر من از بیجمالی سر برنمی آرد

ابی بکر بیٹے ابی نصر کے دراز کرے اللہ عمر اسکی دوبارہ دلہن فکر میری کی بیجمالی سے سر نہیں باہر لاتی ہے

و دیدہ یاس از پشت پای خجالت برندارد و در زمرہ صاحبنظران متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد

اور آنکھ نومیدی کی پیٹھ پاؤں شرمندگی سے نہیں اٹھاتی ہے اور جب اصحاب نظر کے گروہ میں تجلی گر نہیں ہوتی ہے مگر اُسوقت کہ زیور پوش ہو

بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کہف الفقرا ملاذ الغربا

زیور قبول سے میر بڑے عالم عادل ظفر اور یاری پایا گیا پشت پناہ سلطنت کا درستی دہندہ تدبیر بادشاہی کا پناہ فقیروں کا اور مسافروں کا

مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آل فارس یمین الملک ملک الخواص باربک فخر الدولۃ

پالنے والا فاضلوں کا دوست پرہیزگاروں کا فخر کرنا سبب اُسکی اہل ایران کا قوت ملک کا فرشتی کی خاصیتیں عرض سازی کی فخر دولت

والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدۃ الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ

اور دین کا فریادرس اسلام اور مسلمین کا سردار بنایا ہوا بادشاہوں اور شاہنشاہوں کا ابی بکر بیٹا ابی نصر کا دراز کرے اللہ عمر اسکی

واجل قدرہ و شرح صدرہ و ضاعف اجرہ کہ ممدوح اکابر آفاقست و مجموع مکارم اخلاق شعر

اور بزرگ کرے قدر اسکی اور کشادہ کرے سینہ اسکا اور زیادہ کرے اجر اسکا کہ ممدوح بزرگوں عالم کا ہے اور جمع کیا ہوا بزرگی خلقوں کا

ہر کہ در سایہ عنایت اوست * گنہش طاعتست و دشمن دوست * بہر یک از سایر بندگان و حواشی

جو کوئی اُسکے سایہ بخشش میں ہے * گناہ اسکا طاعت ہے اور دشمن دوست ہے * اور ہر ایک کے بندوں اور گردہ نشینوں اسکے

خدمتی معینست کہ اگر در ادای برخی از آن تہاون و تکاسل روا دارند معرض خطاب آیند و در محل عتاب

ایک خدمت معین ہے اگر بیچ ادا کرنے تھوڑی اسکی سستی اور کاہلی روا رکھیں بیچ جگہ بازپرس کے آویں اور بیچ جگہ غضب کے

(حاشیہ)
لہ دیباچہ مجموعہ کی ... معنی ... ابنت کتاب ... دیباچہ ... ابن ابوبکر بن نصرت ... سعد ... وزیر ... بعضے ...

دیباچہ

بالفتح ... جمع ... قوت ... صاحب ... ۱۲

مگر آن طائفۂ درویشان که شکر نعمت بزرگان واجبست و ذکر جمیل و دعای خیر و ادای
مگر اوپر گروہ ان فقیروں کے شکر نعمت بڑے آدمیوں کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی بڑے آدمیوں کا اور دعای خیر اور ادا کرنا
چنین خدمتی در حالت غیبت اولی ترست که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این از تکلف دور
ایسی خدمت کا بیچ پیٹھ پیچھے کے بہتر ہے نہ سامنے منہ کے کیونکہ وہ سامنا دکھاوے کے نزدیک ہے اور یہ گرانی اور رنج سے دور ہے
با جابت مقرون باد قطعه پشت دوتای فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
ساتھ قبولیت کے نزدیک ہووے دعا — پیٹھ جھکی ہوئی آسمان کی سیدھی ہوئی خوشی سے + جب سے تجھ ایسا لڑکا پیدا ہوا ماں زمانہ کے تئیں

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین — خاص کند بنده مصلحت عام را
حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی — خاص کرے ایک بندہ کو واسطے مصلحت عام کے
دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست — کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را
دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیک نام جیا — کہ پیچھے اسکے ذکر خیر اسکا زندہ کرتا ہے نام کے تئیں
وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل — حاجت مشاطه نیست روی دلارام را
تعریف تیری اگر کرے یا نہ کرے صاحب علم — حاجت مشاطہ کی نہیں ہے روے دلارام کے تئیں

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

تقصیر و تقاعدیکه در مواظبت
بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا — تقصیر اور بیٹھ رہنا یعنی سستی کرنا بیچ ہمیشگی
خدمت بارگاه خداوندی میرود بنا بر آنست که طائفه از حکمای هندوستان در فضائل
خدمت بارگاہ صاحب اپنے کے کہ جاتی ہے بنیاد اوپر اسکے ہے کہ ایک گروہ حکیموں ہندوستان نے بیچ فضیلتوں
بزرجمهر سخن میگفتند باخر جزین عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطئ است یعنی درنگ
بزرجمہر کے بات کہتی تھی آخر کار سواے اسکے عیب اسکا نہ جانا کہ سخن گوئی میں سست بہت ہے یعنی ڈھیل
بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه
بہت کرتا ہے اور سننے والے کے تئیں بہت انتظار چاہیے ہی کھینچنا تو وہ بیان کرے بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ
کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم نظم سخندان پرورده پیر کهن + بیندیشد آنگه بگوید سخن +
کرنا کہ کیا کہوں بہتر ہے پشیمانی کھانے سے کہ کیوں کہا میں نے — بات کا جاننے والا تجربہ کیا گیا بڑا پرانا + سوچ لیتا ہے پیچھے فکر کرتا ہے اُس وقت بات کہتا ہے

مزن بی تامل بگفتار دم مت مار بیقر بچ بات کے دم	نکوگوی گر دیر گوئی چه غم نیک کہ اگر دیر کی تو نے تو کیا غم	بیندیش وانگہ برآور نفس اندیشہ کر اسکے بعد برلا دم
فراز میش بس کن گو بند بس اس سے آگے موقوف کر بات کنا کہیں بس	بنطق آدمی بهترست از دواب ساتھ بولنے کے آدمی بہتر ہی چارپایوں سے	دواب از تو بہ گر نگوئی صواب چارپایہ تجھ سے بہتر جو نہ بولے تو درست

تکلیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصره که مجمع اہل دلست و مرکز علمای
کس طور بیچ نظر سردار حضرت خداوندی کے غالب ہو نصرت ان کی کہ جا جمع ہونے صاحبان دل کی ہو اور جائے قرار عالمون
تبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات
بہت علم کی اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کرون مین شوخی کرنے والا ہون مین اور اسباب ناقص
بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش
بیچ درگاه بزرگ کے لانیوالا اور پوت بیچ بازار جوہریون کے قیمت جو کی بھی نہین رکھتی ہی اور چراغ آگے
آفتاب پرتوی نماید و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید مثنوی
آفتاب کی روشنی نہین رکھتا ہے اور منارہ بڑا آگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے۔

هر که گردن بدعوی افرازد جو کوئی گردن دعوے بلند کرتا ہے	خویشتن را بگردن اندازد اپنے تئین گردن کے بھل ڈالتا ہے	سعدی افتاده است آزاده سعدی ایک افتادہ ہی بے تعلق
کس نیاید بجنگ افتاده کوئی نہین آتا ہی واسطے لڑائی بے تعلق کے	اول اندیشه وانگهی گفتار پہلے سوچ اور پیچھے بات کر تو	پای بست آمدست پس دیوار پانوئن آگے آیا ہی اور پیچھے دیوار

نشر نخلبندی دانم ولی نه در بستان شاهدی فروشم ولی نه در کنعان لقمان را گفتند حکمت
باغبانی جانتا ہون ولیکن نہین بیچ باغ کے معشوق بیچتا ہون میں لیکن نہین کنعان میں لقمان کے تئین کہا کہ حکمت
از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نبینند پای ننهند قدموا الخروج قبل الولوج مصرعه
کس سے سیکھی تو نے کہا اندھون سے کہ جبتک دیدہ بالا سے جگہ نہین دیکھتے ہین پانون نہین رکھتے ہین مقدم رکھو تو نکلنے کو بیٹھنے سے
مردیت بیازمای وانگه زن کن قطعه گرچه شاطر بود خروس بجنگ چه زند پیش باز رویین چنگ
مردی اپنی آزما اس کے بعد جورو کر اگرچہ چالاک ہوتا ہے مرغ بیچ لڑائی کے لیکن کیا کر سکے آگے باز تیز چنگل کے

۵ جنبیدن باج
دابہ معنی تر از دب یعنی جنبیدن وراد
اوان بچاریا سه است و در عرف حال بر اسپ و استر و
خر استعمال کنند و در فارسی تخفیف مستعمل مخفف قاعده
کہ ما قابست کریم و خاندند و الاصل بود اور تخفیف سخن
کنند ۱۲ ست ۲ بیت بطور کلام سخن در اختیار ایشان کہ جمع
اہل دولت ۱۲ ۳ موقوفہ نشوند نے
صوفیہ سالکان راه طریقت اگر بمنزله در اصطلاح
بامعنی ۴ خنده دیم کس افزونند در مقام
و شیب ۵ کار بنا نهند ۱۲ ۶ نزدیک دارند و باین
منقول از جامی عزیزا ہمہ رفت ۱۲
۷ ۸
زجا پی بجا برد هر غنچه وار زمین تا ما بضاعت فرماید
نقل کرده و شوخی بلند ۱۲ بہ حقیقت است
۹ است کلام سخن بچه ۱۲
۱۰ اعتبار کنند و در یعنی بلند افتاده
و پا بند نشد و آن دستیار ازو مستقل و خامہ وار
سازنده پا بعضی زمین
بیش ۱۱ بمعنی در فروتنی ۱۲
۱۲ خلاصه کلام است ۱۲
۱۳ بنشر و انزیند

گربه شیر ست در گرفتن موش	لیک موش ست در مصاف پلنگ
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے	لیکن جیسا چوہا ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بھروسے کشادگی خلق بزرگون کے کہ آنکھ عیبون زیر دستون سے چھپا لیتے ہین اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کهتران نکوشند کلمهٔ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر

گناہون چھوٹون کے نہین کوشش کرتے ہین باتین کتنی ساتھ طریق مختصر کرنیکے نادرات سے اور مثالون سے اور شعر اور حکایتون سے اور خصلتون

ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب

بادشاہون گذرے ہوؤن سے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر اس کتاب مین لکھا ہم نے اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اسپر خرچ کیا سبب

تصنیف کتاب این بود قطعه	بماند سالها این نظم و ترتیب
تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا	رہیگی برسون یہ نظم اور ترتیب

زما هر ذره خاک افتاده جای	غرض نقشیست کز ما یاد ماند	که هستی را نمی بینم بقائی
ہم سے ہر ذرہ خاک کا پڑیگا جا بجا	غرض نقش ہی ایک کہ ہمسے یاد رہیگا	کس لیے کہ زندگی ہی کو نہین دیکھتا ہون ثبات
مگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در کار درویشان دعائی	امعان نظر در ترتیب کتاب
شاید ایک صاحبدل ایک روز ساتھ رحمت	کرے بیچ کام فقیرون کے دعا	گہری نظر نے بیچ درستی کتاب

و تهذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید تا برین روضهٔ غنا و حدیقهٔ غلبا چون بهشت

اور آراستہ کرنے بابون کے مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ درختون گنجان اور باغیچہ سرسبز کو مانند بہشت کے

به هشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نه انجامد والله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب

ساتھ باب کے اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر کی تو انجام ساتھ رنج کے نہو جسے اور اللہ عالم تر ہے اوپر نیکوئی کے اور طرف اسکی ہے بازگشت اور

باب اول در سیرت بادشاهان باب دویم در اخلاق درویشان باب سوم

باب پہلا بیچ حال بادشاہون کے باب دوسرا بیچ خلقون فقیرون کے باب تیسرا

در فضیلت قناعت باب چهارم در فوائد خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی

بیچ بزرگی قناعت کے باب چوتھا بیچ فائدہ چپ رہنے کے باب پانچوان بیچ عشق اور جوانی کے

باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت

باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے باب ساتواں بیچ اثر کرنے تربیت کے باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود	در آن مدت که ما را وقت خوش بود	مثنوی
ہجرت رسول علیہ السلام سے [illegible]	بیچ اُس مدت کہ ہمارا وقت خوش تھا	
باب اول	حوالت با خدا کردیم و رفتیم	مراد ما نصیحت بود و گفتیم

مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہمنے سپرد ساتھ خدا کے کیا ہمنے اور گئے ہم

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری

بیچ اخبار بادشاہوں کے ایک بادشاہ کے تئیں سنا مین نے کہ واسطے مارنے ایک بندے کے

اشارت کرد بیچاره دران حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت

اشارہ کیا بیچارے نے بیچ اُس حالت نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینا پکڑا

و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل آید بگوید بیت

اور بیہودہ کہنا کسی نے کہا ہی کہ جو کوئی ہاتھ جان سے دھوتا ہی جو کچھ بیچ دل کے آتا ہے کہتا ہے

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز شعر اذا یئس الانسان طال

وقت ضرورت کے جو نہ رہے بھاگنا ہاتھ سے پکڑ لیتا ہی سر شمشیر تیز کا جس دم نومید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی

لسانه کسنور مغلوب یصول علی الکلب ملک پرسید که چه میگوید یکی از وزرای نیک محضر

زبان اُسکی جیسا کہ عاجز ہوتی ہے بلی حملہ کرتی ہی اوپر کتے کے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی ایک نے وزیرونمین سے نیک صلاح

گفت ای خداوند همیگوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس

کہا ای صاحب یہ بات کہتا ہے اور جو شخص کھانے والے ہین غصہ کے اور بخشنے والے آدمیوں سے

ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای

بادشاہ کے تئین رحمت آئی اور خیال خون اُسکے سے درگذرا اور وزیر دوسرا کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بھائیون

جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد

ہماری کے تئین نہیں لائق بیچ درگاہ مین بادشاہوں کے سوای ساتھ سچ کے بات کہنا اسنے بادشاہ کو گالی دی

ونانز گفت ملک روی ازین سخن درہم کشید وگفت آن دروغ کہ وی گفت پسندیدہ

اور باین نالائق کہین بادشاہ نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور کہا وہ جھوٹھ کہ اُس نے کہا پسندیدہ

ترآمد مرا ازین راست کہ تو گفتی کہ روی آن در مصلحتے بود وبنای این بر خبثی و

زیادہ آیا مجکو اُس سچ سے کہ تو نے کہا اسلیے کہ مُنہ اُس جھوٹھ کا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کی اوپر بدی کے اور

خردمندان گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز شعر ہر کہ شاہ آن کند

داناؤں نے کہا ہے جھوٹھ مصلحت کا ملا ہوا بہتر ہے سچ فتنہ اُٹھانیوالے سے جو کوئی کہ شاہ اُسکو کرے

کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید لطیفہ بر طاق ایوان فریدون نوشتہ بود مثنوی

کہ وہ کہے ظلم ہووے کہ وہ شخص سوا نیک بات کے کہے اوپر طاق محل فریدون کے لکھا تھا

جہان ای برادر نماند بکس
جہان اے بھائی نہیں ساتھ کسی کے

دل اندر جہان آفرین بند و بس
دل بیچ جہان پیدا کرنیوالے کے باندھ اور بس

مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت
مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور بھروسہ

کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
کہ اُسنے تجھ ایسے بہت پالے اور مارے

چو آہنگ رفتن کند جان پاک
جب قصد جانیکا کرے جان پاک

چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک
برابر ہے اوپر تخت کے مرنا یا اوپر منہ خاک کے

حکایت یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجود

ایک نے بادشاہوں خراسان کی سے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ سب بدن

او ریختہ بود وخاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچنان در چشمخانہ میگردید ونظر میکرد

اُسکا متفرق تھا اور خاک ہو گیا تھا مگر آنکھین اُسکی کہ اُسی طور بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھین اور نظر کرتا تھا

سائر حکما از تاویل آن فروماندند مگر درویشے کہ بجا آورد وگفت ہنوز

سب دانا تعبیر سے اُس خواب کی حیران رہے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ ابتک حیرت سے

نگرانست کہ ملکش با دگرانست قطعہ بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند

دیکھنے والی ہین کہ ملک اُسکا ساتھ اوروں کے ہے بہت اتفاق ہوا ہے کہ مشہور اور نامور کو نیچے زمین کے گاڑا ہے

کز ہستیش بروی زمین یک نشان نماند
کہ ہستی اُنکی سے اوپر منہ زمین کے کچھ نشان نہ رہا

آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
اُس بُڈھی لاشہ کو کہ سونپا نیچے خاک کے

خاکش چنان بخورد کز و استخوان نماند
خاک نے اسکو ایسا کھایا کہ اُس سے ہڈی نرہی

زنده است نام فرخ نوشیروان بعدل
زندہ ہی نام مبارک نوشیروان کا بسبب انصاف کے

گرچه بسے گذشت که نوشیروان نماند
اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نہ رہا

خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر
ایک نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر کو

زان پیشتر که بانگ برآید فلان نماند
اُس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوے کہ فلانا نہ رہا

حکایت

ملک زاده را
ایک بادشاہزادہ کو

شنیدم که کوتاه بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروے
سنا مین نے کہ کوتاہ تھا اور کم رو اور دوسرے بھائی اُس کے بلند اور خوبصورت

باری پدر بکراهت و استحقار درو نظر همیکرد پسر بفراست و استبصار بجای آورد
ایکبار باپ ساتھ کراہت اور استحقار کے بیچ اُسکی نظر کرتا تھا لڑکے نے ساتھ دانائی اور بینائی کے دریافت کیا

و گفت ای پدر کوتاه خردمند به که نادان بلند نه هرچه بقامت مهتر بقیمت بهتر
اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہین ہے یہ بات قطعی کہ جو چیز ساتھ قد کے بڑی قیمت مین بہتر

الشاة نظیفة و الفیل جیفة شعر اقل جبال الارض طور و انه لاعظم
بکری حلال ہے اور ہاتھی حرام ہے

عند الله قدرا و منزلا قطعه
نزدیک اللہ کے از روے قدر کے اور مرتبہ کے

چھوٹا زیادہ پہاڑ و نسے طور ہے اور ہر آئینہ خاصکر بڑا ہے

آن شنیدی که لاغر دانا
وہ سنا ہے تو نے کہ دبلے دانا نے

گفت باری بابلهی فربه + اسب تازی اگر ضعیف بود + همچنان از طویله خر به
کہا ایک مرتبہ ساتھ ایک احمق موٹے کے گھوڑا تازی اگر ضعیف ہووے اُسیطرح حالتضعیفی مین طویلہ خر سی بہتر ہے

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندید و برادران بجان برنجیدند رباعی
باپ ہنسا اور ارکان دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوے

تا مرد سخن نگفته باشد
جبتک مرد نے بات نہ کہی ہووی

عیب و هنرش نهفته باشد
عیب اور ہنر اُسکا چھپا رہتا ہے

هر بیشه گمان مبر که خالیست
ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

شاید که پلنگ خفته باشد + شنیدم که ملکزاده را در ان قرب دشمنی صعب روی نمود

چاہیے کہ شیر سوتا ہو سنا میں نے کہ بادشاہزادہ کو بیچ اس نزدیکی کے ایک دشمن سخت نے منہ دکھلایا

چون لشکر از هر دو طرف روی در هم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکه بمیدان

جب لشکر دونوں طرف سے منہ آپس میں لائے اور قصد لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی کہ بیچ میدان میں

در آمد آن پسر بود و گفت **قطعه** آن نه من باشم که روز جنگ بینی پشت من +

آیا وہ لڑکا تھا اور کہا وہ نہیں ہوں میں کہ دن لڑائی کے دیکھے تو پیٹھ میری

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری + کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند +

وہ ہوں میں کہ درمیان خاک اور خون کے دیکھے تو ایک سر جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہے

روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری + این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند

روز میدان کے وہ شخص کہ بھاگ جاتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کے یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا تن کتنے

مردان کاری را بکشت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت **قطعه**

مردوں کاری کو مارا جو آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا

ای شخص منت حقیر ننمود + تا درشتی هنر نپنداری + اسب لاغر میان بکار آید +

ای کہ جسم میرا تجھ کو دبلا دکھلائی دیا ہرگز موٹائی کو ہنر نجانے تو گھوڑا دبلی کمر کا کام آتا ہے

روز میدان نه گاو پرواری + آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک جماعتی

روز میدان کے نہ بیل پروار کا کہتے ہیں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ تھوڑے اور ایک جماعت نے

آهنگ گریز کردند پسر نعره بزد و گفت ای مردان بکوشید تا جامه زنان نپوشید سواران را

قصد بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز بلند ماری اور کہا اے مردو کوشش کرو ہرگز جامہ رنڈیوں کا نہ پہنو سواروں کے تئیں

بگفتن او تهور زیاده گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم دران روز بر دشمن ظفر یافتند

بسبب کہنے اسکے کے جرأت زیادہ ہوئی اور یکبارگی حملہ کیا سنا میں نے کہ خاص اسی روز اوپر دشمن کے فتح پائی

ملک سر و چشم را ببوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش گردانید

بادشاہ نے سر اور آنکھ اسکی چومی اور گود میں لیا اور ہر روز نظر زیادہ کرتا تا کہ ولیعہد اپنا کیا

[illegible]

برادرانش حسد بردند و زہر در طعامش کردند خواہر از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر
بھائی اُسکے ڈاہ لے گئے اور زہر اُسکے کھانے میں کیا بہن نے اُسکی جھروکے سے دیکھا اور کھڑکی کا پٹ بند کیا لڑکے نے
دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست کہ ہنرمندان بمیرند و بی ہنران
دریافت کیا ہاتھ کھانے سے کھینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مر جاوین اور بے ہنر
جائے ایشان گیرند + شعر + کس نیاید بزیر سایۂ بوم + ور ہما از جہان شود معدوم + پدر را
مرتبہ اُنکا لیوین کوئی نہ آوے نیچے سائے اُلو کے اور اگر ہما جہان سے ہووے ناپید ا باپ کو
ازین حال آگہی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکی را از اطراف
اس حال سے خبر دی بھائیوں کو اُسکے بلایا اور گوشمال خوب دی پس ہر ایک کو طرفون
بلاد حصۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست کہ دہ درویش در گلیمے
شہروں سے حصہ پسندیدہ مقرر کیا تو فساد بیٹھا اور جھگڑا اٹھا کہ دس فقیر ایک کملی مین
بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند قطعہ نیم نانی گر خورد مرد خدائے + بذل درویشان کند
سوتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ولایت مین نہیں سماتے ہین آدمی روٹی آدھی اگر کھاتا ہے مرد خدا کا صرف فقیروں کا کرتا ہے
نیمی دگر + ملک اقلیمی بگیرد بادشاہ + ہمچنان در بند اقلیمی دگر + حکایت طائفۂ دزدان
آدھی دوسری ملک تمام ساتوں اقلیموں کا اگر لیوے بادشاہ ویسا ہی بیچ فکر ولایت دوسری کے ہے ایک گروہ چوروں
عرب بر سر کوہے نشستہ بودند و منفذ کاروانیان بستہ و رعیت بلدان از مکائد ایشان
عرب کا اوپر سر ایک پہاڑ کے بیٹھا تھا اور راہ قافلے کی بند کی اور رعیت شہروں کی مکروں سے اُن کے
مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذی منیع از قلۂ کوہی گرفتہ بودند و ملجا و ماوای
ترسناک اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اُسکے کہ جای پناہ بلند چوٹی ایک پہاڑ سے اُنھوں نے لئے تھے اور جگہ پناہ
خود کردہ مدبران ممالک آنطرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند کہ اگر این طائفہ ہم برین نسق
اپنے کی تدبیر کرنے والوں سلطنت اُسطرف نے دور کرنے نقصان اُسکے میں مشورت کی کہ اگر یہ گروہ اسی طرح
روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد مثنوی درختیکہ اکنون گرفتست پای +
ایک مدت ہمیشگی کرین ہماری ساتھ مقاومت کی نہ سنگی ہو جس درخت نے کہ اب جڑ پکڑی ہے

به نیروی شخصی درآید زجای • وگر همچنان روزگار بلی • بگردونش از بیخ بر گسلی • سر چشمه شاید

ساتھ زور ایک شخص کے اکھڑی جگہ سے اور جو اسیطرح ایک مدت چھوڑدو تو ساتھ گردون اسکو جڑسے نہ اکھیڑی تو سر چشمہ کو

گرفتن به بیل • چو پر شد نشاید گذشتن به پیل • سخن برین مقرر شد که یکی را تجسس ایشان گماشتند

بند کرنا سلائی سے • جو بہت ہو اسپر سے گذرنا اوپر ہاتھی کے بات یہ ٹھہری کہ ایک شخص کو واسطے انکی جاسوسی کے مقرر کیا

و فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه دیده

اور قابو کو تکا کرتے تھے وہی مدبر اس وقت تک کہ ایک قوم پر دوڑی تھی غارت کرنیکو اور جگہ انکی تھی خالی ہی چند مردان کار دیدہ

جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که دزدان باز آمدند سفر کرده

اور جنگ آزمودہ کو بھیجا تو بیچ گھاٹی پہاڑ کے چھپے شام کو کہ چوٹے پھر آئے سفر کیے ہوے

و غارت آورده سلاح از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند نخستین دشمنیکه بر سر ایشان

اور لوٹ لائے ہوے ہتیار تن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھدیا پہلے جو دشمن کہ اوپر سر انکے کے

تاخت آورد خواب بود چندانکه پاسی از شب گذشت شعر قرص خورشید در سیاهی شد

دوڑ لایا نیند تھی جبتک کہ ایک پہر رات سے گذر ا گروہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا

یونس اندر دهان ماهی شد • مردان دلاور از کمینگاه بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف

یونس بیچ منہ مچھلی کے گیا مرد دلاور گھات کی جگہ سے کودے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے

بستند بامدادان بدرگاه ملک حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود اتفاقاً در آنمیان جوانی بود که میوه

باندھا وقت صبح کے سبکو درگاہ بادشاہ میں حاضر لائے سبکو واسطے مارنیکو فرمایا اتفاقاً ان ہوگوں میں ایک مرد تھا کہ آغاز

عنفوان شبابش نو رسیده و سبزه گلستان عذارش نو دمیده یکی از وزیران پای تخت ملک را

جوانی انکی کا نیا پہونچا اور سبزہ رخساری اسکے کا نیا جما ایک نے وزیروں سے پاۓ تخت بادشاہ کو

بوسه داد و روی به شفاعت بر زمین نهاد و گفت این پسر همچنان از باغ زندگانی بر نخورده است

چوما اور منہ بخشانے کے لیے زمین پر رکھا اور کہا اس لڑکے نے ابھی باغ زندگانی سے پھل نہیں کھایا ہے

و از ریعان جوانی تمتع نیافته توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست که بخشیدن خون او بر بنده

اور اول جوانی سے برخورداری نہیں پائی توقع ساتھ بخشش اور خلق صاحب کے یہ ہے کہ بسبب بخشنے خون اسکے اوپر بندے کے

منت ننهند ملک روی ازین سخن درهم آورد و موافق رای بلندش نیامد و گفت فرد

احسان رکھیں بادشاہ نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اُسکی کے نہ آیا اور کہا

پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بدست — تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبدست

روشنی نیکوں کی نہ پکڑتا ہے جو شخص کہ بنا اُسکی بد ہے — تربیت کرنا نالائق کو جیسے اخروٹ گنبد پر سے

نسل و بنیاد اینان منقطع کردن اولیترست که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه اش را

نسل اور بنیاد انکی قطع کرنا بہتر زیادہ ہے کسلیے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری چھوڑنا اور سانپ مارنا اور اُس کے بچہ کو

نگاه داشتن کار خردمندان نیست قطعه ابر گر آب زندگی بارد ✤ هرگز از شاخ بید بر نخوری

نگاہ رکھنا کام عقلمندوں کا نہیں ہے — یعنی اگر آب حیات برساوے ہرگز شاخ بید سے پھل نکھاوے تو

با فرومایه روزگار مبر ✤ کز نی بوریا شکر نخوری ✤ وزیر این سخن بشنید و طوعاً و کرهاً

ساتھ کمینے کے مت گزار کہ نرکل سے بوریا کی شکر نکھاویگا تو وزیر نے یہ بات سُنی اور از روے فرمانبرداری اور کراہت

بپسندید و بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچه خداوند دام ملکه فرمود عین حقیقت

کے پسند کیا اور خوبی عقل بادشاہ پر تعریف کی اور کہا جو کچھ صاحب نے ہمیشہ ہو ملک آپ کا فرمایا نہایت سچ ہے

اگر در صحبت آن بدان تربیت یافتی طینت ایشان بگرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده

کہ اگر بیچ صحبت ان بدوں کے تربیت پاتا سرشت انکی پکڑتا — اور ایک اُنہیں سے ہوتا لیکن بندہ

امیدوار بود که بعشرت صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد که هنوز طفلست

امیدوار تھا کہ بیچ صحبت نیک بختوں کے پرورش قبول کرے اور خو داناؤں کی لیوے کہ ابتک لڑکا ہے

و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد او متمکن نشده و در حدیثست کل مولود یولد علی الفطرة فـ

اور خو نافرمانی اور دشمنی اُس قوم کی اسکی ذات میں نہیں سمائی ہے اور حدیث میں آیا ہے ہر ایک پیدا کیا گیا پیدا ہوتا ہے اصلی

ابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه قطعه پسر نوح با بدان بنشست

یہودی کرتے ہیں اُسکو اور نصرانی اور مجوسی کرتے ہیں اُسکو — بیٹا حضرت نوح پیغمبر کا بدوں میں بیٹھا

خاندان نبوتش گم شد ✤ سگ اصحاب کهف روزی چند ✤ پی نیکان گرفت مردم شد

گھرانا پیغمبری کا انکی ضائع ہوا — کتّے نے اصحاب کہف کے چند روز — پیچھا نیکوں کا لیا آدمی ہوا

تا ملک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم

تو بادشاہ اُسکے آزار کے خیال سے گذرا اور کہا بخشا مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی مین نے

رباعی دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و بیچارہ

جانتا ہی تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے دشمن کو نہ سکیے دبلا اور لاچار

شمرد + دیدیم بسے کہ آب سرچشمہ خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد +

گننا۔ دیکھا ہم نے بہت کہ پانی سرچشمے چھوٹے کا جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ کو لیگیا

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت بر آوردند و اُستاد ادیب را بتربیب او نصب

حاصل کلام لڑکے کو ساتھ ناز و نعمت کے پرورش کیا اور اُستاد ادب دینے والے کو اُسکے سکھانیکے لیے مقرر

کردند تا سن خطاب و ردجواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند

کیا تو خوبی بات پوچھنے کی اور پھیر نا جواب کا اور آداب خدمتگاروں بادشاہوں کے اُسکو سکھا لے

و در نظر ہمگنان پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ میگفت

اور نظر میں سبھوں کے پسند آیا ایک بار وزیر عادتوں اُسکے سے بیچ درگاہ بادشاہ کے کچھ کہتا تھا

کہ تربیت عاقلان درو اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک از ین

کہ تربیت نے دانایوں کی اُسمین اثر کیا ہی۔ اور نادانی قدیم کو اُسکی خلقت سے باہر لیگئے بادشاہ کو

سخن تبسم آمد و گفت بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود + گرچہ با آدمے

اس بات سے ہنسی آئی اور کہا آخر کو بھیڑیے کا بیٹا بھیڑیا ہوتا ہی اگرچہ ساتھ آدمی کے

بزرگ شود + سالے دو برین بر آمد طائفہ اوباش محلت در و پیوستند و عقد

بزرگ ہوتا ہی برس دو اوپر اُسکے برآئے بدمعاش محلے کے اُس سے ملے اور گرہ

موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت

ساتھ دینے کی باندھی تو بوقت فرصت کے وزیر کو اور اُسکے دونوں بیٹوں کو مارا اور دولت

بیقیاس برداشت و در مغارۂ دزدان بجائے پدر نشست و عاصی شد

بہت اُٹھائی اور غار میں چوروں کے باپ کی جگہ بیٹھا اور نافرمانی والا ہوا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعه شمشیر نیک ز آهن بد چون کند کسے

بادشاہ نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتوں میں دابا اور کہا تلوار اچھی لوہے بُرے سے کیونکر بنائے کوئی

ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس ✦ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ✦ در باغ

نااہل ساتھ تربیت کے نہووے ایک حکیم لیاقت والا مینہ کو بیچ پاکیزگی طبیعت اُسکے کے خلاف نہیں ہے بیچ باغ کے

لالہ روید و در شورہ بوم خس ✦ قطعہ زمین شور سنبل بر نیارد ✦ در و تخم عمل ضائع مگردان

لالہ اگتا ہے اور بیچ کھاری زمین کے گھاس پھول کی زمین کھاری سنبل کو نہیں اُگاتی ہے اُسمیں بیج کام کا برباد نہ کر

نکوئی با بدان کردن چنانست ✦ کہ بد کردن بجائے نیک مردان حکایت

نیکی ساتھ بدوں کے کرنا ایسا ہے کہ بد کرنا نیک مردوں کی جگہ پر

سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاست و فہم و فراست

ایک سپاہی کے لڑکے کو دیکھا میں نے اوپر دروازے سرائے اغلمش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی

زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا قد بالائے

زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اُسکے کے ظاہر اوپر

سرش ز ہوشمندی ✦ میتافت ستارۂ بلندی ✦ فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد

سر اُسکے کے ہوشمندی سے چمکتا تھا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا

کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند توانگری بہ ہنر است نہ بمال

کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور داناؤں نے کہا ہے توانگری بسبب ہنر کے ہے نہ بسبب مال کے

و بزرگی بعقل است نہ بسال ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متہم کردند

اور بزرگی ساتھ عقل کے ہے نہ ساتھ سال کے بھائی برابر کے اوپر منصب اُسکے کے ڈاہ لیگئے اور ساتھ ایک گناہ کے تہمت لگائی

و در کشتن او سعی بیفائدہ نمودند ع دشمن چہ زند چو مہربان باشد دوست ✦ ملک پرسید

اور بیچ مارنے اُسکے کے کوشش بے فائدہ کی دشمن کیا مارے جو مہربان ہووے دوست بادشاہ نے پوچھا

کہ موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی دام ملکہ

کہ سبب دشمنی تیری کا اُنکو بیچ حق تیرے کے کیا ہے کہا بیچ سائے دولت صاحب کے ہمیشہ رہو ملک اُسکا

غلہ در جمیع اکثر و ... نفتنی کہ نیست و از عجیب ... و از ... پیکس در لطافت ... کہ ... باشد ۱۲

از روئیدن ... لازم ... خلاف ظاہر ... ۱۲ ... شورہ ... ۱۲ ... سنبل ... زلف خوبان را ...

و این حکایت ... ۱۲ ... سلطان ... دولت و اقبال خداوندی ... و این ... ایست ... سایۂ اقبال ... ۱۲ ... ۱۲

همگنانرا راضی کردم بکرم حسودانکه راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من و بدولت

سبھوں کو راضی کیا مین نے ساتھ بخشش کے دشمن کہ راضی نہین ہوتے ہین مگر ساتھ زوال ہونے نعمت میری کے اور ساتھ دولت

خداوند باد قطعه توانم اینکه نیازارم اندرون کسی + حسود را چکنم کو ز خود برنج درست

صاحب کے ہو جیو نعمت میری سکتا ہون مین وہ کہ نہ آزردہ کرون مین دل کسی کا دشمن کو کیا کرون کہ وہ آپ سے رنج مین ہے

بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست + کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست قطعه شوربختان

مر تو چھوٹے تو اے دشمن کہ یہ وہ رنج ہے کہ رنج اسکے سے سوا اے ساتھ موت کے نہ سکیگی چھوٹنا بدبخت

بآرزو خواہند + مقبلانرا زوال نعمت وجاه + گر نبیند بروز شپره چشم + چشمه آفتابرا چه گناه

ساتھ آرزو کے چاہتے ہین صاحب اقبالون کو زوال دولت اور مرتبہ کا اگر نہ دیکھے دن کو چمگادڑ کی آنکھ چشمہ آفتاب کا کیا گناہ ہے

راست خواہی ہزار چشم چنان + کور بہتر کہ آفتاب سیاه حکایت یکی را از ملوک عجم حکایت

سچ چاہے تو ہزار آنکھین ایسی اندھی بہتر نہ آفتاب سیاہ ایک کو بادشاہون عجم سے نقل

کنند که دست تطاول بر مال رعیت دراز کرده بود جور و اذیت آغاز تا بجایی که خلق از مکاید ظلمش

کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اوپر مال رعیت کے دراز کیا تھا ظلم اور ایذا دینا آغاز کیا اس حد تک کہ خلق مکر ظلم اسکے سے

بجهان رفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان

پراگندہ ہوئی اور رنج ظلم اسکے سے راہ مسافرت کی پکڑی جب رعیت کم ہوئی محصول بادشاہت نے نقصان

پذیرفت و خزینه تهی ماند و دشمنان طمع کردند و زور آوردند قطعه هر که فریادرس روز مصیبت خواهد

قبول کیا اور خزانہ خالی رہا اور دشمنوں نے طمع کی اور غلبہ لائے جو کوئی فریادرس روز مصیبت کا چاہے

گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش - بنده حلقه بگوش ار ننوازی برود + لطف کن لطف که بیگانه شود

کہہ بیچ زمانہ سلامت کے ساتھ جوانمردی کے کوشش کر بندہ فرمانبردار کو اگر نہ سرفراز کرے تو جاوے مہربانی کر مہربانی کہ بیگانہ

حلقه بگوش + باری در مجلس او کتاب شاهنامه همی خواندند در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون وزیر ملک را

فرمانبردار ایک مجلس مین اسکی کتاب شاہنامہ پڑھتے تھے دور ہونے سلطنت ضحاک اور زمانہ فریدون مین وزیر نے بادشاہ کو

پرسید هیچ توان دانستن که فریدون که گنج و ملک و حشم نداشت چگونه مملکت برو مقرر شد گفت چنانکه

پوچھا کہ کچھ سکیے جاننا کہ فریدون کہ گنج اور ملک اور مرتبہ نہیں رکھتا تھا کس طور بادشاہی اوپر اسکے مقرر ہوئی کہا جیسا کہ

شنیدی خلقی برویه تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون
سنا تو نے ایک خلق اوپر اسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی بادشاہی پائی کہا اے بادشاہ
گرد آمدن خلقی موجب پادشاهی ست تو خلق را برای چه پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری
جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہی تو خلق کو کیوں پریشان کرتا ہی شاید خیال بادشاہی کرنیکا نہیں رکھتا ہی
فرد همان به که لشکر بجان پروری • که سلطان بلشکر کند سروری •
وہ بہتر ہی کہ لشکر کو برابر جان کے پرورش کرے تو کہ بادشاہ بسبب لشکر کے کرتا ہی سرداری بادشاہ نے کہا سبب
سپاه و رعیت لشکر چه باشد گفت پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند
سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہی کہا بادشاہ کو کرم چاہیے تو ساتھ اسکے جمع آئیں اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت کے بیٹھیں امن سے
این هر دو نیست مثنوی نکند جور پیشه سلطانی • که نیاید ز گرگ چوپانی
ان دونو سے نہیں ہی ایک بھی • نہیں کرے ظالم بادشاہی • کہ نہیں آتی ہی بھیڑیے سے چرواہی
پادشاهی که طرح ظلم فگند • پای دیوار ملک خویش بکند • ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع
جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا • جڑ دیوار ملک اپنے کی کھودی • بادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع
مخالف نیامد و روی ازین سخن درهم کشید و بزندان فرستاد بسی بر نیامد که بنی عم سلطان
مخالف کے نہ آئی اور منہ اس بات سے برہم لایا اور قید خانہ میں بھیجا بہت دن نہ گذرے کہ بیٹے چچا کے بادشاہ کے
بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند و قومیکه از دست تطاول او بجان
واسطے جھگڑا کرنے کے اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھ ظلم اسکے سے عاجز
رسیده بودند و پریشان شده بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان
ہوئی تھی اور پریشان اور پر انھوں کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اسکے سے باہر گیا اور اوپر انھوں کے
مقرر شد مثنوی پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیر دست • دوستدارش روز سختی دشمن زور آورست
مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز رکھے ظلم اوپر زیردست کے دوستدار اسکا روز سختی کے دشمن زبردست ہی
با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین • زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکرست
ساتھ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن سے بیخوف بیٹھ • اسلیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجاے لشکر کے ہے

فرد غم زیردستان بخور زینهار ✤ بترس از زبردستی روزگار حکایت

غم زیردستوں کا کھا خواہ مخواہ — ڈر زبردستی سے زمانے کی

پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام دیگر دریا ندیدہ بود و محنت

ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے کشتی میں بیٹھا تھا — اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا اور محنت

کشتی نیازمودہ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد ملک را عیش ازو

ناؤ کی نہیں آزمائی تھی رونا شروع کیا اور لرزہ اسکے بدن پر پڑا بادشاہ کی خوشی بسبب اسکے

منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نہ بندد و چارہ ندانستند حکیمی

مکدر ہوئی کیونکہ طبیعت نازک بادشاہوں کی بوجھ اٹھانا ایسی باتوں کا صورت نہیں باندھتا ہی اور علاج نجانا ایک حکیم

در آن کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقے خاموش گردانم

اس کشتی میں تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان ہووے تو میں اسکو ایک حکمت سے چپ کر دوں

گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت

کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینکدیا اور کئی مرتبے

غوطہ خورد ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان

غوطے کھانے بعد ازان بال اسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونوں ہاتھ کے بیچ ایوان

کشتی آویخت چون برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید

کشتی کے لٹکایا جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا

کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی

حکمت کیا ہی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامت ناؤ کا

ندانستہ و ہمچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید قطعہ اے سیر ترا

نجانا اور اسیطرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص جانتا ہی کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار ہوتا ہو اے سودہ

نان جوین خوش ننماید معشوق من ست آنکہ بنزدیک تو زشت است حوران بہشتی

روٹی جو کی اچھی نہیں دکھلائی دیتی معشوق میرا وہ کہ نزدیک تیرے [illegible] حوروں بہشتی

را دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پُرس کہ اعراف بہشت است فرد فرق است میان

کو دوزخ ہی اعراف دوزخ والوں سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہی فرق ہو درمیان

آنکہ یارش در بر + با آنکہ دو چشم انتظارش بر در حکایت یکے از ملوک عجم

اُس شخص کے کہ یار اُسکا بیچ بغل کے اور اُس شخص کے کہ دونوں آنکھ انتظار اُسکے کی دروازے پر ایک بادشاہوں عجم سے

رنجور بود در حالت پیری امید زندگانی قطع کردہ کہ سواری از در در آمد و بشارت

بیمار تھا بیچ حالت بڑھاپے کے اور امید زندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دروازے سے آیا اور خوشخبری

داد کہ فلان قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت

دی کہ فلانے قلعے کو ساتھ اقبال صاحب کے فتح کیا ہم نے اور دشمن قید آئے اور سپاہ اور رعیت

آنطرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرد بر آورد و گفت این مژدہ مرا نیست

اُس طرف کی سب اطاعت کرنیوالی حکم کی ہوئی بادشاہ ایک سانس ٹھنڈی بر لایا اور کہا یہ خوشخبری مجھکو نہیں ہے

دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت قطعہ درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز + کہ انچہ در

بلکہ دشمنوں میرے کو ہی یعنے وارثوں بادشاہی کو بیچ اس امید کے آخر ہوئی افسوس عمر عزیز کہ جو چیز بیچ

دلم ست از درم فراز آید + امید بستہ بر آمد ولی چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ

دل میرے کے ہے دروازے میرے سے آگے آئے امید بندھی ہوئی بر آئی ولیکن کیا فائدہ اس سبب سے کہ امید نہیں کہ عمر گذری ہوئی

باز آید قطعہ کوس رحلت بکوفت دست اجل + ای دو چشم وداع سر بکنید + ای کف دست

پھر آوے نقارہ کوچ کا بجایا ہاتھ نے موت کے اے دونوں آنکھیں میری رخصت سر کو کرو اے ہتیلی ہاتھ کی

و ساعد و بازو + ہمہ تودیع یکدگر بکنید + بر من اوفتادہ دشمن کام + آخر ای دوستان گذر

اور کلائی اور بازو سب رخصت ہو آپس میں کرو اوپر مجھ عاجز دشمن کام کے آخر اے دوستو گذر

بکنید + روزگارم بشد بنادانی + من نکردم شما حذر بکنید حکایت ہرمز را گفتند

کرو زمانہ میرا گیا ساتھ نادانی کے میں نے نہ کیا تم پرہیز کرو ہرمز کو کہا کہ

از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم ولیکن بیقین

وزیروں باپ سے کیا گناہ دیکھا تو نے کہ قید فرمایا تو نے کہا کوئی گناہ معلوم نہ کیا میں نے ولیکن ساتھ یقین کے

۱۰

دانستم کہ مہابت من در دل ایشان بیکرانست و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسم کہ

جانا میں سنے کہ وہشت میری دل میں انکے بہت ہی اور میرے قول پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے ہیں ڈرتا ہوں میں کہ

از بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند قطعہ

وہشت آزار اپنے سے قصد میرے ہلاک کرنے کا کریں پس قول حکیموں کو عمل کیا میں نے کہ کہا ہے

از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم ۔ دگر با چو او صد بر آئی بجنگ ۔ از آن مار بر پای راعی زند

اُس شخص سے جو تجھ سے ڈرے ڈر اے حکیم ۔ اور جو ساتھ اس کے سو کو غالب ہو لڑائی میں اُس سبب سے سانپ

کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ ۔ نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ۔ بر آرد بچنگال چشم پلنگ

کہ ڈرتا ہے سر اُسکے کو کچلے ساتھ پتھر کے نہیں دیکھتا ہی تو کہ جب بلی عاجز ہوتی ہے نکالتی ہے ساتھ چنگل کے آنکھ چیتے کی

حکایت ۔ بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق کہ یکی

اوپر سرہانے قبر یحیی پیغمبر علیہ السلام کے گوشہ بیٹھنے والا تھا میں مسجد دمشق میں کہ ایک

از ملوک عرب کہ بی انصافی منسوب بود در آمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست فرد

بادشاہوں عرب سے کہ ساتھ بے انصافی کے نسبت کیا گیا تھا آیا عاجزی اور دعا کی اور حاجت چاہی

درویش و غنی بندۂ این خاک درند ۔ آنانکہ غنی ترند محتاج ترند ۔ آنگاہ مرا گفت از آنجا کہ

فقیر اور دولتمند بندے ہیں خاک اس دروازے کے ہیں اور وہ لوگ کہ دولتمند زیادہ ہیں محتاج زیادہ ہیں سو وقت مجھکو کہا کہ اس بات سے کہ

ہمت درویشانست و صدق معاملۂ ایشان خاطری ہمراہ من کنید کہ از دشمنی صعب

کہ وہ فقیروں کی ہے اور سچا معاملہ اُنکا ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ ایک دشمن سخت سے

اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نبینی نظم ببازوان توانا

اندیشہ کرنے والا ہوں میں کہا میں نے اسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھے تو ساتھ بازوؤں زور آور

و قوت سر دست ۔ خطاست پنجۂ مسکین ناتوان بشکست ۔ نترسد آنکہ بر افتادگان نبخشاید

اور قوت پنجہ کے ۔ خطا ہے پنجہ غریب اور ناتوان کا توڑنا ۔ کیوں نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اوپر عاجزوں کے نہیں رحم کرتا ہے

کہ گر ز پای در آید کسش نگیرد دست ۔ ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت ۔ دماغ بیہدہ پخت

کہ اگر پانو سے گریگا کوئی اُسکا نہ پکڑیگا ہاتھ جس شخص نے بیج بدی کا بویا اور امید نیکی رکھی دماغ بیہودہ پکایا

وخیال باطل بست + گوش از پنبه برون آر و داد خلق بده + وگر تو می‌ندهی داد روز دادی هست

اور خیال جھوٹا باندھا — کان سے روئی باہر لا اور فریاد خلق کی دے — اور جو نہیں دیتا ہی تو یاد ایک روز دادکا

مثنوی بنی آدم اعضای یکدیگراند + که در آفرینش ز یک جوهر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + دگر عضوها را

بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤں ایک دوسرے کے ہیں، کہ بیچ پیدائش کی ایک اصل سے ہیں جو ایک عضو کو درد میں لاوے زمانہ

نماند قرار + تو کز محنت دیگران بی‌غمی + نشاید که نامت نهند آدمی حکایت درویشی

نہیں قرار — تو کہ محنت اوروں سے بے فکر ہو — بجا ہے کہ نام تیرا رکھیں آدمی — ایک فقیر

مستجاب الدعوة در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری

قبول کیا گیا دعا کا بیچ بغداد کے ظاہر آیا حجاج یوسف کو خبر کی — بلایا اسکو اور کہا دعائے خیر

بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بهر خدا این چه دعاست گفت این دعای خیرست

مجھ پر کر — کہا اے خدا جان اسکی لے — کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہی — کہا یہ دعائے خیر ہے

ترا و جمله مسلمانان را مثنوی ای زبردست زیردست آزار + گرم تا کی بماند این بازار + بچه کار

تجھکو اور سب مسلمان کو — اے زبردست زیردست کے آزار دینے والے — گرم کب تک رہیگا یہ بازار — کس کام

آیدت جهانداری + مردنت به که مردم آزاری حکایت یکی از ملوک بی انصاف پارسای

آوے تیری جہانداری — مرنا تیرا بہتر کہ مردم آزار ہی تو — ایک نے بادشاہوں بے انصاف سے ایک فقیر

را پرسید که از عبادتها کدام فاضلترست گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یک نفس خلق را نیازاری

کو پوچھا کہ کون عبادت بہتر اور فضیلت رکھتی ہے کہا تیرے تئیں سو رہنا دوپہر کا تو بیچ اس ایکدم کے خلق کو نہ آزار دے

قطعه ظالمی را خفته دیدم نیمروز + گفتم این فتنه است خوابش برده به + وانکه خوابش بهتر از بیداری است

ایک ظالم کو سویا دیکھا میں نے دوپہر کو کہا میں نے یہ فتنہ ہے خواب اسکو لے گئی بہتر اور وہ شخص کہ سونا اسکا بہتر

آنچنان بد زندگانی مرده به حکایت یکی را از ملوک شنیدم که شبی عشرت روز کرده بود در

ایسا بد زندگانی کا مرا بہتر — ایک کو بادشاہوں سے سنا میں نے کہ ایک رات بیچ عیش کے دن کیا تھا بیچ

پایان مستی میگفت بیت ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست

نہایت مستی کے کہتا تھا — ہمکو بیچ جہان کے خوش زیادہ نہیں اس ایکدم سے کہ نیک و بد اندیشہ اور کسی کا غم نہیں

درویشے برہنہ بسرما برون خفتہ بود گفت **بیت** ای آنکہ باقبال تو در عالم نیست

ایک فقیر ننگا جاڑے میں سوتا تھا کہا اے وہ کہ اقبال تیرے سے بیچ عالم کے نہیں ہے

گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست + ملک را خوش آمد صرۂ ہزار دینار از روزن بیرون

قبول کیا میں نے کہ غم تجکو نہیں ہے غم ہمارا بھی نہیں ہے بادشاہ کو خوش آئی بات اُسکی تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے باہر

کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را

کی اور کہا دامن رکھ اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں میں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو

بر ضعف حال او رحمتی زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد

اوپر ضعف حال اُسکے کے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اُسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے بھیجا

درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد **بیت**

فقیر نے اُس نقد و جنس کو تھوڑی مدت میں کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا۔

قرار در کف آزادگان نگیرد مال + نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال[1] +

آزادوں کے ہاتھ پر مال نہیں ٹھہرتا ہے۔ نہ صبر عاشق کے دل میں نہ پانی چھلنی میں۔

در حالتیکہ ملک را پروای او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی از و درہم کشید و ازینجا

اُس حالتمیں کہ بادشاہ کو پروا اُسکی نہ تھی حال اُسکا کہا بادشاہ غصے میں آیا اور منہ اُس سے پھیرا اس جگہ سے

گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت کہ از حدت و صولت پادشاہان بر حذر باید بودن کہ غالب ہمت

کہا ہے صاحبوں دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہوں سے بچتے رہنا چاہیے کہ اکثر ہمت

ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دحام عوام نکنند **مثنوی**

اُنکی ساتھ بڑے کاموں بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہے اور برداشت نہیں کرتے ہجوم خلق کے تئیں کرتے ہیں

حرامش بود نعمت پادشاہ + کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ + مجال سخن تا نبینی ز پیش +

حرام اُس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کی کہ وقت فرصت کا نہیں رکھتا ہے نگاہ قدرت بات کی جبتک نہ دیکھے تو آگے سے

بیہودہ گفتن مبر قدر خویش + گفت این گدای شوخ چشم مبذر را کہ چندین نعمت بچندین

ساتھ بیہودہ کہنے کے مت لیجا رتبہ اپنا + بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنے نعمت لتنے

لف غربال بالکسر چھلنی ... ۔ ۔ ۔ حرکت بالضم ... ۔ ۔ ۔ بروزن انتقال ... ۔ ۔ ۔ ع

مدت برانداخت برانید که خزینه بیت المال لقمه مساکین است نه طعمه اخوان الشیاطین بیت

مدت مین ضایع کی نکالو که خزینہ بیت المال لقمہ مسکینون کا ہے نہ کھانا ہو بھائیون شیطانون کا

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

جو احمق که روز روشن مین شمع کافوری رکھے + جلدی دیکھے گا تو کہ رات کو تیل نہو گا اُسکے چراغ مین

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسانرا وجه کفاف

ایک نے وزیرون نصیحت کرنیوالون کے کہا اے صاحب مصلحت وہ دیکھتا ہون مین کہ ایسے آدمیو نکو وجہ روزینہ کی

بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب

تھوڑی تھوڑی جاری کھین تو بیچ خرچ روزینے فضول خرچی نکرین لیکن جو کچھ فرمایا تو نے جھڑکی اور منع کرنے سے مناسب

ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار کردن و باز بنومیدی خسته کردن نظم

صاحب ہمت کے نہین ہے۔ ایک کو ساتھ لطف کے امیدوار کرنا اور پھر ساتھ نومیدی کے پریشان کرنا

بروی خود در طماع باز نتوان کرد + چون باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

اپنے منھ پر دروازہ طمع کرنیوالو نکا نہ سکئے کھولنا + جو کھلا ساتھ سختی کے بند نہ سکئے کرنا

قطعه کس نبیند که تشنگان حجاز + برلب آب شور گرد آیند + هر کجا چشمه بود شیرین

کوئی نہ دیکھے کہ پیلے حجاز کے + اوپر کنارے پانی کھاری کے جمع آتے ہین + جسجگہ چشمہ ہو وے میٹھا

مردم و مرغ و مور گرد آیند حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت سستی

آدمی اور چڑیان اور چیونٹیان جمع ہین + ایک بادشاہون اگلون سے بیچ نگاہ رکھنے بادشاہی کے سستی

کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت دادند مثنوی

کرتا اور لشکر کو سختی سے رکھتا ناچار ایک دشمن زبردست نے منھ دکھایا سب نے پیٹھ دی

چو دارند گنج از سپاهی دریغ + دریغ آیدش دست بردن بتیغ + چه مردی کند در صف

جو رکھین خزانہ کو سپاہی سے افسوس + افسوس آوے اُسکو ہاتھ پہنچانا اوپر تلوار کے + کیا مردانگی کرے بیچ صف

کارزار + که دستش تهی باشد و کار زار + یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم

لڑائی کے + جو ہاتھ اُسکا خالی ہو وے اور کام تباہ + ایک کو اُن سے کہ بیوفائی کی ساتھ میرے دوستی تھی ملامت کی

وگفتم دونست و بی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم

اور کہا میں نے کہ کمینہ ہی اور بے شکر ہی اور کمینہ ناحق پہچاننے والا کہ بیچ تھوڑے تباہی حال کے صاحب قدیم سے

برگردد و حق نعمت سالیان در نوردد و گفت اگر بکرم معذور داری شاید که

پھرے اور حق دولت برسوں کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معذور رکھے تو لائق ہی کہ

اسپم بے جو بود و نمد زینم بگرو سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی

گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمد زین میرے گرو تھی بادشاہ کہ ساتھ زر کے سپاہی سے بخیلی کرے ساتھ اسکے سر جوانمردی

نتوان کرد فرد زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد + وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم حکایت

نہ سکیے کرنا زر دے مرد سپاہی کو تو سر دے اور جو زر اسکو نہ دیگا تو سر رکھیگا و بیچ عالم کے

یکے از وزرا معزول شد بحلقهٔ درویشان در آمد و برکت صحبت ایشان در وی سرایت کرد

ایک وزیر وقت کہ وزارت سے علیحدہ ہو کر فقیروں کے گروہ میں آیا اور برکت صحبت انھوں کی نے اسمین اثر کیا

و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

اور خاطر جمع اسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے اس سے پھر دل خوش کیا اور کار وزارت کا فرمایا قبول اسکو نہ آیا

معزولی به که مشغولی رباعی آنانکه بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دهان مردم بستند

فقیر رہنا بہتر کہ مشغول ہونا وہ لوگ کہ گوشۂ سلامت میں بیٹھے دانت کتے کے اور منھ آدمیوں کا بند کیا

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند + وز دست و زبان حرف گیران رستند + ملک گفت هر آینه ما را

کاغذ پھاڑا اور قلم توڑا ہاتھ اور زبان عیب گیروں کے سے چھوٹے بادشاہ نے کہا تحقیق کہ ہم کو

خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها

ایک دانا کفایت کرنیوالا چاہیے کہ واسطے تدبیر بادشاہی کے چاہیے کہا وزیر نے پہچان صاحب عقل کی وہ ہی کہ ایسے کاموں

تن در ندهد فرد همای بر همه مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و جانور نیازارد

راضی نہووے ہما تمام جڑیوں پر اس سبب سے بزرگی رکھتی ہی + کہ ہڈی کھاتی ہی اور صاحب جان کو نہیں ستاتی ہی

حکایت سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد

سیاہ گوش کو کہا کہ تجکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی

لے ودونست با اسطوفات بی خرد ونست ایچنین خود خبر بتعبیر الای ... کس که باندک تغیر حال از آقای خود اعراض کند ۱۲ کله لوبدن دغم اول ... وپشیت ... وبست لوردیدن انجه دفع واو ... لفظ نمودن نعمت ... ۱۲ کله سروری ... دیگر بنشستن ... وفاضل شارح ... اطاعت کنند ... ای اطاعت ... بایی اثبات ... یعنی معزول بودن ... ۱۲ کله ... گروه ... وتعلق خاطر ...

عافیت اسم ... یعنی دور کردن ... کاغذ و قلم ... ۱۲ کله ... بعض ... ازنا ...

گفت تا فضلهٔ صیدش میخورم و از شر دشمنان به پناه صولتش زندگانی میکنم گفتندش
کہا جھوٹا شکار اُسکے کا کھاتا ہون اور بُری دشمنون سے پناہ اور دبدبے مین اُسکے زندگانی کرتا ہون کہا اُسکو
اکنون که بظل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقه
اب کہ بیچ سایہ حمایت اُسکے کے آیا تو اور بیچ شکر نعمت اُسکی کے اقرار کیا تو نے کسیلیے نزدیکتر نہین آتا ہی تو تو گروہ مین
خاصانت در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش وی همچنان ایمن نیستم فرد
خاصان کے تجھکو لاوے اور بندگان خالص شدون سے گنے کہا حملے اُسکے سے ایسا بے خوف نہین ہون
اگر صد سال گبر آتش فروزد ٭ اگر یکدم درو افتد بسوزد . افتد که ندیم حضرت سلطان را
اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے جو ایکدم اُسمین پڑے جلجاوے اتفاق ہوتا ہی کہ مصاحب درگاہ بادشاہ کا
زر بیاید و باشد که سر برود حکما گفته اند از تلون طبع پادشاهان بر حذر باید بودن که وقتی بسلامی
زر پاتا ہی اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ سر جاتا ہی حکیمون نے کہا ہی رنگا رنگ طبیعت بادشاہون سے پرہیز مین چاہیے رہنا کہ ایک وقت سلام
برنجند و گاه بدشنامی خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر ندیمانست و عیب حکیمان فرد
رنجیدہ ہوتے ہین اور کبھی ایکہ گالی دینے سے خلعت دیتے ہین اور کہا ہی خوش طبعی بہت کرنا ہنر ہمنشینونکا ہی اور عیب حکیمونکا
تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار ٭ بازی و ظرافت بندیمان بگذار حکایت یکی از
تو اوپر دانشمندی اپنی مرتبے کے اپنے کے رہ اور عزت کے ٭ بازی اور خوش طبعی ہمنشینون کو چھوڑ ایک
رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف اندک دارم و عیال بسیار طاقت
یارون نے گلہ زمانہ ناموافق کا نزدیک میرے لایا کہ روزی تھوڑی رکھتا ہون اور لوگ گھر کے بہت طاقت
بار فاقه نمی آرم و بارها در دلم آمد که باقلیمی دیگر نقل کنم تا در آن صورت که زندگانی کنم کسی را
بوجھ فاقہ کی نہین لاتا ہون اور اکثر میرے دل مین آیا کہ طرف ولایت دوسری کی کوچ کرون تو اُس صورت مین جو زندگانی کرون کسیکو
بر نیک و بد من اطلاع نباشد بیت بس گرسنه خفت و کس ندانست که کیست ٭ بس جان
اوپر نیک و بد میرے کے خبر نہو بہت بھوکے سوئے کسی نے نجانا کہ کون ہین ٭ بہت جان
بلب آمد که برو کس نگریست . باز از شماتت اعدا براندیشم که بطعنه در قفای من بخندند
اور لب تک آئی کہ اوپر اُسکے کوئی نرویا پھر برگوئی دشمنون سے ڈرتا ہون کہ ساتھ طعنے کے پیچھے میرے ہنسینگے

وسعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند قطعه ببین آن بیحمیت را که هرگز

اور روادوش میری کو بیچ حق جورو لڑکون میرے کے اور پر نہونے جوانمردی کے قیاس کرین اور کہین نہ دیکھ اس بیحیا کو کہ ہرگز

نخواهد دید روی نیکبختی + تن آسانی گزیند خویشتن را + زن و فرزند بگذارد بسختی

نہ دیکھیگا منہ نیک بختی کا کسلیے کہ آرام قبول کرتا ہی واسطے اپنے + جورو اور لڑکون کو چھوڑے سختی مین

و در علم محاسبت چنانکه معلومست چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که موجب

اور بیچ اس علم محاسبہ کے جیسا کہ معلوم ہی تمکو کچھ جانتا ہون اگر بسبب تے تمہارے کے ایک خدمت مقرر ہو کہ بسبب

جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاهی

جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمہ شکر اسکے سے باہر آ نا نہ سکون مین کہا مین نے کام بادشاہون کا اے

برادر دو طرف دارد امیدست و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد

بھائی دو طرف رکھتا ہی امید ہی اور دہشت یعنے امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف مرضی داناؤن کے ہوتے

بدان امید متعرض این بیم شدن قطعه کس نیاید بخانهٔ درویش + که خراج زمین و باغ

اوپر اس امید کے اٹھانیوالا اس دہشت کا ہونا کوئی نہیں آتا ہی گھر مین فقیر کے کہ محصول زمین اور باغ کا

بده + یا بتشویش غصه راضی شو + یا جگر بند پیش زاغ بنه + گفت این

دے تو یا رنج اٹھانے اور غصہ مین راضی ہو + یا کلیجہ آگے کوے کے رکھ کہا یہ

موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد دستش از حسابت

موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو نہیں سنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری کرے ہاتھ اسکا نڈری سے

بلرزد شعر راستی موجب رضای خداست + کس ندیدم که گم شد از ره راست

کانپتا ہی سچ بولنا سبب خشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکھا مین نے کہ گم ہوا راہ سیدھی سے

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز

حکیم کہتے ہین کہ چار آدمی چار آدمیون سے رنجیدہ ہوویں ٹھگ بادشاہ سے اور چور نگہبان سے اور بدکار چغلخور سے

و روسپی از محتسب آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک قطعه مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی

اور فاحشہ رنڈی منہیے سے جس شخص کو کہ حساب پاک ہی محاسبے سے کیا دہشت مت کر کشادہ روی بیچ عمل پادشاہی کے اگر

که روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ + تو پاک باش و مدارا اے برادر از کس باک +
که وقت حساب دینے کے ہووے قدرت دشمن کی تنگ + تو پاک رہ اے بھائی مت رکھو کسی سے خوف
زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ + گفتم حکایت روباه مناسب حال تست که دیدندش
مارتے ہیں کپڑے ناپاک کو دھوبی اوپر پتھر کے کہا میں نے حکایت ایک لومڑی کی مناسب حال تیرے کے ہے کہ دیکھا لوگوں نے
گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان کسی گفتش چه آفت است که موجب چندین مخافت است گفتا شنیده‌ام که شیر را
افتان اور خیزان اور بھاگتے ہوئے کسی نے کہا اسکو کیا آفت ہے کہ سبب اتنے خوف کا ہے کہا سنا میں نے کہ شیر کو
بسخره میگیرند گفت ای سفیه ترا با شیر چه مناسبتست و او را با تو چه مشابهت گفت خاموش اگر حسودان
بیگار پکڑتے ہیں کہا اے نادان شیر کو تجھ سے کیا مناسبت ہے اور اسکے تئیں ساتھ تیرے کیا شبہ ہوتا ہے کہا چپ رہ اگر حاسد
بغرض گویند که این شیر ست و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد که تا تفتیش حال من کند تا
دشمنی سے کہیں کہ یہ شیر ہے اور پکڑی جاؤں کسکو غم خلاص کرنے میرے کا ہو کہ کھوج حال میرے کا کرے اور جب تک
تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده بود ترا همچنین فضلست و دیانت و تقوی و امانت
زہر مہرہ عراق سے لایا جاوے سانپ کا کاٹا ہوا مردہ ہو جاوے تجکو ویسی ہی بزرگی ہے اور دینداری اور پرہیزگاری اور ایمانداری
ولیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشه نشین اگر آنچه حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند
لیکن بدگوئی کرنیوالے گھات میں ہیں اور مدعی گوشہ بیٹھنے والے اگر جو کچھ کوئی خصلت تیری کی ہے خلاف اسکے بیان کریں
و در معرض خطاب پادشاه آئی در آنحالت کرا مجال مقالت باشد پس مصلحت آن بینم که ملک
اور بیچ بازپرس بادشاہ کے آوے تو بیچ اسحالت کے کسکو قدرت بات کہنے کی ہے پس مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں کہ ملک
قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی فرد بدریا در منافع بیشمار است + اگر خواهی سلامت
قناعت کو نگہبانی کرے تو اور چھوڑ ریاست کا کہے تو دریا میں نفع بہت ہے اگر چاہتا ہے تو سلامت
بر کنارست + رفیق این سخن بشنید و بهم برآمد و روی از حکایت من درهم کشید و سخنهای
اوپر کنارے کے ہے یار نے یہ بات سنی اور غصے میں ہوا اور منہ حکایت میرے سے آپس میں کھینچا اور باتیں
رنجش آمیز گفتن گرفت کاینچه عقل و کفایت ست و فهم و درایت قول حکما درست آمد
رنجش ملی ہوئی کہنا پکڑیں کہ یہ کیا ہے اور بس کرنا ہے اور بوجھ اور دانائی بات حکیموں کی درست آئی

که گفته اند دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند قطعه دوست
که کہا ہی دوست بیچ قید خانے کے کام آتے ہین کسلیے کہ اوپر دستارخوان کے سب دشمن دوست دکھائی دیتے ہین دوست
مشمار آنکه در نعمت زند + لاف یاری و برادرخواندگی + دوست آن دانم که گیرد دست دوست
مت گن اُسکو کہ بیچ نعمت کے مارے لاف یار ہونیکا اور بہائی چارے کا دوست اُسکو جانتا ہون کہ پکڑے ہاتھ دوست کا
در پریشان حالی و درماندگی + دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض میشنود نزدیک صاحب دیوان
بیچ پریشان حالی اور عاجزی کے دیکھا مین نے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت میری ساتھ دشمنی کے سنتا ہی نزدیک صاحب دفتر کے
رفتم بسابقهٔ معرفتی که در میان ما بود صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم
گیا مین ساتھ پہلی اُس پہچان کے کہ درمیان ہمارے اور اُس صاحب کے تھی صورت حال اُسکی کہی مین نے اور لیاقت اور طلب حق اُسکے کی بیان کی مین نے
تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین بر آمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش بپسندیدند کارش
تو ایک تھوڑے کام پر اُسکو مقرر کیا مدت ہوا اُسکے برابر پاکیزگی طبیعت اُسکی کو دیکھا اور نیک تدبیر اُسکی پسند کی کام اُسکا
ازان درگذشت و بمرتبهٔ بالاتر ازان متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت
اُس سے درگذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ اُس سے متمکن ہوا ایسا ہی ستارہ نیکبختی اُسکی کا بیچ ترقی کے تھا تو اوپر بلندی خواہش کے
برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم فرد
پہونچا اور نزدیکی درگاہ بادشاہ کا اور معتمد ہوا اور بر سلامت حال اُسکے کے خوشی کی مین نے اور کہا مین نے
ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار + که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکیست شعر
کام بند ہوے سے مت اندیشہ کر اور دل شکستہ مت رکھ کہ پانی چشمہ آب حیات کا درمیان تاریکی کے ہی
الا لا تحزن اخو البلیة + فللرحمن الطاف الخفیة فرد منشین ترش از گردش ایام
آگاہ ہو جا ہیے کہ نہ نالہ کرے بھائی بلا کا بیس واسطے خدا کے ہین مہربانیان پوشیدہ مت بیٹھ کھٹا گردش زمانے سے
که صبر اگرچه تلخست ولیکن بر شیرین دارد + در ان قربت مرا با طائفهٔ یاران اتفاق سفر افتاد چون
کہ صبر بالکل تلخ ہی ولیکن پہل میٹھا رکھتا ہی بیچ اُسوقت کے مجکو ساتھ گروہ یارون کے اتفاق سفر کا پڑا جو
از زیارت مکه باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان گفتم چه حالت
زیارت مکہ سے پھر آیا مین ایکدو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اُسکے کا دیکھا مین نے پریشان اور بیچ شکل فقیرونکے کہا مین نے

گفت آنچنانکه تو گفتی طائفه حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند ملک دام ملکه در کشف

کہا جیسا کہ کہا تو نے ایک گروہ نے حسد لیگئے اور ساتھ خیانت کے مجھکو منسوب کیا اور بادشاہ نے ہمیشہ ہو جیو ملک اوسکا بیچ کھولنے

حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند و صحبت

حقیقت اُسکی کے پوچھ جیسا کہ چاہیے نفرمایا اور یاران قدیم اور دوستان گرم محبت کلمۂ حق سے چپ ہوے اور صحبت

دیرین فراموش کردند قطعه نه بینی که پیش خداوند جاه ÷ ستایش کنان دست بر بر نهند

قدیم بھلا دیا نہیں دیکھا ہی تو نے کہ آگے صاحب مرتبہ کے صفت کرتے ہوے ہاتھ اوپر سینے کے رکھتے ہین

اگر روزگارش در آرد ز پای ÷ همه عالمش پای بر سر نهند ÷ فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار

اگر زمانہ اُسکو گراوے پانون سے تمام عالم پانون اوپر سر اُسکے کے رکھتے ہین ÷ حاصل کلام قسم قسم عذاب بیچ گرفتار

شدم تا درین هفته که مژدۂ سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم

ہوا مین تو اس ہفتے مین کہ خوشخبری سلامتی حاجیونکی پہونچی قید بھاری سے خلاص مجھکو کیا اور ملک میراث میری کا

خاص کرد گفتم دران نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاهان چون سفر

خاص کیا کہا مین نے بیچ اُسوقت کے اشارہ میرا قبول تجکو نہ آیا کہ کہا مین نے کام پادشاہون کا مانند سفر

دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری فرد

دریا کے ہی خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیوے تو یا طلسم مین مرے تو

یا زر بهر دو دست کند خواجه در کنار ÷ یا موج روزی افگندش مرده بر کنار بمصلحت ندیده

یا زر دونون ہاتھو سے کرے صاحب بیچ گود کے یا لہر ایک دن ڈالے اُسکو مردہ اوپر کنارے کے مصلحت نہ دیکھی مین نے

ازین بیش ریش درونش بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن بدین کلمه اختصار

زیادہ زخم خستہ کو ملامت سے چھیلنا اور نون اوپر زخم کے چھڑکنا اوپر ان دو باتون کے تمام

کردم قطعه ندانستی که بینی بند بر پای ÷ چو در گوشت نیامد پند مردم ÷ دگره گر نداری طاقت

کیا مین نے نجانا تو نے کہ دیکھے گا تو قید اوپر پانو کے جو بیچ کان تیرے کے نہ آئے نصیحت آدمی کی دوسری مرتبہ جو نرکھے تو طاقت

نیش ÷ مکن انگشت در سوراخ کژدم حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاهر ایشان

ڈنک کی مت کر انگلی بیچ سوراخ بچھو کے تن کتنے چلنے والونسے بیچ صحبت میری کے تھے ظاہر اُن کا

بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طائفه حسن ظن بلیغ بود و ادراری معین

صلاحیت سے آراستہ اور ایک کو بڑے آدمیوں نے حق میں اُس گروہ کے خیال نیک بہت تھا اور ایک روزینہ مقرر

کرده تا یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار

کیا تو ایک نے اُنمیں سے ایک حرکت کی نہ مناسب حال فقیروں کے گمان اُس شخص کا بد ہوا اور بازار

اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص گردانم آهنگ خدمتش کردم

اُنکی کھوٹی ہوئی چاہا میں نے تو کسی طریق سے روزینہ یاروں کا چھوٹا دُون میں قصد خدمت اُسکی کا کیا میں نے

دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند قطعه

دربان نے مجکو نہ چھوڑا اور سختی کی معاف اُسکو رکھا میں نے کہ خوش طبعوں نے کہا ہی

در میر و وزیر سلطان را + بے وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب

دروازے امیر و وزیر اور بادشاہ کے تئیں بے وسیلے مت پھر آس پاس گئے اور دربان نے جو پایا غریب کو

این گریبان گرفت و آن دامن + چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند

اسنے گریبان پکڑا اور اُسنے دامن یہانتک کہ مقربوں درگاہ اُس بزرگ نے میرے حال سے خبر پائی

و باکرام در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد

اور ساتھ عزت کے لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتھ فروتنی اُسکے نیچے زیادہ بیٹھا میں اور کہا میں نے

بگذار که بنده کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت الله الله چه جای سخنست فرد

چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہوں تو صف بندوں میں بیٹھوں میں + کہا اُسنے الله الله کیا جگہ اس بات کی ہے

گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم که نازنینی + فی الجمله نشستم و از هر دری سخن پیوستم تا حدیث

جو اوپر سر اور آنکھ میرے کے بیٹھے تو ناز تیرا کھینچوں کہ نازنین ہی تو الحاصل بیٹھا میں اور ہر ایک مقدمہ سے بات ملائی

زلت یاران در میان آمد گفتم قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام +

لغزش یاروں کی درمیان میں آئی اور کہا میں نے کیا گناہ دیکھا صاحب اگلے بخشش کرنے والے نے

که بنده در نظر خویش خوار میدارد + خدای راست مسلم بزرگواری و حلم + که جرم بیند و نان

کہ بندہ کو بیچ نظر اپنی کے ذلیل رکھتا ہی خدا کو ہی مقرر بڑائی اور بردباری + کسلیے کہ گناہ دیکھتا ہی اور روٹی

برقرار میدارد ۔ حاکم این سخن را عظیم بپسندید و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدہ
برقرار رکھتا ہے حاکم نے اس بات کو بہت پسند کیا اور اسباب ہمگی کرنے یاروں کا فرمایا تو پھر اوپر قاعدے
ماضی مہیا دارند مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم
گذرے ہوئے کے موجود رکھیں اور خرچ دنوں بیکاری کا پورا کریں شکر نعمت کا کہا میں نے اور زمین خدمت کی چومی میں نے
و عذر جسارت خواستم و گفتم قطعہ چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید ۔ روند خلق بدیدارش از
اور عذر دلیری کا چاہا میں نے اور کہا میں نے ۔ جو کعبہ معظم قبلہ حاجت کا ہوا شہروں دور سے ۔ جاتے ہیں لوگ اسکے دیکھنے کو بہت
فرسنگ ۔ ترا تحمل امثال ما باید کرد ۔ کہ ہیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ حکایت ملکزادہ
کوسوں سے تجکو برداشت ہم ایسے لوگوں کی چاہیے کرنا کسلیے کہ کوئی نہیں مارتا ہی اوپر درخت بے پھل کے پتھر ایک شاہزادہ نے
گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ
مال بہت باپ سے میراث پایا اور ہاتھ بخشش کا کھولا اور انصاف سخاوت کا دیا اور نعمت بہت اوپر سپاہ
و رعیت بریخت قطعہ نیاساید مشام از طبلۂ عود ۔ بر آتش نہ کہ چون عنبر ببوید ۔ بزرگی
اور رعیت کے بخشش کی نہ آسودہ ہووے دماغ ڈبے سے عود کے اگر اوپر آگ کے رکھو کہ مانند عنبر کے خوشبو دے بزرگی
بایدت بخشندگی کن ۔ کہ دانہ تا نیفشانی نروید ۔ یکی از جلسای بے تدبیر نصیحتش
چاہیے تجکو بخشش کر کہ دانے کو جب تک پریشان نکریگا تو نہ جمیگا ایک نے ہمنشینوں بے تدبیر سے نصیحت اسکو
آغاز کرد کہ ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و برای مصلحتے نہادہ دست ازین حرکات
شروع کی کہ بادشاہوں اگلوں نے خاص کر اس نعمت کو ساتھ کوشش کے جمع کیا اور واسطے مصلحت کے رکھا ہاتھ ان حرکتوں سے
کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمنان از پس نباید کہ بوقت حاجت فرو ماندگی باشد قطعہ
کوتاہ کر کہ بہت آگے ہیں اور دشمن پیچھے سے نہ چاہیے کہ وقت حاجت کے عاجزی ہو
اگر گنجی کنی بر عامیان بخش ۔ رسد ہر کدخدائی را برنجی ۔ چرا نستانی از ہر یک جوی سیم ۔
اگر ایک گنج کرے تو اوپر رعیت کے بخشا ہووے گا ہر ایک صاحب گھر کو ایک چاول کسلیے نہیں لیتا ہی تو ہر ایک سے ایک جو بھر چاندی
کہ گرد آید ترا ہر روز گنجی ۔ ملکزادہ روی ازین سخن درہم آورد و موافق طبعش نیامد مر اورا
کہ اکٹھا ہووے تیرے لیے ہر روز ایک خزانہ شاہزادے نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق طبیعت اسکی کے نہ آیا اور اسکو

زجر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالک مملکت گردانیده است تا بخورم و بخشم

اسکو جھڑکنا فرمایا اور کہا اللہ تعالیٰ نے مجکو مالک بادشاہی کا کیا ہی تو کھاؤ نہیں اور بخشون مین

نہ پاسبان کہ نگہدارم بیت قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت + نوشیروان نمرد

نہ چوکیدار ہو نہیں کہ نگاہ رکھو تین قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریان گنج کی رکھتا تھا نوشیروان نہین موا

کہ نام نکو گذاشت حکایت آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکار گاہی صیدی کباب

کہ نام نیک چھوڑ گیا نقل کرتے ہین کہ واسطے نوشیروان عادل کے بیچ ایک شکارگاہ کے ایک شکار کا کباب

میکردند و نمک نبود غلامی را بر دیہہ دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان

کرتے تھے اور نمک نہ تھا ایک غلام کو طرف گانو کے دوڑایا تو نمک لادے نوشیروان نے کہا ساتھ قیمت کے لے

تا رسمی نگردد و دِہ خراب نشود گفتند ازینقدر چہ خلل زاید گفت بنیاد ظلم اندر جہان اول اندک

تو ایک رسم نہوے اور گانون اُجاڑ نہو کہا اسقدر سے کیا خلل پیدا ہو کہا بنیاد ظلم کی جہان مین پہلے تھوڑے سے

بودہ است وہر کس کہ آمد بران مزید کرد تا بدین غایت رسید قطعہ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے

ہوئی ہی اور جو کوئی کہ آیا اوپر اُسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہونچا + اگر باغ رعیت سے بادشاہ کھاوے ایک سیب

برآورند غلامان او درخت از بیخ + بنیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

اکھاڑین غلام اُسکے درخت جڑ سے ساتھ آدھے انڈے کے اگر بادشاہ ظلم روا رکھے + مارین سپاہی اُسکے ہزار مرغ سیخ پر

حکایت عاملی را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردی تا خزینہ سلطان آبادان کند بیخبر

ایک وزیر کو سنا مین نے کہ گھر رعیت کا خراب کرتا اسلیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد کرے بے خبر

از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدا سے عزوجل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان

قول حکیمون سے کہ کہا ہی جو کوئی خداے بزرگ اور غالب کو آزردہ کرے اسلیے کہ دل ایک بندے کا ہاتھ مین لاوے اللہ تعالیٰ اُسی

خلق را برو برگمارد تا دمار از روزگارش برآرد بیت آتش سوزان نکند با سپند + آنچہ کند

بندے کو اوپر اُسکے مقرر کرے تو ہلاکی زمانے اُسکے سے برلاوے آگ جلانیوالی نہ کرے اوپر سپند کے وہ کام جو کرتا ہے

دود دل مستمند + سر جملہ حیوانات گویند کہ شیرست و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر بہ کہ

دھوان دل محتاج کا + سردار سب جانورون کا کہتے ہین شیر ہی اور ذلیل تر جانورون کا گدہا اور ساتھ اتفاق کے بوجھ اُٹھانیوالا بہتر ہی کہ

شیر مردم در متنوی مسکین خراگرچه بی تمیز ست + چون بار همی برد عزیز ست +

شیر آدمی کا پھاڑنیوالا غریب گدہا اگرچہ بے شعور ہی جو بوجھا لیجاتا ہی عزیز ہے

گاوان و خران باربردار + به زادمیان مردم آزار باز آمدم بحکایت وزیر

بیل اور گدہے بوجھ اٹھانیوالے بہتر آدمیون ایذا دینے والونسے پھر آیا مین طرف ذکر وزیر

غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت

غافل کے کہتے ہین بادشاہ کو ایک تھوڑا سا برائیون خلق اسکے سے قرینون سے معلوم ہو شکنجے مین کھینچا اور طرح طرح کے عذاب سے مارا

قطعه حاصل نشود رضای سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواهی که خدای بر تو بخشد

حاصل نہوگی خوشنودی بادشاہ کی جب تک خاطر بندونکی نہ ڈھونڈیگا تو چاہتا ہی تو کہ خدا اوپر تیرے بخشے

با خلق خدای کن نکوئی + آورده اند که یکی از ستمدیدگان سر او گذشت در حال تباه وی تامل کرد

ساتھ خلق خدا کے کر نیکی کہتے ہین کہ ایک ظلم دیکھے ہوؤنمین اسکے سر پر گذرا حال تباہ اسکے مین فکر کی

وگفت قطعه نه هر که قوت بازو و منصبی دارد + بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف + توان بحلق ۱۰

ور کہا نہین جو کوئی قوت بازو و ایک مرتبی رکھتا ہی ساتھ سلطنت کے کھاتا ہی مال لوگونکا ساتھ ہمکا بے کے سکے حلق مین

فرو بردن استخوان درشت + ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف + بیت نماند ستمگار بد روزگار +

لے جانا ہڈی سخت کا ولیکن پیٹ پھاڑے جو پکڑے بیچ ناف کے نرہے ظالم بدبخت

بماند بر و لعنت پایدار حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش

رہے اوپر اسکے لعنت ہمیشہ ایک آدمی ستانیوالے کو نقل کرتے ہین کہ ایک پتھر ایک نیکبخت کے سر پر مارا فقیر

را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه می داشت تا زمانیکه ملک را بران لشکری خشم آمد و در چاه کرد

کو قدرت بدلہ لینے کی نتھی پتھر کو نگاہ رکھتا تھا یہانتک کہ بادشاہ کو اوپر اس سپاہی کے غصہ آیا اور کنوین مین قید کیا

درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم

فقیر آیا اور پتھر اسکے سر پر ٹھونکا کہا تو کون ہے اور یہ پتھر کسواسطے مارا تو کہا مین فلانا ہون

و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت

اور یہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تو نے کہا اتنی مدت کہان تھا تو کہا

از جاهت اندیشه میکردم اکنون که در چاهت بدیدم فرصت غنیمت دانستم مثنوی ناسزا

سبب تیرے سے اندیشہ کرتا تھا میں اب کہ کنوئیں میں تجکو دیکھا میں نے فرصت کو غنیمت جانا میں نے ایک نالائق کو

را که بینی بختیار + عاقلان تسلیم کردند اختیار + چون نداری ناخن درنده تیز + با بدان آن به که کم گیری ستیز

کہ دیکھے تو صاحب نصیب تو نایونچ صبر کی ہی اختیار جو رکھے ناخن پھاڑنیوالا تیز ساتھ بد رکھے وہ بہتر کہ کم کیجئے تو لڑائی

هر که با فولاد بازو پنجه کرد + ساعد سیمین خود را رنجه کرد + باش تا دستش ببندد روزگار + پس بکام دوستان

جس کسی نے ساتھ سخت بازو کے پنجہ کیا پنجہ غریب اپنے کو رنجیدہ کیا + صبر کر تو ہاتھ اسکا باندھے زمانہ پس ساتھ مقصود دوستو کے

مغزش برآر حکایت یکی را از ملوک مرضی هائل بود که اعادت ذکر آن ناکردن

مغز اسکا نکال ایک کو بادشاہوں سے ایک مرض ہولناک تھا کہ بہتر تھا کہ اسکے بیان کرنے سے نہ بیان کرنا

اولی طائفه از حکمای یونان متفق شدند که مر این درد را دوائی نیست مگر زهره آدمی که

بہتر ایک گروہ حکماے یونان اتفاق کرنیوالے ہوے کہ تحقیق اس درد کی کوئی دوا نہیں ہے مگر پتا ایک آدمی کا

بچندین صفت موصوف باشد فرمود طلب کردن دهقان پسری را یافتند بر آن

کہ ساتھ اتنی صفت کے صفت کیا گیا ہو فرمایا طلب کرنا ایک گانون والے لڑکے کو پایا اوپر اُس

صورت که حکیمان گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران خشنود گردانیدند و

صورت کے کہ حکیموں نے کہا تھا اُسکے ماں باپ کو بلایا اور ساتھ نعمت بہت کے خوش کیا اور

قاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس پادشه را روا باشد جلاد

قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی ذات بادشاہ کیواسطے روا ہووے جلاد نے

قصد کرد پسر سر سوی آسمان آورد و تبسم کرد ملک پرسید که درین حالت چه جای خندیدنست

ارادہ مارنیکا کیا لڑکا سر طرف آسمان کے پر لایا اور مسکرایا کیا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت میں کیا جگہ ہنسنے کی ہے

گفت ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون

کہا لاڈ لڑکوں کا باپ اور ماں پر ہوتا ہے اور دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں اب

پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر

باپ اور ماں نے بسبب ٹوٹے مال دنیا کے مجکو واسطے مارنیکے سونپا اور قاضی نے میرے مارنیکا حکم دیا اور بادشاہ مصلحت اپنی بیچ

واقع شده و نهان آمده ... [illegible]

[illegible marginal notes]

هلاک من می بیند بجز خدای عزوجل پناهی نمی بینم بلیت پیش که برآورم ز دست فریاد
ہلاک میرے دیکھتا ہی سوا خدا عزوجل کے پناہ نہیں دیکھتا ہوں نہیں آگے کس شخص کے کہ لاؤں نہیں ہاتھ ظلم تیرے سے فریاد
هم پیش تو از دست تو میخواهم داد + سلطان را دل ازین سخن بهم برآمد و آب در دیده
بجلی گے تیرے ہاتھ سے چاہتا ہوں داد بادشاہ کی تئیں دل اس سخن سے گھبرایا اور پانی آنکھ میں
بگردانید و گفت هلاک من اولی ترکه خون چنین طفلی ریختن بیگناه + سر و چشمش ببوسید و در
پھر آیا اور کہا ہلاک ہونا میرا بہتر ہے کہ خون ایسے لڑکے کا گرانا بیگناہ سر اور آنکھ اسکی چومی اور
کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بی اندازه بخشید و گویند هم دران هفته صحت یافت قطعه همچنان در فکر
گود میں لیا اور چھوڑ دیا اور دولت بہت بخشی اور کہتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں تندرست ہو گیا ویسے ہی فکر میں
آن بیتم که گفت + پیلبانی بر لب دریای نیل + زیر پایت گر بدانی حال مور + همچو حال ماست زیر
اُس بیت کے ہوں کہ کہا ایک مہاوت نے کنارے پر دریا نیل کے نیچے پاؤں لینے کے جو جانو حال چیونٹی کا ایسا حال ہمارا نیچے
پای پیل حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریخته بود کسان در عقبش برفتند
پاؤں ہاتھی کے ایک غلاموں عمرو لیث سے بھاگا تھا لوگ پیچھے اُس کے گئے
و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان چنین فعل نیارند بنده
اور پھیر لائے وزیر کو اُسکے ساتھ دشمنی تھی اشارہ اُسکے مارنیکا کیا اسلیئے تو اور غلام ایسے فعل نہ لاویں بندے
سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت فرد هر چه رود بر سرم چو تو پسندی رواست
نے سر آگے عمرو لیث کے رکھا آداب شاہی بجا لایا اور کہا جو کچھ جاوے میرے سر پر جو تو پسند کرے تو روا ہے
بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست + لیکن بموجب آنکه پرورده نعمت این خاندانم نخواهم
غلام کیا دعوی کرے حکم واسطے صاحب کے ہے لیکن بموجب اس بات کے کہ پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہوں نہیں چاہتا کہ
در قیامت بخون من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس انگه بقصاص او بفرمائی
قیامت میں بسبب خون کے میرے گرفتار آئے تو حکم فرمائے تو میں وزیر کو مار ڈالوں پس اُس وقت عوض اُسکے حکم دے
خون مرا بحق ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می بینی
خون گرانے میرے کا اوپر حق کے مارا ہو تو نے بادشاہ کو ہنسی نے پکڑا اور وزیر کو کہا کیونکر مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے کہا

ای خداوند جہان مصلحت آن می بینم کہ از بہر خدا و صدقہ گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در
اے صاحب جہان کے مصلحت وہ دیکھتا ہوں کہ واسطے خدا کے اور صدقہ قبر باپ کے اسکو چھوڑ دے تو مجھکو بھی
بلائی نیفگند و گناہ از منست و قول حکیمان معتبر کہ گفتہ اند قطعہ چو کردی با کلوخ انداز پیکار سر خود را
بلا میں نہ ڈالے اور گناہ مجھسے ہے اور قول حکیموں کا اعتبار کیا گیا کہ کہا ہے جو کی تو نے ساتھ مست اور پتھر مارنے کے لڑائی سر اپنے
بنادانی شکستی + چو تیر انداختی بر روی دشمن + چنان دان کاندر آماجش نشستی حکایت
ساتھ نادانی کے توڑا تو نے جو تیر پھینکا تو نے مقابل دشمن کے ایسا جان کہ اسکے نشانہ میں بیٹھا ہے تو
ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگنان را در مواجہہ حرمت داشتی و در غیبت نکو
بادشاہ زوزن کے تئیں ایک وزیر تھا بزرگ ذات اور صاحب دل کہ سبھوں کے تئیں رو برو حرمت رکھتا اور پیچھے نیک
گفتی اتفاقاً از وی حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگان بادشاہ
کہتا ہو نہار اس سے ایک حرکت بادشاہ کی نظر میں ناپسند آئی ڈانڈ فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے بادشاہ کے
بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر او مرتہن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی و زجر
بسبب اگلی نعمت اسکی کے اقرار کرنیوالے تھے اور ساتھ شکر اسکے کے گرو بیچ مدت موکلی اسکی کے نرمی اور لطف کیا کرتے اور
و معاتبت روا نداشتندی قطعہ صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ ترا + در قفا عیب کند
اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہے تو جسوقت تجکو پیچھے عیب کرے
در نظرش تحسین کن + سخن آخر بدہان میگذرد موذی را + سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین
بیچ نظر اسکے کے تعریف کر + سخن آخر بیچ منہ کے گذرتا ہی ایذا دینے والے کے تئیں سخن اسکا کڑوا نچاہی تو منہ اسکا میٹھا
کن + آنچہ مضمون خطاب ملک بود از عہدہ بعضی بیرون آمد بہ بقیتی در زندان بماند آوردہ اند
کر + جو چیز کہ ملائی گئی غصے بادشاہ کی تھی ذمہ داری تھوڑی سے باہر آئی اور ساتھ باقی کے بیچ قید خانہ کے رہا نقل کرتے ہیں
کہ یکی از ملوک نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند و
کہ ایک نے بادشاہوں اطراف سے پوشیدہ پیغام اسکو بھیجا کہ بادشاہوں اسطرف کے نے قدر ایسے بزرگوار کا نجانا اور
بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن اللہ خلاصہ بجانب ما التفاتی کند در
بیعزتی کی اگر عقل فلانے کی نیک کرے اللہ خلاصی اسکی کو طرف ہمارے متوجہ ہو کرے بیچ

رعایت خاطرش ہرچہ تمامتر سعی کردہ آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقر اند و
نگہبانی خاطر اسکی کے جو چیز کہ کامل تر ہو کوشش کی آوے اور سردار ان بادشاہی کے واسطے دیدار اسکے کے محتاج ہیں اور
جواب سخن را منتظر خواجہ چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابی مختصر
جواب ان حرفوں کے انتظار وزیر نے جو اوپر اسکے آگاہی پائی آفت سے اندیشہ کیا جلدی ایک جواب تھوڑا اسا
کہ اگر بر ملا افتد فتنہ نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان کہ برین واقف
کہ اگر ظاہر ہووے فتنہ نہووے اوپر پیٹھ ورق کے لکھا اور روانہ کیا ایک نے علاقہ داروں سے کہ اوپر اسکے واقف
بود ملک را اعلام کرد کہ فلان را کہ حبس فرمودہ با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بہم برآمد و کشف
تھا بادشاہ کو خبر کی کہ فلانے کے تئین کہ قید کیا ہی تو نے ساتھ بادشاہوں اطراف کے کتابت رکھتا ہی بادشاہ خفا ہوا اور دریافت
این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند نبشتہ بود کہ حسن ظن بزرگان بیش از
اس خبر کا فرمایا اور قاصد کے تئین پکڑا اور خط پڑھا لکھا تھا کہ نیکی گمان بزرگوں کی زیادہ
فضیلت ماست و تشریف قبول کہ فرمودند بندہ را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکہ
فضیلت ہماری سے ہی اور خلعت قبول کا کہ فرمایا بندے کے تئین طاقت قبول کرنے اسکے کی نہیں ہی موافق اسکے
پروردۂ نعمت اینخاندانست و باندک مایہ تغیر خاطر با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد فرد
کہ پالا ہوا دولت اس گھرانے کا ہوں نہیں ہو سکتا تھوڑی آزردگی خاطر کے ساتھ بادشاہ قدیم کے بیوفائی نہ سکیے کرنا
آنرا کہ بجای تست ہر دم کرمی • عذرش بنہ ار کند بعمری ستمی • ملک را سیرت حق شناسی او
اس شخص کے تئین کہ بیچ جگہ تیری کے ہی ہر دم ایک کرم معاف کر اسکو جو کرے عمر بھر میں ایک ظلم بادشاہ کے تئین خصلت حق شناسی اسکے کی
خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت
خوش آئی اور خلعت اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ گناہ کیا میں نے کہ تجکو بے قصور اور گناہ کے آزردہ کیا میں نے کہا
ای خداوند بندہ درینحالت مر خداوند را خطائی نمی بیند بلی تقدیر خداوند تعالی چنین بود
ای صاحب بندہ بیچ اس حالت کے صاحب کے تئین گناہ نہیں دیکھتا ہی بیچ تقدیر اللہ برتر کی ایسی ہی تھی
کہ مرین بندہ را مکروہی رسد پس بدست تو اولیتر کہ سوابق نعمت برین بندہ داری و ایادی منت
کہ خاص اس بندہ کو ایک برائی پہونچے پس تیرے ہاتھ سے بہتر کہ اگلی نعمت اوپر اس بندے کے رکھتا ہی تو اور ہاتھ احسان کے

وحکما گفته اند مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + که نه راحت رسد ز خلق نه رنج

اور داناؤن نے کہا ہی جو آزار تجکو پہونچے خلق سے مت رنج کر + کہ نہ راحت پہونچے خلق سے نہ رنج

از خدادان خلاف دشمن و دوست + کہ دل ہر دو در تصرف اوست + گرچہ تیر از

خدا سے جان خلاف دشمن و دوست کو کہ دل دونونکا اُسکے اختیار مین ہی اگرچہ تیر

کمان ہمیگذرد + از کماندار بیند اہل خرد حکایت یکی را از ملوک عرب شنیدم کہ با

کمان سے گذرتا ہی. کماندار سے دیکھتا ہی صاحب عقل ایک کو بادشاہون عرب سے سُنا مین نے کہ ساتھ

متعلقان میگفت کہ مرسوم فلان را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است

علاقہ دارون کے کہتا تھا کہ مینا فلانے کے تئین جتنا کہ ہی دوچند کرو تم کہ نوکر درگاہ کا ہے

و مترصد فرمان و دیگر خدمتگاران بلہو و لعب مشغول و در ادای خدمت متہاون صاحبدلے

اور نگاہ رکھنے والا حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتھ بازی اور کھیل کے مشغول اور بیچ ادا کرنے خدمت کے سُستی کرنیوالے ایک صاحبدل

بشنید فریاد و خروش از نہادش بر آمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاہ

نے سُنا فریاد اور شور ذات اُسکی سے بر آیا پوچھا اُسکو کہ کیا دیکھا تو نے کہا مرتبے بندون کے بیچ درگاہ

خدایتعالی ہمین مثال دارد + فرد دو بامداد اگر آید کسی بخدمت شاہ + سوم ہر آینہ دروی

خدائے برتر کے یہی مثال رکھتے ہین دو صبح دم جو کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کے تیسری صبحکو خواہ مخواہ بیچ اُسکے

کند بہ لطف نگاہ قطعہ مہتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمان است

کرے مہربانی سے نگاہ سرداری بیچ قبول کرنے حکم کے ہی چھوڑنا حکم کا راہ دکھانیوالا بے نصیبی کا ہے

ہر کہ سیمای راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد حکایت ظالمی را حکایت کنند

جو کوئی پیشانی سچون کی رکھتا ہی سر خدمت کا اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہی ایک ظالم کے تئین نقل کرتے ہین

کہ ہیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران دادی بطرح صاحبدلی بر وگذر کرد و گفت

کہ لکڑیان فقیرونکی لیتا ساتھ ظلم کے اور دولتمندون کو دیتا ساتھ گران قیمت کے ایک صاحبدل نے اوپر اسکے گذر کیا اور کہا

بیت ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی + یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی قطعہ زورت ار پیش میرود

سانپ ہے تو کہ جس کسی کے تئین دیکھے تو مارے تو + یا اُلّو کہ جسجگہ بیٹھے تو کھودے تو + زور تیرا جو آگے جاتا ہے

باما + با خداوند غیب دان نبود + زورمندی مکن بر اہل زمین + تا دعای بر آسمان نرود +

ساتھ ہمارے + ساتھ صاحب غیب جاننے والے کے نہ بجا + زورمندی مت کر اوپر صاحب زمین کے تو ایک دعا اوپر آسمان کے نہ جاے

حاکم از گفتن او بر نجید و روی از نصیحتش در ہم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار ہیزم

حاکم کہنے اسکے سے آزردہ ہوا اور منہ نصیحت اسکی سے بھینچا اور ساتھ اسکے مہربانی نکی تو ایک رات کو آگ باورچی خانہ کی لکڑیوں کے ڈھیر

افتاد و سائر املاکش بسوخت و از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقا ہمان شخص بر وی بگذشت

پڑی اور تمام مال و اسباب اسکا جلایا اور بچھونے نرم سے اسکو اوپر راکھ گرم کے بٹھلایا اتفاقا وہی شخص اوپر اسکے گذرا

دیدش کہ بایاران ہمیگفت ندانم کہ این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

دیکھا اسکو کہ ساتھ دوستوں کے کہتا تھا نہیں جانتا ہوں میں کہ آگ کہاں سے میرے گھر میں پڑی کہا دھوئیں دل فقیروں کے سے

قطعہ حذر کن ز دود درونہای ریش + کہ ریش درون عاقبت سر کند + بہم بر مکن تا توانی

پرہیز کر دھوئیں دلوں زخمی سے + کہ زخم اندر کا آخر کو ابھرتا ہے + پریشان مت کر جہاں تک ہو سکے تجھے

دلی + کہ آہی جہانی بہم بر کند + لطیفہ بر تاج کیخسرو نوشتہ بود قطعہ چہ سالہای فراوان و

دل کسی کا کہ ایک آہ ایک جہان کو زیر و زبر کرتی ہے ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کے لکھا تھا کیا برس بہت اور کیا

عمرہای دراز + کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت + چنانکہ دست بدست آمد است ملک بما + بدستہای دگر

عمریں بڑی + کہ خلق اوپر سر ہمارے کے اوپر زمین کے جاویگی جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ آیا ہے ملک ہمارے بیچ ہاتھ اوروں کے

ہمچنین بخواہد رفت حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سرآمدہ بود سہ صد و شصت بند

اسیطرح جاے گا ایک بیچ پیشے کشتی پکڑنے کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ داؤن

دانستی و ہر روز نوعی از آن گرفتی مگر گوشہ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت

جانتا تھا اور ہر روز ایک قسم اس سے ساتھ ایک طرح کے پکڑتا مگر ایک گوشہ خاطر اسکی کا ساتھ جمال ایک شاگرد کے میل رکھتا تھا

سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجملہ

تین سو پچاس اور نو داؤن اسکو سکھایا مگر ایک داؤن کہ بیچ سکھانے اسکے کے ٹالتا تھا اور ڈھیل کرتا حاصل کلام

پسر در قوت و صنعت سرآمد و کسی را در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بجدیکہ

لڑکا بیچ قوت اور پیشے کے غالب آیا اور کسی کے تئیں بیچ زمانے اسکے کے ساتھ اسکے قدرت لڑنے کی نتھی یہانتک

پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که بر منست از روی بزرگیست و

آگے بادشاہ اُس زمانے کے کہا تھا کہ اُستاد کے تئیں وہ بزرگی کہ اوپر میرے ہی از روی بزرگی کے ہی اور

حق تربیت وگرنہ بقوت ازو کمتر نیستم و بہ صنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار آمد

حق پرورش کرنیکا وگرنہ ساتھ قوت کے اُس سے کمتر نہیں ہوں میں او ساتھ پیشے کے اُس برابر ہوں میں بادشاہ کو یہ بات سخت آئی

فرمود تا مصارعت کنند مقامی ترتیب کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت و زورآوران

فرمایا تو لڑنا کریں ایک مقام درست کیا اور سردار دولت کے اور سردار درگاہ کے آگے اور زورآور

روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست درآمد بصدمتی که اگر کوه رویین بودی از جای برکندی

روے زمین کے حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتھی مست کے آیا اس بدبہ سے کہ اگر پہاڑ دھات کا ہوتا جگہ سے اُکھاڑتا

استاد دانست که جوان بقوت ازو برترست بدان بند غریب که ازوی پنہان داشتہ بود

استاد نے جانا کہ جوان ساتھ قوت کے اُس سے زیادہ ہی ساتھ اُس داؤں نادر کے کہ اُس سے پوشیدہ رکھا تھا

با وی درآویخت پسر دفع آن ندانست و بہم برآمد استاد از زمینش بدو دست بالای سر برد

ساتھ اُسکے اُلجھا لڑکے نے اُتارنا اُسکا نہ جانا اور گھبرایا اُستاد نے اُسکو ساتھ دونوں ہاتھ کے اوپر سر کے لیگیا

و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن پسر را زجر

اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اُٹھا بادشاہ نے فرمایا اُستاد کو خلعت اور نعمت دینا پس لڑکے کو جھڑکنا

فرمود و ملامت کرد که با پرورندۂ خویش مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاہ روی زمین

فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنیوالے اپنے کے برابری کی تو نے اور غالب نہوا تو کہا اے بادشاہ روے زمین کے

بزورآوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقۂ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ ہمیداشت

ساتھ زورآوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میرے تئیں علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھسے افسوس کرتا تھا

امروز بدان دقیقہ بر من غالب آمد گفت از بہر چنین روزی نگہ میداشتم کہ زیرکان گفتہ اند

آج کے روز ساتھ اُس باریکی کے میرے اوپر غالب آیا کہا واسطے اسی روز کے نگاہ رکھتا تھا میں کہ داناؤں نے کہا ہے

دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدۂ کہ چہ گفت آنکہ از پروردۂ خویش

دوست کے تئیں اتنی قوت مت دے کہ دشمنی کرے زبردست ہووے نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اُسنے کہ پالے ہوئے سے

جفا دید **قطعہ** یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانہ نکرد + کس نیاموخت

ظلم دیکھا | یا وفا تحقیق نہ تھی عالم میں | یا شاید کسی نے اس زمانہ میں نہ کی | کسی نے نہ سیکھا

علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد **حکایت** درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے

علم تیر کا مجھ سے | کہ میرے تئیں آخر کو نشانہ نہ کیا | ایک فقیر تنہا | ایک گوشۂ جنگل میں

نشستہ بود بادشاہی بروی بگذشت درویش ازانجا کہ فراغ ملک قناعت است بدو التفات

بیٹھا تھا | ایک بادشاہ اُسپر گذرا فقیر نے اُس جگہ سے کہ فراغت ملک قناعت میں ہی اوپر اُسکے مہربانی

نکرد سلطان ازانجا کہ سطوت سلطنت است بنجید گفت این طائفہ خرقہ پوشان مثل بہائمند

نکی بادشاہ اُس جگہ سے کہ دبدبہ سلطنت کا ہی خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والونکا مانند چارپایوں کے ہی اور

اہلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتی

لیاقت اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اُسکے آیا اور کہا اے جوانمرد بادشاہ روے زمین نے اوپر تیرے گذر کیا کوئی خدمت

نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسے دارد کہ

نکی تو نے اور شرطیں ادب کی بجا نہ لایا تو | کہا بادشاہ کے تئیں کہو تو خدمت کی اُس شخص سے رکھے کہ

توقع نعمت از و دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک **قطعہ**

امید ساتھ نعمت اُسکے رکھے اور دوسرے وہ کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشہ پاسبان درویش است + گرچہ رامش بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست

بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہی + اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبہ دولت اُسکی کے ہی + دُنبے واسطے چرواہی کے نہیں ہی

بلکہ چوپان برای خدمت او + **قطعہ** یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاہدہ ریش +

بلکہ چرواہہ واسطے خدمت اُسکی کے ہی | ایک کو آج کے روز مقصد کو پہنچا دیکھے تو دوسرے کے تئیں دل کوشش کرنے سے زخمی

روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاہی و بندگی برخاست +

روز تھوڑے صبر کر تو کھا وے | خاک گودا سر خیال اندیشہ کرنیوالے کا + فرق بادشاہی اور بندگی کا اُٹھا

چون قضای نبشتہ آمد پیش + گر کسی خاک مردہ باز کند + نشناسد توانگر از درویش +

جو قضا لکھی ہوئی آئی آگے | جو کوئی خاک مردے کی کھولنا کرے | نہ پہچانے دولتمند درویش سے

معروف و بمعنی او نیز و در بعضے [illegible]

قناعت بالکسر راضی شدن بانچہ رسد [illegible]

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائی بکن گفت آن همیخواهم
بادشاہ کے تئین کہنا فقیر کا معتبر آیا کہا مجھسے کوئی آرزو کر کہا وہ چاہتا ہون
که دگر باره زحمت بمن ندهی گفت مرا پندی ده گفت بیت دریاب کنون
کہ دوسری بار رنج مجھے نہ دے تو کہا مجکو کچھ نصیحت دے کہا پہچان کہ اب
که نعمت هست بدست + کین دولت و ملک میرود دست بدست حکایت. یکی از
دولت ہی میرے ہاتھ مین کہ یہ دولت و ملک جاتا ہی ہاتھون ہاتھ ایک
وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و همت خواست که روز و شب بخدمت سلطان مشغول
وزیرون سے آگے ذوالنون مصری کے گیا اور دعا چاہی کہ دن اور رات خدمت مین بادشاہ کے مشغول
میباشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای
رہتا ہون اور ساتھ خیر اسکی کے امیدوار اور عذاب سے اسکے ڈرنیوالا ذوالنون رویا اور کہا اگر مین خدائے
عز و جل را چنین پرستیدمی که تو سلطان را از جمله صدیقان بودمی قطعه گر نبودی امید
عز و جل کے تئین ایسی عبادت کرتا مین کہ تو بادشاہ کے تئین گروہ صدیقون سے ہوتا مین جو نہوتی آرزو
راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + گر وزیر از خدا بترسیدے + همچنان کز
خوشی اور رنج کی پانون فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا جو وزیر خدا سے ڈرتا جیسا کہ
ملک ملک بودی حکایت بادشاهی بکشتن بیگناهی اشارت کرد و گفت ای ملک
بادشاہ سے فرشتہ ہوتا ایک بادشاہ نے واسطے مارنے ایک بیگناہ کے اشارہ کیا کہا اے بادشاہ
موجب خشمی که ترا بر منست آزار خود مجوی که این عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزه آن
سبب اُس غصے کا کہ تجکو مجھپر ہے آزار اپنا مت ڈھونڈ ھو کہ یہ عذاب اوپر میرے ایک دم مین گذر جاویگا اور گناہ اسکا
بر تو جاوید بماند قطعه دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت
تجپر ہمیشہ رہے گا زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کے گذرا کڑوا اور خوشی اور زبان
و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر که جفا بر من کرد + در گردن او بماند و بر ما بگذشت
اور اچھا گذرا جانا ظالم نے کہ ظلم اوپر ہمارے کیا بیچ گردن اسکی کے رہا اور اوپر ہمارے گذرا

ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او برخاست حکایت وزرای نوشیروان در

بادشاہ کو نصیحت اُسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اُسکے سے درگذرا وزیر نوشیروان کے

مہمّے از مصالح مملکت اندیشه همی کردند و هر یک از ایشان دگرگونه رای همی زدند و ملک همچنان

بیچ ایک کام سخت کے مصلحتوں بادشاہی سے اندیشہ کرتے تھے اور ہر ایک اُنمیں سے دوسری طرح ایک تدبیر مارتا تھا اور بادشاہ نے

تدبیرے اندیشه کرد بزرجمهر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش گفتند رای ملک را چه

بھی ایک تدبیر سوچی بزرجمہر کو تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیروں نے پوشیدہ اُسکو کہا تدبیر بادشاہ میں کیا

مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و رای همگنان در

زیادتی دیکھی تو نے اوپر فکر اتنے حکیموں کے کہا موافق اسکے کہ آخر کام کا معلوم نہیں ہے اور تدبیر سبھوں کی بیچ

مشیّت ست که صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیتر ست تا اگر خلاف صواب آید

ارادہ الٰہی کے ہے کہ درست آوے یا چوک جاوے پس موافق ہونا تدبیر بادشاہ کی معتبر زیادہ ہے اسواسطے جو برعکس درستی کے آوے

بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم که گفته اند مثنوی خلاف رای سلطان رای

بسبب تابعداری کرنے کے غصہ کرنے اُسکے سے بیڈر ہونگا میں کہا ہے برخلاف عقل بادشاہ کے تدبیر

جستن ٭ بخون خویش باشد دست شستن ٭ اگر خود روز را گوید شبست این ٭ بباید گفت اینک ماه و

ڈھونڈھنا بیچ خون اپنے کے ہووے ہاتھ دھونا اگر جان بوجھ کے دن کو کہے رات ہی چاہیے کہنا یہ ہے چاند اور

پروین حکایت شیادی گیسو بافته یعنی علوی ست با قافلهٔ حجاز بشهری در آمد چنانکه از حج می آید

تارے ایک مکار نے گیسو بنے یعنی اولاد علی سے ہے اور ساتھ قافلہ حجاز کے شہر میں آیا ایسا ظاہر کیا کہ حج سے آیا ہے

و قصیدهٔ بیش ملک برد دعوی کرد که وی گفته است نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش

اور ایک قصیدہ اچھا آگے بادشاہ کے لیگیا اور دعوی کیا کہ اُسنے کہا ہے نعمت اُسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش

یکی از ندمای حضرت بادشاه که در ان سال از سفر دریا آمده بود گفت من او را عید اضحیٰ در بصره

تو ایک ہمنشینوں درگاہ بادشاہ سے کہ بیچ اُس سال کے سفر دریا سے آیا تھا کہا میں نے اُسکو عید قربان کے دن بصرہ میں

دیدم معلوم شد که حاجی نیست دیگری گفت من او را شناسم پدرش نصرانی بود در ملاطیه

دیکھا ہے تو معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہے دوسرے نے کہا میں اُسکو پہچانتا ہوں باپ اُسکا نصرانی تھا بیچ ملاطیہ کے

مہمّ ... نیز کردن ... شیئت ... الٰہی ... بعضی ... بعضے ... اوصاف عالیہ ... علیہ السلام ... شیادی ... گیسو ... ملاطیہ ...

کہ شریف نیست و شعر شرا در دیوان انوری یافتند ملک زمتمرد کہ بزنندش و نفی کنند
کہ اولاد علی سے نہین ہی اور شعر کو اسکے انوری کے دیوان مین پایا بادشاہ نے کہا مارو اسکو اور دور کرو تو
چندین دروغ درہم چرا گفت ای خداوند روی زمین سخنی ماندہ است در خدمت اگر بگویم
اتنا جھوٹ کیون کہا کہا اے صاحب زمین کے ایک بات رہی ہی بیچ خدمت کے اگر کہو نین
راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوار آنم گفت آن چیست گفت قطعہ غریبی گر
جو سچ نہووے بیچ جس عذاب کے کہ چاہی تو لائق اسکے ہون کہا وہ کیا ہی کہا ایک مسافر اگر تیرے
ماست پیش آورد + دو پیمانہ آبست و یکچہ دوغ + اگر راست میخواہی از من شنو + جہاندیدہ بسیار
چھاچھ آگے لاوے دو پیالے پانی ہی اور ایک چچہ دہی جو سچ جانتا ہو تو مجھ سے سن جہان کا دیکھا ہوا بہت
گوید دروغ + ملک را خندہ گرفت گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفتہ است فرمود
کہتا ہی جھوٹ بادشاہ کو ہنسی نے لیا کہا اس سے سچ زیادہ کوئی بات جبسے عمر اسکی ہوئی ہی نہ کہی ہے فرمایا
تا آنچہ ماًمول اوست مہیا دارند و بخوشی او را گسیل کنند حکایت یکی از پسران ہارون الرشید
تو جو کچھ امید اسکی ہی موجود رکھین اور ساتھ خوشی کے اسکو رخصت کرین ایک لڑکون ہارون رشید سے
پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلان سرہنگ زادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان دولت
آگے باپ کے آیا غصہ مین بھرا ہوا کہ مجکو فلانے سرہنگزادے نے گالی ماں کی دی ہی ہارون رشید نے سرداران دولت کو
را گفت جزای چنین کسی چہ باشد یکی اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری
کو کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہو ایک نے اشارہ واسطے مارنیکے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کے اور دوسرے نے
بمصادرت و نفی ہارون گفت ای پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر
واسطے ڈانڈ لینے اور نکال دینے کے ہارون نے کہا اے بیٹے بخشش وہ ہی کہ معاف کرے تو اگر نہو سکے تو بھی اسکو گالی ماں کی
دہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرف تو باشد و دعوے از قبل
دے یہانتک کہ حکم شرع سے نگذرے پس اسوقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوے طرف
خصم قطعہ نہ مرد است آن بنزدیک خردمند + کہ با پیل دمان پیکار جوید +
دشمن کے ہی نہ مرد ہی وہ نزدیک دانا کے + کہ ساتھ ہاتھی حملہ کرنیوالے کے لڑائی ڈھونڈے

بلی مرد آنکس ست از روی تحقیق + کہ چون خشم آیدش باطل نگوید حکایت
سچ ہی مرد وہ شخص ہی سوے تحقیق سے کہ جو غصہ آوے اُسکو بیہودہ نہ کہے
با طائفۂ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابے
ساتھ ایک گروہ بزرگو نکے بیچ ایک ناؤ کے بیٹھا تھا میں ایک ڈونگی پیچھے ہمارے ڈوبی دو بھائی ایک بھنور میں
درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را کہ بگیر این ہر دو آنرا کہ بہر یکے پنجاہ دینارت
پڑے ایک نے بزرگوں سے کہا ملاح کو کہ لے ان دونوں کو کہ عوض ہر ایک سے پچاس دینار تجکو
بدہم ملاح در آب رفت تا یکی را برہانید آن دیگر ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود
دونگا میں ملاح پانی میں گیا تو ایک کو چھوڑ آیا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا میں نے باقی عمر اُسکی نہ رہی تھی
ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت اینچہ تو گفتی
اس سبب سے پکڑنے میں اُسکے سستی کی تو نے اور بیچ اُس دوسرے کے جلدی ملاح ہنسا اور کہا جو کہا تو نے
یقین ست و سببی دیگر ہست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برہانیدن این یکی بیشتر
یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہی کہا میں نے وہ کیا ہی کہا خواہش میرے دل کی واسطے چھوڑانے اُس ایک کے زیادہ
بود کہ وقتی در بیابان ماندہ بودم مرا بر شتری نشاندہ و از دست آن دگر تازیانہ خوردہ
تھی کہ ایک وقت ایک جنگل میں عاجز تھا میں مجکو ایک اونٹ پر بٹھایا اور اُس دوسرے کے ہاتھ سے کوڑا کھایا تھا
بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا
میں نے لڑکپن میں کہا میں نے سچ کہا اللہ برتر نے کہ جو شخص کرتا ہی کام نیک پس اپنی ذات کے ہی اور جو بد کرتا ہی پس اُوپر اُسکے ہی
قطعہ تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راہ خارہا باشد + کار درویش مستمند برآر
جب تک سکے تو دل کسی کا مت ستا کہ اس راہ میں بہت کانٹے ہوں کام فقیر آرزومند کا بر لا
کہ ترا نیز کارہا باشد حکایت دو برادر یکے خدمت سلطان کردی دیگر بسعی
کہ تجکو بھی کام ہوں دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا ساتھ کوشش
بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نکنی تا از مشقت
بازو کے کھاتا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کو کہ کیوں خدمت نہیں کرتا ہے تو محنت

بعضی... تاکہ درست و درنہ... ادا... فعل... نہ از دو سوائی... ۱۲
ادا کردن آن ۱۲ ...
تاکہ... ۱۲

مشقت کار کردن برہی گفت توچرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی که
مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو کہا تو کیون کام نہین کرتا ہی تو تو خواری خدمت کی خلاصی پاوے تو کہ
خردمندان گفتہ اند کہ نان جوین خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرین بخدمت بستن بیت
یہ عقلمندون نے کہا ہی کہ روٹی جو کی کھانا اور بیٹھنا بہتر کہ پٹکا زرین بیچ کمر خدمت کے باندھنا
بدست آہک تفتہ کردن خمیر ۔ بہ از دست بر سینہ پیش امیر قطعہ عمر گرانمایہ درین
ہاتھ مین چونا بہت گرم کرنا خمیر بہتر ہاتھ سے سینے پر آگے امیر کے عمر بھاری قیمت اس مین
صرف شد ۔ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا ۔ ای شکم خیرہ بنانی بساز ۔ تا نکنی پشت
خرچ ہوئی ۔ تو کیا کھاؤن مین گرمی مین اور کیا پہنون جاڑے مین اے پیٹ دلیر ساتھ ایک روٹی کے موافقت کر تو کمر دوتا نہ ہو
بخدمت دو تا حکایت کسی مژدہ پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم کہ فلان
خدمت مین ٹیڑھی کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کے لیگیا کہا سنا مین نے کہ فلانے
دشمن ترا خدا یتعالی برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت فرد اگر بمرد عدو
دشمن تیرے کو خدا برتر نے اٹھایا کہا کچھ سنا تو نے کہ مجھکو چھوڑا جو موا دشمن
جای شادمانی نیست ۔ کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست حکایت گروہی حکماء
جگہ خوشی کی نہین ہی کہ زندگانی ہماری بھی ہمیشہ نہین ہی ایک گروہ حکیمونکا بیچ
بارگاہ کسری بمصلحتی سخن ہمیگفتند و بزرجمہر کہ مہتر ایشان بود خاموش بود سوال
بارگاہ نوشیروان کے ساتھ ایک مصلحت کے بات کہتے تھے اور بزرجمہر کہ سردار انکا تھا چپ تھا سوال
کردندش کہ با ما درین بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندہد
کیا اسکو کہ ہمارے ساتھ اس گفتگو مین کیون بات نہین کہتا تو کہا وزیر مانند حکیمون کے ہین اور حکیم دوا نہین دیتا ہی
مگر بسقیم پس چون بینم کہ رای شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد مثنوی
مگر بیمار کو پس جو دیکھتا ہون مین کہ سمجھ تمہاری راستی پر ہے مجھکو اوپر سر اسکے بات کہنا حکمت نہووے
چو کاری بی فضول من بر آید ۔ مرا در وی سخن گفتن نشاید ۔ وگر بینم کہ نابینا و چاہست
جو ایک کام بغیر فضول میرے کے بر آوے مجھے بیچ اسکے بات کہنا نہ چاہیے ۔ اور اگر دیکھون مین کہ اندھا اور کنوان ہی

اگر خاموش نشینم گناہست حکایت ہارون الرشید را چون ملک مصر

گرچپ بیٹھوں میں گناہ ہی ہارون الرشید کے تئین جو ملک مصر کا

مسلم شد گفتا بخلاف آن طاغی کہ بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نہ بخشم بملک آن را الا

مسلم کیا گیا ہوا کہا او پر خلاف اُس حد سے گذرنیوالیکے کہ ساتھ غرور ملک مصر دعوی خدائی کا کیا نہ بخشونگا میں اس ملک کو مگر

بخسیس ترین بندگان سیاہی داشت خضیب نام ملک مصر را بوی ارزانی داشت آوردہ اند کہ

ساتھ کمترین بندوں کے ایک حبشی رکھتا تھا خضیب نام ملک مصر کا اُسکو بخشش دیا نقل کرتے ہیں

عقل و درایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم

عقل اور دانائی اُسکی اسجگہ تک تھی کہ ایک گروہ کسانوں نے مصر کے گلہ لائے اُسکو کہ روئی بوئی تھی ہم نے اوپر

بر کنار نیل باران بیوقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت مثنوی

کنارے نیل کے اور مینہ بے رت برسا تباہ ہوئی کہا اون چاہیے تھا بونا حکیم درویش نے کہا

اگر دانش بروزی برفزودی ۔ زنادان تنگ روزی تر نبودی ۔ بنادان آنچنان روزی رساند

اگر عقل روزی میں زیادتی کرتی ۔ نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا ۔ بیوقوفوں کو ایسی روزی پہونچاتا ہی

کہ دانا اندران حیران بماند مثنوی بخت و دولت بکاردانی نیست ۔ جز بتائید

کہ عقلمند اسمیں حیران رہتا ہی نصیبا اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہیں ہی سوائے مدد

آسمانی نیست ۔ کیمیا گر بغصہ مردہ و رنج ۔ ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج ۔ اوفتاد در جہان بسیار

آسمانی کے نہیں ہی کیمیا گر غصے میں مرتا ہی اور رنج میں احمق نے بیچ اُجاڑ کے پایا گنج پڑے ہیں جہان میں بہت

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار ۔ حکایت یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست

بے عقل صاحب جاہ اور عقلمند ذلیل ایک کو بادشاہوں سے لونڈی چین کی لائے چاہا

تا در حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت و مر اورا بسیاہے

تو بیچ حالت مستی کے ساتھ اسکے جمع آوے لونڈی نے منع کیا بادشاہ بیچ غصے کے گیا اور بخشا مر اُسکو ایک حبشی کو

بخشید فراش کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریبان فرو ہشتہ

بخشدیا حبشی کہ ہونٹ اوپر کا اُسکا نتھنے ناک سے درگذرا تھا اور نیچے کا اُسکا گریبان سے نیچے لٹکا

ہیکلی کہ صخر جنی از طلعت او برمیدی وعین القطر از بغلش بگندیدے فرد

ایسی شکل تھی کہ صخر جنی دیکھنے اسکے سے بھاگتا تھا اور چشمہ گندک کا بغل اسکی سے بدبو کرتا تھا

تو گوئی تا قیامت زشت روئی + بر و ختمست و بر یوسف نکوئی قطعہ شخصے نہ چنان

کہے تو قیامت تک بد شکل منہ ہونا اسپر ختم ہی اور یوسف پر خوبصورتی ایک شخص کہ ایسا نہین

کریہ منظر + کز زشتی او خبر توان داد + وانگہ بغلی نعوذ باللہ + مردار بآفتاب مرداد +

بد شکل + کہ برائی اسکی سے خبر سکیے دینا اور اسوقت ایک بغل پناہ بیجاتا ہون خدا تعالیٰ کے جیسا مردار ہووے آفتاب میں بجا دیکھی ہو جیتے

آوردہ اند کہ در آن مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش

نقل کرتے ہین کہ بیچ اس مدت کے حبشی کے تئین نفس خواہش کرنے والا اور شہوت غالب تھی محبت اسکی سے نے

بجنبید مہرش برداشت تا بامدادان کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت

جوش کیا اور بکارت اسکی نکالی تو صبح کے وقت کہ بادشاہ نے لونڈی کے تئین ڈھونڈھا اور نہ پایا لوگون نے

بگفتند شب خشم گرفت و فرمود تا سیاہ را با کنیزک استوار بہ بندند و از بام جوسق

اس سے سب حال کہا غصہ بگڑا اور فرمایا تو حبشی کے تئین ساتھ لونڈی کے محکم باندھین اور کوٹھے بلند سے

بقعر خندق در اندازند یکے از وزرائے نیک محضر آنجا بود روی شفاعت بر زمین نہاد

گڑھے مین خندق کے ڈالین ایک وزیرون نیک ذات سے اس جگہ تھا منہ بخشانے کا زمین پہ رکھا اور

و گفت سیاہ بیچارہ را درین خطائی نیست کہ سائر بندگان بنوازش خداوندی متعودنا

کہا حبشی بیچارے کے تئین اسمین خطا نہین ہی کہ تمام بندے ساتھ سرفرازی صاحبی کے عادت کیے گئے ہین

گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چہ شدی کہ من او را افزونتر از بہای کنیزک

کہا اگر بیچ مجامعت اسکی کے ایک رات ڈھیل کرتا کیا ہوتا کہ مین اسکے تئین زیادہ تر قیمت لونڈی سے

بداری گفت ای خداوند انچہ فرمودی معلومست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند

دنیا مین کہا اے صاحب جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہے پر نہین سنا تو نے کہ حکیمون نے کہا ہی

درینمعنی قطعہ تشنۂ سوختہ در چشمۂ روشن چو رسید + تو مپندار کہ از پیل دمان

اس معنی مین پیاسا جلا ہوا بیچ چشمہ روشن کے جو پہنچا تو مت جان کہ ہاتھی مست سے

اندیشد. مصرع گرسنه درخانهٔ خالی پر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

اندیشہ کرے کا فر بھوکا بیچ گھر خالی کے بھرا ہوا خوان عقل اعتبار کرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت اکنون سیاه را بتو بخشیدم کنیزک

بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کو تجھے بخشا مین نے لونڈی

را هم بسیاه بخش که نیم خورده او هم او را شاید قطعه هرگز او را بدوستی

کو بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹا بھی اسی کو چاہیے ہرگز اسکو بیچ دوستی کے

مپسند که رود جاے ناپسندیده + تشنه را دل نخواهد آب زلال نیم خورده دهان

مت پسند کر کہ جاے جگہ ناپسندیدہ پیاسے کے تئین دل نچاہے پانی میٹھا جھوٹا منھ

گندیده حکایت اسکندر رومی را پرسیدند که دیار مشرق و مغرب را بچه

گندہ دہن کا سکندر رومی سے تئین پوچھا شہروں مشرق اور مغرب کے تئین کس چیز سے

گرفتی که ملوک پیشین را خزائن و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود و چنین فتحی میسر

لیا تو نے کہ بادشاہوں اگلوں کے تئین خزانہ اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک میسر

نشد گفت بعون خداے عز و جل هر مملکتے را که گرفتم رعیتش را نیازردم و

نہوئی کہا ساتھ مدد خدا غالب و بزرگ کے جس ملک کے تئین کہ لیا مین نے رعیت اسکی کو نہ آزردہ کیا مین نے

رسوم خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاهان جز بنکوئی نبردم

رسمین نیکیون گذرے ہوؤن کی برباد نہ کین مین نے اور نام بادشاہوں کا سوا نیکی کے نہ لیا مین

بیت بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد قطعه این همه

بزرگ اسکو نہ پڑھین صاحب عقل کہ نام بزرگوں کا ساتھ زبونی کے لیجاے یہ سب

هیچست چون می بگذرد + بخت و تخت امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان

ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیبا اور تخت اور حکم بات کہنے اور پکڑنے اور دھونے کا

ضائع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار باب دوم در اخلاق درویشان

تباہ مت کر تو رہے نام نیک تیرا قائم باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چه گوئی در حق فلان عابد

ایک نے بزرگوں سے کہا ایک فقیر کے تئین کیا کہتا ہی تو بیچ حق فلانے عابد کے

که دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاهرش عیب نمی بینم و در

کہ دوسروں نے اُسکے حق مین طعنہ سے باتین کہی ہین کہا ظاہر پر اُسکے عیب نہین دیکھتا ہون باطن

باطنش غیب نمیدانم قطعه هر کرا جامه پارسا بینی ٭ پارسا دان و نیکمرد انگار

باطن مین اُسکے غیب نہین جانتا ہون جس کسی کے تئین جامہ پرہیزگار دیکھے تو پارسا جان اور نیکمرد معلوم کر تو

ور ندانی که در نهانش چیست ٭ محتسب را درون خانه چه کار حکایت درویشی را

جو نجانے تو کہ اُسکے دلمین کیا ہی ڈھنڈورے کے تئین بیچ گھر کے کیا کام ایک فقیر کے تئین

دیدم که سر بر آستان کعبه میمالید و مینالید که یا غفور و یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول

دیکھا مین نے کہ سر اوپر چوکھٹ کعبہ کے ملتا تھا اور روتا تھا کہ اے گناہ بخشنے والے اور رحم کرنے والے تو جانتا ہی کہ ظالم اور جاہل سے

چه آید قطعه عذر تقصیر خدمت آورده ام ٭ که ندارم بطاعت استظهار ٭ عاصیان

کیا آوے بہانا تقصیر خدمت کا لایا ہون کہ نہین رکھتا ہون ساتھ بندگی کے پشتی گنہگار

از گناه توبه کنند ٭ عارفان از عبادت استغفار ٭ عابدان جزای طاعت خواهند

گناہ سے توبہ کرتے ہین عارف بندگی سے استغفار کرتے ہین عابد بدلا بندگی کا چاہتا ہین

و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت بدریوزه آمده ام

اور سوداگر مول پونجی کا مین بندہ امید لایا ہون مین نہ بندگی لیکر گداگری کے آیا ہون مین

نه تجارت اصنع بی ما انت اهله بیت گر کشی ور جرم بخشی روی

نہ ساتھ سوداگری کے کر تو ساتھ ہمارے وہ چیز کہ لائق اُسکے ہی تو جو مارے تو اور گناہ بخشے تو منہ

و سر بر آستانم ٭ بنده را فرمان نباشد هر چه فرمائی برآنم قطعه بر در کعبه سائلی دیدم

اور سر اوپر چوکھٹ کے ہی بندے کو حکم نہیں جو کچھ فرماوے تو اوپر اُسکے ہون مین دروازہ کعبہ پر ایک سائل دیکھا مین نے

که همیگفت و میگریستی خوش ٭ من نگویم که طاعتم بپذیر ٭ قلم عفو بر جرائمم کش قطعه

کہ کہتا تھا اور روتا تھا خوش نہین کہتا ہون مین کہ بندگی میری قبول کر قلم بخشش کا میرے گناہون پر کھینچ تو

خلقؔ در ملک خدا از همه جنسی باشد + صالحان خورده مگیرید که ما رندانیم + هر کسے

خلق بیچ ملک خدا کے سب جنس سے ہوتے ہین اے نیک بختو عیب نکرو تم کہ ہم رند ہین ہم   ہر کسی

را عملی هست و امیدی دارد + ما گدائیم درین ملک نه بازرگانیم **حکایت**

کے تئین ایک کام ہی اور امید رکھتا ہی + ہم فقیر ہین اس ملک مین نہ سوداگر ہین ہم

عبد القادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حصا نهاده بود و می گفت

عبد القادر گیلانی کو دیکھا رحمت ہو جیو خدا کی اُنپر خانۂ کعبہ مین منہ سنگ ریزے پر رکھا تھا   اور کہتے تھے

ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا در قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان

اے صاحب بخشش کر تو اور اگر لائق عذاب کے ہون مجکو قیامت مین اندھا اٹھا تو تا گے نیکون کے

شرمسار نباشم **قطعه** روی بر خاک عجز میگویم + هر سحرگه که یاد می آید + اے که

شرمندہ نہون مین   منہ اوپر خاک عاجزی کے کہتا ہون + ہر صبح کے وقت کہ یاد آتی ہے اے مین

هرگز فرامشت نکنم + هیچت از بنده یاد می آید **حکایت** دزدی بخانهٔ پارسائے

ہرگز فراموش تجکو نہ کرون + کچہ تجکو بندے سے یاد آتی ہے   ایک چور ایک فقیر کے گھر مین

درآمد چندانکه طلب کرد چیزے نیافت دلتنگ شد پارسا خبر شد گلیمی که بران خفته

آیا   جتنا کہ طلب کیا   کچہ نہ پایا   دلتنگ ہوا فقیر کے تئین خبر ہوئی وہ کملی کہ اوپر اسکے سوتا

بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود **قطعه** شنیدم که مردان راه خدا + دل

تھا بیچ راہ چور کے ڈالی تا کہ بے نصیب نجاے   سنا مین نے کہ مردان راہ خدا نے   دل

دشمنان را نکردند تنگ + ترا کی میسر شود این مقام + که با دوستانت خلافست و جنگ

دشمنون کا نہ کیا تنگ   تجکو کب میسر ہو یہ مقام + کہ ساتھ دوستون کے تجکو خلاف ہی اور لڑائی

مودت اهل صفا چه در روی و چه در قفا نه چنان کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند **فرد**

دوستی اہل صفا کی برابر ہی آگے اور پیچھے نہ ایسی کہ پیچھے تیرے عیب پکڑین اور آگے تیرے قربان جاوین

در برابر چو گوسفند سلیم + در قفا همچو گرگ مردم خوار **فرد** هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد +

بیچ برابر کے مانند دنبے بردبار کے + پیچہ مانند بھیڑیے آدمی کھانیوالے کے + جو کوئی کہ عیب اورونکا آگے تیرے لایا اور گنا

[illegible] ان فقیر و درویش [illegible] سلہ [illegible] سلہ ای طالب بجز [illegible] سلہ [illegible] سلہ [illegible] بیکایت بیان [illegible] صفا [illegible] نیک [illegible] پشت [illegible]

بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد **حکایت** تنی چند از روندگان متفق

بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاوے گا ۔ تن کتنے سالکوں سے اتفاق کریوا ہے

در سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم

بیچ سیر کے تھے اور شریک رنج اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرو نہین موافقت کی کہا مین نے یہ بخشش

اخلاق بزرگان بدیع است روی از مصاحبت درویشان گردانیدن و فائده دریغ داشتن که من

اور خلق بزرگوں سے نادر ہی منہ صحبت دار سے فقیروں کی پھیرنا اور فائدہ افسوس رکھنا کسواسطے کہ مین

در نفس خویش اینقدر قوت و سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار

بیچ ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہوں مین کہ بیچ خدمت مردوں کے یار شوخ ہوں نہ بوجھ

خاطر **شعر** اِن لَم اَکُن رَاکِبَ المَوَاشِی + اَسعیٰ لَکُم حَامِلَ الغَوَاشِی یکی از آن میان

خاطر کا ۔ اگرچہ نہین ہوں مین سوار ہونیوالا چارپایوں کا تو دوڑونگا مین واسطے تمہارے حالانکہ اٹھانیوالا زین پوشونکا ہون ایک نے

گفت ازین سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان

کہا اس سخن سے کہ سنا تو نے دلتنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنوں کے ایک چور فقیروں کی صورت

برآمده بود و خود را در سلک صحبت ما منتظم کرده **شعر** چه دانند مردم که در جامه کیست + نویسنده

بنا تھا اور اپنے تئین بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرو دیا کیا جانتے ہیں آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا

داند که در نامه چیست + از آنجا که سلامت حال درویشانست گمان فضولش نبردند و بیاری

جانتا ہے کہ بیچ نامہ کے کیا ہے + بسبب اسکے کہ سلامت حال فقیروں کا ہے گمان زیادہ گوئی اسکی کا نہ لیگئے اور ساتھ یاری کے

قبولش کردند **مثنوی** صورت حال عارفان دلقست + اینقدر بس چو روی در خلقست

قبول اسکو کیا ظاہر حال عارفوں کا گدڑی ہے اتنا ہی کافی ہے کہ منہ بیچ خلق کے ہے

در عمل کوش هرچه خواهی پوش . تاج بر سر نه و علم بر دوش . ترک دنیا و شهوتست

بیچ عمل نیک کے کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کے چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہے

و هوس . پارسائی نه ترک جامه و بس + در قزاگند مرد باید بود + بر مخنث سلاح جنگ چه سود +

اور حرص کا پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہے اور فقط بیچ جلنے کے مرد چاہیے ہونا اوپر مخنث کے ہتیار لڑائی کے کیا فائدہ

روزی تا بشب رفته بودیم و شبانگہ پاے حصاری خفتہ کہ دزدے بے توفیق ابریقِ رفیق
ایک روز دن رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کیوقت نیچے ایک قلعے کے سوئے کہ چور بے توفیق نے چھاگل یار کی
برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت میرفت فرد پارسا بین کہ خرقہ در برکرد
اٹھائی کہ واسطے جا ضرور پھرنیکے جاتا ہون اور واسطے لوٹنے کے جاتا تھا فقیر کو دیکھ کہ گدڑی بیچ بغل کے کی
جامۂ کعبہ را جل خر کرد + چندانکہ از نظر درویشان غائب شد برجی برفت و درجی بدزدید
جامۂ کعبہ کے تئین جھول گدھے کی یہانتک کہ نظر سے فقیرونکی غائب ہوا بیچ ایک کوٹھی کے گیا اور ایک ڈبہ چرایا
تا روز روشن شد آن تاریک رو مبلغی راہ رفتہ بود و رفیقان بیگناہ خفتہ بامدادان ہمہ را
تو روز روشن ہوا وہ اندھیاری کا چلنے والا ایک تھوڑی راہ گیا تھا اور یار بیگناہ سوتے صبحدم سب کے تئین
بقلعہ درآوردند و بزدند و در زندان کردند از آن تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت
بیچ قلعے کے لائے اور مارا اور بیچ قیدخانے کے کیا اُس تاریخ سے چھوڑنا صحبت کا کیا ہمنے اور راہ گوشہ نشینی کی
گرفتیم قطعہ چو از قومی یکی بیدانشی کرد • نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را • نمی بینی کہ گاوی
پکڑی ہم نے جو ایک قوم سے ایک نے نادانی کی • نہ چھوٹے کے تئین مرتبہ رہتا ہے نہ بڑے کے تئین نہین دیکھتا ہے تو کہ ایک بیل
در علف زار • بیالاید ہمہ گاوان دہ را • گفتم سپاس و منت خدا را عزوجل کہ از
بیچ سبزہ چرنے کے آلودہ کرے تمام بیلون گانو کے تئین • کہا مین نے شکر اور احسان خدا کو کہ غالب اور بزرگ ہے کہ
فوائد درویشان محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت کہ
فائدونسے فقیرونکے بے نصیب نرہا مین اگرچہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑا مین ساتھ اس بات کے کہ
گفتی مستفید گشتم و امثال مرا ہمہ عمر این نصیحت بکار آید مثنوی بیک ناتراشیدہ
کہا تو نے فائدہ مند ہوا مین اور مجھ ایسے لوگونکے تئین تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کے آوے ساتھ ایک احمق کے
در مجلسے • برنجد دل ہوشمندان بسے • اگر برکۂ پرکنند از گلاب • سگے در وی
بیچ ایک مجلس کے • رنجیدہ ہووے دل ہوشمندون کا بہت جو ایک حوض بھرین گلاب سے ایک کتا بیچ اُسکے
افتد کند منجلاب حکایت زاہدے مہمان بادشاہے بود چون بہ طعام
پڑے کرے ناپاک ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا واسطے کھانے کے

بنشستند کمتر ازان خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازان

بیٹھے تھوڑا اُس سے کھایا کہ ارادہ اُسکا تھا جو واسطے نماز کے اُٹھے زیادہ اُس سے

کرد که عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند فرد ترسم نرسی بکعبه

کی کہ عادت اُسکی تھی اسواسطے کہ گمان نیکی کا اُسکے حق مین زیادہ کرین ڈرتا ہون کہ نہ پہونچیگا تو بیچ کعبہ کے

ای اعرابی کین ره که تو میروی بترکستانست • چون بمقام خود آمد سفره خواست

اے اعرابی کسواسطے کہ یہ راہ کہ جاتا ہی تو طرف ترکستان کے ہی تو اپنے مقام پر آیا دسترخوان چاہا

تا تناول کند پسرے داشت صاحب فراست گفت ای پدر در مجلس سلطان طعام

تا کھاوے کہ تھوڑا سا کھاوے ایک لڑکا رکھتا تھا صاحب عقل کہا اے باپ بیچ مجلس بادشاہ کے کھانا

نخوردی گفت در نظر ایشان چیزے نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که

نہ کھایا تونے کہا بیچ نظر اُنھون کے کچھ نہ کھایا مین نے کہ بیچ کام کے آوے کہا کہ نماز کے تئین پھر پڑھ کہ

چیزے نکردی که بکار آید قطعه ای هنرها نهاده بر کف دست • عیبها برگرفته زیر بغل

ایک چیز نہین کی تونے کہ بیچ کام کے آوے اے ہنرون کو رکھا اوپر ہتیلی ہاتھ کے عیبون کو پکڑا نیچے بغل کے

تا چه خواهی خریدن ای مغرور • روز درماندگی بسیم دغل • حکایت یاد دارم که در ایام

تو کیا چاہتا ہی تو مول لینا اے مغرور روز عاجزی کے ساتھ روپے کھوٹے کے یاد رکھتا ہون مین کہ بیچ دنون

طفولیت متعبد بودم و شبخیز و مولع زهد و پرهیز تا شبی در خدمت پدر رحمة الله علیه

لڑکپن کے عبادت کرنیوالا تھا مین اور رات کو اُٹھنے والا اور حریص زہد و پرہیزگاری کا تو ایک رات باپ کی خدمت مین رحمت ہووے اللہ کی اوپر اُسکے

نشسته بودم و همه شب دیده برهم نبسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته طائفه گرد ما خفته

بیٹھا تھا مین اور تمام رات دیدہ آپس مین نہ بند کیے اور کتاب عزیز اوپر گود کے لیے ہو ایک گروہ گرد ہمارے سوتے ہوئے

پدر را گفتم ازین جماعت یکی سر برنمیدارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده اند

باپ کے تئین کہا مین نے اس گروہ سے ایک سر نہین اُٹھاتا ہی کہ دو رکعت نماز ادا کرے ایسے خواب غفلت لے گئی ہی

که تو گوئی که نخفته اند بلکه مرده اند گفت جان پدر اگر تو نیز بخفتی از آن به که در پوستین خلق

کہ تو کہے تو نہین سوئے ہین بلکہ مرے ہین کہا اے جان باپ کے اگر تو بھی سوتا اُس سے بہتر کہ بیچ عیب خلق کے

انتی قطعہ نہ بیند مدعی جز خویشتن را • کہ دارد پردۂ پندار در پیش • گرت چشم خدا بینی

پڑھتا نہین دیکھتا ہو مدعی سوا اپنے کے • کہ رکھتا ہی پردہ گمان اور خود بینی کا آگے اگر تجکو انکھ خدا دیکھنی

بخشند • نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش **حکایت** یکی را از بزرگان بمحفلی اندر ہمی ستودند

بخشین نہ دیکھے تو عاجز زیادہ اپنے سے کسی کو + ایک کو بزرگون سے ایک مجلس مین تعریف کرتے تھے

و در اوصاف جمیلش مبالغت ہمیکردند سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دانم **شعر**

اور بیچ صفتون خوبی اسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اٹھایا اور کہا مین وہ ہون کہ مین جانو نہین

کفیت اذی یا من تعد محاسنی • علانیتی ہذا ولم تدر باطنی

کفایت کیا گیا ہو تو ایذا سے تئین اے وہ شخص کہ گنتا ہی تو میری نیکیون کو ظاہر میرا یہی اور نہ دریافت کیا تو نے باطن میرا

قطعہ شخصم بچشم عالمیان خوب منظر است • وز خبث باطنم سر خجلت نہادہ بیش

ذات میری بیچ آنکھ خلق کے خوب جلوہ نظر ہی اور بدی سے باطن کی ہو نین سر شرمندگی کا رکھے ہو آگے

طاؤس را بنقش و نگاری کہ ہست خلق • تحسین کنند و او خجل از زشت پای خویش

طاؤس کے تئین کہ ساتھ نقش اور نقش کے ہی پیدائش لوگ تعریف کرتے ہین وہ شرمندہ پانون برے اپنے سے

حکایت یکے از صلحاے لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات او

ایک صالحون کو لبنان سے کہ بزرگی اسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات اسکی

مشہور بجانب دمشق در آمد بر کنار برکہ کلاسہ طہارت ہمیساخت پایش بلغزید

مشہور طرف دمشق کے آیا اوپر کنارے حوض کلاسہ کے وضو کرتا تھا پانون اسکا کانپا

و بحوض در افتاد و بمشقت بسیار از آن جاگہ خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور حوض مین گرا اور ساتھ محنت بہت کے اس جگہ سے رہائی پائی جو نماز سے فارغ ہوے

یکی از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست اگر اجازت پرسیدنست گفت آنچیست گفت

ایک نے سب یارون سے کہا مجکو ایک مشکل ہی جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہی کہا

یاد دارم کہ شیخ بر روی دریای مغرب رفت و قدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ درین

یاد رکھتا ہون مین کہ شیخ اوپر کنارے دریاے مغرب کے گیا اور قدم اسکا نہ بھیگا آج کے دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس

قامتی آب از ہلاک تیزی نماند شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تامل بسیار
قد پانی کے مرنے سے کچھ نہ رہا شیخ اس فکر مین ایک ساعت نیچے گیا یعنی فکر بہت کے
سر برآورد و گفت نشنیده که سید عالم صلی الله علیه وسلم گفت لِی مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا
سر اُٹھایا اور کہا نہین سُنا ہی تو نے کہ سید عالم نے درود اللہ کا اوپر انکے ورسلام کہا واسطے میرے ساتھ خدا کے ایک وقت ہے
یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ و نگفت علی الدوام وقتی چنین بودی
کہ گنجایش نہین کرتا ہی میرے بیچ اُس وقت کے فرشتہ مقرب اور نہ نبی بھیجا گیا اور نہ کہا اوپر ہمیشگی ایک وقت ایسا ہوتا
که بجبرئیل و میکائیل نپرداختی دیگر وقت با حفصه رض و زینب رض درساختے
کہ ساتھ جبرئیل اور میکائیل کے نہ مشغول ہوتے اور دوسرے وقت ساتھ حفصہ اور زینب کے موافقت کرتے
مُشَاهَدَةُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ مینماید و می رباید فرد دیدار مینمائے
دیکھنا بزرگون اور نیکون کا درمیان روشنی اور پوشیدگی کی ہے دکھاتے ہین اور چھیاتے ہین دیدار دکھلاتا ہے تو
و پرہیز میکنی بازار خویش و آتش ما تیز میکنی قطعه اُشَاهِدُ مَنْ اَهْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَةٍ
اور پرہیز کرتا ہی تو بازار اپنی اور آگ ہماری تیز کرتا ہی تو دیکھتا ہون مین اُس شخص کے تئین یا دوست رکھتا ہون بغیر وسیلہ کے
فَیَلْحَقُنِیْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّةٍ لِذَاكَ تَرَانِیْ
پس لاحق ہوتا ہی مجھکو ایک حال کہ گم کرتا ہون راہ کے تئین روشن کرتا ہی آگ جلتی کو پس فرو بٹھلاتا ہی ساتھ چھینٹے کے اسکے تو دیکھتا ہی مجھکو
مُحْرَقًا وَغَرِیْقًا مثنوی یکی پرسید زان گم کرده فرزند که ای روشن گهر پیر خردمند
جلا ہوا اور ڈوبا ہوا ایک نے پوچھا اُس گم کیے ہوئے لڑکے کے سے کہ اے روشن ذات بڈھے عقلمند
ز مصرش بوی پیراهن شنیدی چرا در چاه کنعانش ندیدی بگفت احوال ما
مصر سے اُسکے بو پیراہن کی سونگھی تو نے کیون بیچ کنوئین کنعان کے اُسکو نہ دیکھا تو نے کہا احوال ہمارا
برق جهانست دمی پیدا و دیگر دم نهانست گهی بر طارم اعلی نشینم گهی بر پشت
بجلی چمکنے والی ہی ایک دم ظاہر اور دوسرے دم چھپا ہی کبھی اوپر بنگلے برتر کے بیٹھتا ہون کبھی اوپر پیٹھ
پای خود نه بینم اگر درویش بر حالی بماندی سر دست از دو عالم بر فشاندی حکایت
پانون اپنی کے نہین دیکھتا ہون مین اگر فقیر ایک حال پر رہتا سر ہاتھ دونون عالم سے جھاڑتا

در جامع بعلبک وقتی کلمه همی گفتم بطریق وعظ با جماعتی افسرده دل مرده راه از
مسجد بعلبک مین ایک کلمہ کہتا تھا مین ساتھ راہ نصیحت کے ایک گروہ کملائے ہوئے اور دل مردہ سے راہ
عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم در نمیگیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم
عالم صورت سے بیچ عالم معنی نہ لیگئے تھے دیکھا مین کہ دم میرا اثر نہین کرتا اور آگ میری بیچ لکڑی گیلی کے اثر نہین کرتی ہی افسوس آیا مجکو
تربیت ستوران و آینه در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسله سخن دراز در معنی
تربیت حیوانون کو اور آئینہ بیچ محلہ اندھون کے لیکن دروازہ بات کا کھلا تھا اور زنجیر بات کی دراز بیچ معنی
این آیه که وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائی رسانیده که میگفتم
اس آیت کے کہ ہم نزدیک زیادہ ہون طرف اسکے رگ گردن سے بات اس جگہ پہونچائی رکھتا تھا مین
قطعه دوست نزدیکتر از من بمنست ٭ وین عجب تر که من ازوی دورم ٭ چکنم با که
دوست نزدیک زیادہ مجھسے طرف میری ہی اور یہ تعجب زیادہ کہ مین اس سے دور ہون کیا کرون مین ساتھ کے
توان گفت که او ٭ در کنار من و من مهجورم ٭ من از شراب این سخن مست بودم
سکیے کہنا کہ وہ بیچ گود میری کے اور مین اسے جدا ہون مین اس بات کی شراب سے مست تھا مین
و فضاله قدح در دست که رونده بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد نعره بزد که دیگران
اور بچ رہا ہوا پیالہ کا بیچ ہاتھ کے کہ یکایک ایک سالک نے اوپر کنار مجلس کے گذر کیا اور دور آخری بیچ اسکے اثر کیا نعرہ مارا کہ دوسرے
بموافقت وی در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران
ساتھ موافقت اسکی کے بیچ شور کے آئے اور مجلس کے بیچ جوش کے کہا مین پاک ہی اللہ دور والے
باخبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور قطعه فهم سخن چون نکند مستمع ٭ قوت طبع
باخبر بیچ حضور کے اور نزدیک اندھے دور بوجھنا سخن کا جو نکرے سننے والا قوت طبیعت
از متکلم مجوی ٭ فسحت میدان ارادت بیار ٭ تا بزند مرد سخنگوی گوی حکایت شبی
کلام کرنیوالے سے مت ڈھونڈھ کشادگی میدان خواہش کی لا تو ٭ تو مارے مرد بات کا کہنے والا ایک رات
در بیابان مکه از بیخوابی پای رفتنم نماند سر بنهادم و شتربان را گفتم دست از من بدار قطعه پای
بیچ جنگل مکہ کے بیخوابی سے پاؤن چلنے میرے سے تھکے سر رکھا مین نے اور شتربان کو کہا مین نے ہاتھ مجھسے اٹھا او

پای مسکین پیاده چند رود ٭ کز تحمل ستوه شد بختی ٭ تا شود جسم فربهی لاغر ٭ لاغری مرده
یا تو ن غریب پیادے کا کب تک چلے کہ بار برداری سے عاجز ہوا اونٹ جب تک ہووے جسم ایک فربہ کا دبلا ایک دبلا مرا
باشد از سختی ٭ گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی
ہووے سختی سے کہا ہے بھائی کعبہ آگے ہے اور چور تیرے پیچھے ہے اگر گیا تو لے گیا اور جو سویا تو مرا
و شنیده که گفته اند بیت خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت ٭ شب رحیل
اور نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے خوش ہے نیچے ببول کے بیچ راہ جنگل کے سونا رات کوچ کی
ولی ترک جان بباید گفت حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ
و لیکن چھوڑنا جان کا سکیے کہنا ایک خیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کے کہ زخم چیتے کا
داشت و بهیچ دارو به نمیشد مدتها در آن رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام
رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اس کے رنجور تھا اور شکر خدا غالب اور بزرگ کا ہمیشہ
گفتی پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی قطعه
کہتا تھا پوچھا اسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اسکا بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں میں نہ بیچ گناہ کے
اگرم زار بکشتن دهد آن یار عزیز ٭ تا نگوئی که در آندم غم جانم باشد ٭ گویم از بنده مسکین
اگر مجھ لاغر کو حکم واسطے مارنیکے دیوے وہ یار عزیز ہرگز نہ کہیو کہ اسوقت غم جان کا مجکو ہووے کہوں میں بندہ غریب سے
چه گنه صادر شد ٭ که دل آزرده شد از من غم آنم باشد ٭ بلی مردان خدا مصیبت را
کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجسے غم اسکا مجکو ہووے سچ ہے مردان خدا مصیبت کو
بر معصیت اختیار کنند نه بینی که یوسف صدیق در آنحالت چه گفت قال رب
اوپر گناہ کے اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھتا ہے تو کہ یوسف صدیق نے اس حالت میں کیا کہا یوسف نے اے رب
السجن احب الی مما یدعوننی الیه حکایت درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از
قیدخانہ دوست تر ہے طرف میرے اس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں وہ عورتیں ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی
خانه یاری بدزدید و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش را ببرید صاحب گلیم شفاعت
ایک دوست کے گھر سے چرائی اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اسکا کاٹو صاحب کملی نے سفارش کی

کرد که من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچه فرمودی
کہا کہ مین نے اسکو چھوڑ دیا کہا یعنی بادشاہ نے ساتھ شفاعت تیری کے سزا شرع کی نہ چھوڑونگا مین کہا جو کچھ فرمایا تو نے
راستست و لیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید که
سچ ہے و لیکن جو کوئی مال خیرات سے ایک چیز چرائی کاٹنا اسکا لازم نہ آوے فقیر نہین ملک رکھتا ہے
هر چه درویشان راست وقف محتاجانست حاکم از وی دست بداشت و ملامت
جو کچھ فقیروں کے تئین ہے سو معاف ہے محتاجوں کا ہے حاکم نے ہاتھ اُس سے اُٹھایا اور ملامت
کردن گرفت که جهان بر تو تنگ آمده بود که دزدی نکردی الا از خانه چنین یاری
کرتا پکڑا کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گھر سے اپنے یار کے
گفت ای خداوند نشنیده که گفته اند خانه دوستان بروب و در دشمنان مکوب
کہا اے صاحب نہ سنا ہے تو نے کہ کہا ہے گھر دوستوں کا جھاڑ اور دروازہ دشمنوں کا مت ٹھوک
شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده + دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین +
جو بیچ سختی کے رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے دشمنوں کو خاطر مین مت لا اور دوستوں سے جو کچھ پاسکے
حکایت یکی از پادشاهان پارسائی را دید گفت هیچت از ما یاد می آید
ایک نے بادشاہوں سے ایک فقیر کو دیکھا کہا کسی وقت تجکو ہم سے یاد آتا ہے
گفت بلی وقتیکه خدا را فراموش میکنم فرد هر سو دود آن کس ز در خویش بر آند +
کہا ہاں جس وقت کہ خدا کو بھلاتا ہوں مین ہر طرف دوڑتا ہے وہ کہ اسکو در وازے اپنے سے نکالدیتا ہے
وانرا که بخواند بدر کس ندواند حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاهی
اور اسکو کہ بلاتا ہے طرف دروازے کسی کے نہین دوڑاتا ہے ایک نے نیکبختون سے بیچ خواب کے دیکھا ایک بادشاہ
در بهشت و پارسائی را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات
کو بہشت مین اور ایک پرہیزگار کو دوزخ مین پوچھا کہ سبب درجوں اسکے کا کیا ہے اور سبب فروتری
آن چه که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این بادشاه بارادت درویشان در بهشتست
اسکی کا کیا کہ آدمی برخلاف اسکے جانتے ہیں آواز آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ اعتقاد فقیروں کے بہشت مین ہے

واین پارسا بتقرب پادشاهان در دوزخ قطعه دلق تت بچکار آید و تسبیح و مرقع

اور یہ فقیر بسبب قربت کرنے بادشاہوں کے بیچ دوزخ کے گدڑی تیری کس کام میں آوے اور تسبیح اور گدڑی

خود را ز عملهای نکوهیده بری دار + حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست + درویش

اپنے تئیں کاموں برے سے پاک رکھ حاجت ساتھ ٹوپی برکی کے رکھنا تجکو نہیں ہے فقیر کے

صفت باش و کلاه تتری دار حکایت پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از

مانند رہ اور ٹوپی تاتاری رکھ تو ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتھ قافلہ حجاز کے

کوفه بدر آمد و همراه ما شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت

کوفہ سے باہر آیا اور ہمراہ ہمارے ہوا نظر کی میں نے اور زاد راہ نہ رکھتا تھا خوش رفتار جاتا تھا اور کہتا تھا

قطعه نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم + نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم +

نہ اوپر اونٹ کے سوار ہوں نہ مانند اونٹ نیچے بوجھ کے ہوں نہیں نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہوں

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسی میزنم آسوده و عمری میگذارم + اشتر سواری

غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہیں رکھتا ہوں ایک دم مارتا ہوں آسودہ اور ایک عمر اوقات کرتا ہوں ایک اشتر سوار نے

گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد

اسکو کہا اے فقیر کہاں جاتا ہی تو پھر کہ ساتھ سختی کے مرے تو نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا

و برفت چون بنخله محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فرود آمد و

اور گیا جو بیچ گانوں کھجور کے پہونچے ہم دولتمند کے تئیں موت آگے پہونچی فقیر اوپر سرہانے اسکے کے نیچے

گفت ع ما بسختی نمردیم و تو بر بختی بمردی بیت شخصی همه شب بر سر بیمار گریست +

اور کہا ہم ساتھ سختی کے نہ مرے ہم اور تو اوپر اونٹ کے مرا ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست قطعه ای بسا اسپ تیزرو که بماند + که خر لنگ

جو دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا اے بہت گھوڑے تیز چلنے والے کہ رہ گئے گدھا لنگڑا

جان بمنزل برد + بسکه در خاک تندرستانرا + دفن کردیم و زخم خورده نمرد +

جان بیچ منزل کے لیگیا بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کو دفن کیا ہم نے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا

حکایت عابدی را پادشاہی طلب کرد اندیشید کہ داروی بخورم تا ضعیف شوم
ایک عابد کے تئیں ایک بادشاہ نے بلوایا سوچا کہ ایک دوا کھاؤں میں تو ناتوان ہوؤں میں
تا مگر اعتقادی کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد
تو مگر ایک اعتقاد کہ میرے حق میں رکھتا ہے زیادہ کرے نقل کرتے ہیں کہ وہ قتل کرنیوالی تھی کھائی اور موا
قطعہ آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز + پوست بر پوست بود ہمچو پیاز + پارسایان
وہ شخص کہ مانند پستہ کے دیکھا میں نے اسکو تمام مغز پوست اوپر پوست کے تھا مانند پیاز کے فقیر
روی در مخلوق + پشت بر قبلہ میکنند نماز + فرد چون بندہ خدای خویش خواند
منہ بیچ خلق کے بیٹھ اوپر قبلے کے کرتے ہیں نماز جو بندہ خدا اپنے کو پڑھے
باید کہ بجز خدا نداند حکایت کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس
چاہیے کہ سوا خدا کے نجانے ایک قافلہ کو بیچ زمین یونان کے مارا اور نعمت بہت
بردند بازرگانان گریہ وزاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت آوردند فائدہ نبود
لے گئے سوداگروں نے رونا اور زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو واسطے بخشانیکے لائے فائدہ نکیا
شعر چو پیروز شد دزد تیرہ روان + چہ غم دارد از گریۂ کاروان لقمان حکیم اندر
جو فتحمند ہوا چور تیرہ باطن کیا غم رکھے رونے سے قافلہ کے لقمان حکیم بیچ اوس
کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان اینان را مگر نصیحتی کنی و موعظتی گوئی تا شد
قافلہ کے تھا ایک نے کہا اسکو قافلہ والوں سے انکے تئیں مگر ایک نصیحت کرے اور نصیحت کہے تو شاید
کہ برخی از مال ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندین نعمت کہ ضایع شود گفت دریغ کلمہ
تھوڑا سا مال ہمارے ہاتھ رکھیں کسواسطے افسوس ہووے اتنی نعمت کہ تباہ ہووے کہا افسوس کلمہ
حکمت باشد با ایشان گفتن قطعہ آہنی را کہ موریانہ بخورد + نتوان برد ازو بصیقل زنگ
حکمت ہووے ساتھ انکے کہنا اوس لوہے کو کہ زنگ دیمک نے کھایا نسکیے لیجانا اوس سے ساتھ صیقل کے زنگ
با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ + نرود میخ آہنی در سنگ قطعہ بروزگار سلامت شکستگان
ساتھ سیاہ دل کے کیا فائدہ کہنا نصیحت نجاوے میخ لوہے کی بیچ پتھر کے بیچ روزگار سلامتی ٹوٹے ہوؤں کو

در یاب + که خبر خاطر مسکین بلا بگرداند + چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزی
پہچان تو کہ جوڑنا غریب بے دل کا بلا کو پھیرتا ہے جو سوال کرنے والا تجھسے ساتھ رونیکے طلب کرے کچھ
بده وگرنه ستمگر بزور بستاند حکایت چندانکه مرا شیخ ابو الفرح بن جوزی
دے وگرنہ ظالم ساتھ زور کے لیوے گا   جسقدر کہ مجکو شیخ ابو الفرح بزرگ بیٹا جوزی کا
رحمة الله علیه بترک سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردی عنفوان شبابم
رحمت خدا کی اوپر اسکے واسطے چھوڑنے راگ کے فرماتا اور واسطے تنہا اور گوشہ بیٹھنے کے اشارہ کرتے جوانی میری
غالب آمدی و هوا و هوس طالب تا چار بخلاف رای مربی قدمی چند برفتمی و از سماع
غالب آتی اور حرص خواہش کرنے والی خواہ مخواہ برخلاف عقل تربیت کرنے والے کے قدم کتنے چلتا تھا میں اور راگ
و مخالطت حظی برگرفتمی و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی فرد قاضی ار با ما نشیند
در بیٹھنے سے لطف اٹھاتا تھا میں اور جو نصیحت شیخ کی مجکو یاد آتی کہتا میں بیت   قاضی اگر ساتھ ہمارے بیٹھے
برفشاند دست را + محتسب گر می خورد معذور دارد مست را + تا شبی بمجمع قومی رسیدم که در آن میان
جھاڑ بیٹھے ہاتھ کو   محتسب اگر شراب پیے معذور رکھے مست کو + تو ایک رات کو بیچ جماعت ایک قوم کے پہونچا میں اور اس میں
مطربی دیدم بیت گوئی رگ جان میگسلد زخمه ناسازش + ناخوشتر از آوازه مرگ پدر
ایک گویے کو دیکھا میں نے + کہے تو رگ جان کی توڑتا ہے زخمہ ناموافق اسکا   ناخوش زیادہ آواز موت باپکے سے
آوازش + گاهی انگشت حریفان از او در گوش و گهی بر لب که خاموش نهادی الی
آواز اسکی   کبھی انگلی مجلس والوں کی اس سے بیچ کان کے اور کبھی اوپر ہونٹھ کے کہ چپ اٹھنے والا ہوں میں اسطرف
صوت الاغانی صیبة + وانت مغنی ان سکت تطیب + نه بیند کسی در
آواز راگ گانیوالونکے آواز سے خوشی کے اور تو گانے والا ہے کہ اگر چپ ہے تو خوش ہوں ہم نہ دیکھے کوئی بیچ
سماعت خوشی + مگر وقت رفتن که دم در کشی مثنوی چون باواز آمد آن بربط سرای
راگ سننے کے خوشی   مگر وقت جانے کے کہ چپ رہے تو   جو بیچ آواز کے آیا وہ بربط کا بجانیوالا
کدخدا را گفتم از بهر خدای + زیبقم در گوش کن تا نشنوم + یا درم بگشای تا بیرون روم
صاحب خانہ کے تئیں کہا میں نے واسطے خدا کے پارا میرے کان میں کر تو نہ سنوں میں یا دروازہ کھول تو تو باہر جاؤں میں

[illegible marginal notes] ... شمس الدین ... جنبلی ... تعدیل ... الا بالا ... و تشیع ... [illegible] ... غلام ... محمد حامد علی ...

فی الجملہ پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی بچند محنت بروز آوردم قطعہ مؤذن بانگ

حاصل کلام پاس خاطر یاروں کے تئین موافقت کی مین نے اور ایک رات بیچ کتنی ایک محنت کے بیچ دن کے لایا مین مؤذن نے اذان

بی هنگام برداشت + نمیداند کہ چند از شب گذشتست + درازی شب از مژگان من پرس

بے وقت اٹھائی نہین جانتا ہے کہ کتنی رات سے گذری ہے درازی رات کی میری پلکون سے پوچھ تو

کہ یکدم خواب در چشمم نگشتست + بامدادان بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بکشادم

کہ ایک ساعت خواب میری آنکھون نہین ہوا ہے صبحدم ساتھ حکم تبرک کے ایک دستار بھی سر سے اور ایک دینار کمر سے

و پیش مغنی نہادم و در کنار گرفتم و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی خلاف عادت

کھولا مین نے اور آگے گوینے کے رکھا مین نے اور گود مین لیا مین نے اور بہت شکر کیا مین نے یارون نے خواہش میری اسکے حق مین خلاف عادت

دیدند و بر خفت عقلم نہفتہ بخندیدند یکی از آن میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز

دیکھی اور اوپر ہلکی عقل میری کے پوشیدہ ہنسے ایک نے اُن وسیان سے زبان طعنے کی دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا

کہ این حرکت مناسب رای خردمندان نکردی خرقہ مشایخ بچنین مطربی دادن کہ ہمہ عمرش

کہ یہ حرکت مناسب عقل داناؤن کے نہ کی تونے اور گودڑی بزرگون کی ایسے گویے کو دیا کہ تمام عمر اسکو

درمی در کف نبودہ است و قراضہ در دف مثنوی مطربی دور ازین خجستہ سرای + کس دو بارش ندیدہ در

ایک درم بیچ ہاتھ کے نہوئی ہے اور ریزہ زر کا بیچ دف کے ایک مطرب دور اس مبارک گھر سے کسو نے دو مرتبہ اسکو

یکجائی + راست چون بانگش از دہن برخاست + خلق را موی بر بدن برخاست + مرغ

نہ دیکھا بیچ ایک جگہ کے سیدھی جو آواز اسکے منھ سے اٹھی خلق کے تئین بال اوپر بدن کے کھڑے ہوے چڑیا

ایوان ہول او بپرید + مغز ما برد و حلق خود بدرید + گفتم زبان تعرض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی

محل کی اسکی دہشت سے بھاگی + مغز ہمارا لیگیا اور حلق اپنا پھاڑا کہا مین نے زبان طعنے کی مصلحت وہ ہے کہ کوتاہ کرے

بحکم آنکہ مرا کرامت این شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا ہمچنین تقرب

ساتھ حکم اسکے کے کہ مجھے کرامت اس شخص کی ظاہر ہوئی کہا مجکو اوپر کیفیت اسکی کے واقف کر تو تو ویسی نزدیکی

نمائیم و بر مطایبت کہ کردم استغفار گفتم بعلت آنکہ شیخ اجلم بارہا ترک سماع فرمودہ است

کرین ہم اور اُس ہنسی پر کہ جو کی مین خدا سے بخشش مانگین کہا مین نے بسبب اسکے کہ میرے بزرگ نے مجکو بارہا سماع چھوڑنیکو کہا ہے

و مواعظ بلیغ گفته و در سمع قبول من نیامده تا امشب که مرا طالع میمون و بخت
اور نصیحتین بہت کین اور بیچ کان قبول میرے کے نہ آئین تو آج کی رات کہ میرے تئین نصیب مبارک اور نصیب
همایون بدین بقعه رهبری کرده بدست این توبه کردم که بقیت زندگانی گرد
مبارک نے بیچ اس جگہ کے راہ دیکھا دیا اور بیچ ہاتھ اس گانیوالے کے راگ سے توبہ کی مین کہ باقی عمر گرد
سماع و مخالطت نگردم قطعه آواز خوش از کام و دهان و لب شیرین * گر نغمه کند
راگ اور اختلاط کرنے کے نہ پھرونگا آواز خوش تالو اور منھ اور لب شیرین سے جو گانا کرے
ور نکند دل بفریبد * ور پرده عشاق و نهاوند و حجاز است * از حنجره مطرب مکروه نزیبد
اور جو نہ کرے دل فریفتہ ہوتا ہی اور جو پردہ عشاق اور نہاوند اور حجاز کا ہی گلے مطرب بد سے اچھی نہین لگتی
حکایت لقمان را گفتند که ادب از که آموختی گفت از بی ادبان هرچه
لقمان کے تئین کہا کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا بے ادبون سے جو کچھ
از ایشان در نظر ناپسند آمد از فعل آن پرهیز کردم قطعه نگویند از سر بازیچه حرفی
انھون سے بیچ نظر کے ناپسند آیا کرنے اسکے سے پرہیز کیا مین نہین کہتے ہین سر کھیل سے ایک بات
کزان پندی نگیرد صاحب هوش * وگر صد باب حکمت پیش نادان * بخوانند آیدش بازیچه در گوش
کہ اس سے ایک نصیحت نہین پکڑتا ہی صاحب ہوش کا اور جو سو باب حکمت کے آگے نادان کے پڑھین آوے اسکے کھیل بیچ کان
حکایت عابدی را حکایت کنند که بشبی ده من طعام بخوردی و تا سحر ختمی بکردی صاحبدلی بشنید
ایک عابد کے تئین نقل کرتے ہین کہ رات کو دس سیر کھاتا اور صبح تک ایک ختم کرتا ایک صاحبدل نے سنا
و گفت اگر نیم نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودی قطعه اندرون از طعام خالی
اور کہا جو آدھی روٹی کھاتا اور سوتا بہت اس سے فاضل زیادہ ہوتا پیٹ کھانے سے خالی
دار * تا درو نور معرفت بینی * تهی از حکمتی بعلت آن * که پری از طعام تا بینی حکایت
رکھ تو بیچ اسکے نور معرفت دیکھے تو خالی حکمت سے ہی تو بسبب اسکے کہ بھرا ہی تو کھانے سے ناک تک
بخشایش الهی گم شده را در مناهی چراغ توفیق فرا راه داشت تا بحلقه اهل تحقیق در آمد
رحمت اللہ نے ایک گم ہوے کے تئین بیچ گناہون کے چراغ مدد کا آگے راہ کے رکھا تو بیچ گروہ صاحب تحقیق کے

بیمن قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاق او بحمائد مبدل گشت دست
ساتھ برکت قدم فقیروں کے اور سچائی ذات انکی کے بُری عادتیں اُسکی بھلائیوں سے بدل گئیں ہاتھ
از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعنان در حق وی ہمچنان دراز کہ بقاعدہ اولست
حرص اور ہوس سے کوتاہ کیا اور زبان طعنہ کرنے والوں کی بیچ حق اُسکے کے اُسیطرح دراز کہ اوپر قاعدہ پہلے کے ہے
و زہد و صلاحش ہمچو ل فرد بعذر توبہ توان رستن از عذاب خدای + ہنوز نمی توان
اور زہد اور نیکی اُسکی بے اعتماد ساتھ عذر اور توبہ کے سکیے چھوٹنا عذاب سے خدا کے + اب تک نہ سکیے
از زبان مردم رست + طاقت جور زبانہا نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت
زبان سے آدمیوں کی چھوٹنا طاقت جور زبان کی نہ لایا اور شکایت آگے پیر طریقت کے لیگیا اور کہا
از زبان مردم برنجم جوابش داد کہ شکر این نعمت چگونہ گزاردی بہتر آنی کہ می پندارندت
زبان سے آدمیوں کی بیچ رنج میں ہوں جواب اُسکو دیا کہ شکر اس نعمت کا کیونکر ادا کیا تو نے کہ بہتر اس سے ہے تو کہ جانتے ہیں تجکو
قطعہ چند گوئی کہ بد اندیش و حسود + عیب گویان من مسکینند + گہ بخون ریختنم
کب تک کہے تو کہ بد سوچنے والے و حسد کرنے والے عیب کہنے والے مجھ غریب کے ہیں کبھی واسطے خون گرانے میرے کے
برخیزند + گہ ببد خواستنم بنشینند + نیک باشی و بدت گوید خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت بینند
اُٹھتے ہیں کبھی واسطے بد چاہنے میرے کے بیٹھتے ہیں نیک ہووے تو اور بد کہے تجکو خلق بہتر کہ بد ہووے تو اور نیک تجکو دیکھیں
لیکن مرا حسن ظن خلائق در حق من بکمالست و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ
لیکن میرے تئیں کہ خوبی گمان خلق کی بیچ حق میرے کے بہت ہے اور میں بیچ نہایت نقصان کے روا ہووے اندیشہ
کردن و تیمار خوردن شعر اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِی + وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِی
کرنا اور غم کھانا تحقیق کہ میں نے چھپائی ہے آنکھوں ہمسایوں سے + اور اللہ جانتا ہے پوشیدہ میرا
وَاِعْلَانِی قطعہ در بستہ بروی خود ز مردم + تا عیب نگسترند ما را + در بستہ چہ سود
اور ظاہر میرا دروازہ بند کیا اپنے منہ پر آدمیوں سے + تو واسطے کہ عیب پھیلاویں ہمارے دروازہ بند کیا کیا نفع
عالم الغیب + دانای نہان و آشکارا + حکایت پیش یکی از مشایخ کبار گلہ کردم
جاننے والا غیب کا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہے آگے ایک شیخوں بزرگ سے گلہ کیا میں نے

که فلان در حق من بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن رباعی

کہ فلانے نے میرے حق مین ساتھ فساد کے گواہی دی ہی کہا ساتھ نیکی کے اسکو شرمندہ کر

تو نیکو روش باش تا بدسگال + بنقص تو گفتن نیابد مجال + چو آهنگ بربط بود مستقیم

تو نیک چال رہ تو بداندیشہ کرنے والا ساتھ نقص تیرے کے کہنے کی طاقت جو آواز بربط کی ہو درست

کے از دست مطرب خورد گوشمال حکایت یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقت

کب ہاتھ گوئیے سے کھاوے گوشمال ایک کے تئین شیخون سے پوچھا کہ اصل بات

تصوف چیست گفت ازین پیش طائفه بودند در جهان بصورت پراگنده و بمعنی

تصوف کی کیا ہی کہا اس سے آگے ایک گروہ تھے بیچ جہان کے ظاہر مین پریشان اور معنے مین

جمع و اکنون خلقی اند بظاهر جمع و بباطن پراگنده قطعه چو هر ساعت از تو بجائی

جمع اور اب ایک خلق ہی ظاہر مین جمع اور ساتھ دل کے پریشان جو ہر ساعت تجھ سے بیچ ایک جگہ کے

رود دل + بتنهائی اندر صفائی نبینی + ورت مال و جاهست و زرع و تجارت

جاوے دل تنہائی مین صفائی نہ دیکھے تو جو تجکو مال اور مرتبہ ہی اور کھیت اور سوداگری

چو دل با خدایست خلوت نشینی حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب

جو دل ساتھ خدا کے ہی خلوت نشین ہی تو یاد رکھتا ہون کہ ایک رات کو بیچ ایک قافلے کے تمام رات

رفته بودم و سحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود سحرگاهان نعره برزد

چلا تھا مین اور صبح کو اوپر کنارے ایک جنگل کے سویا ایک دیوانہ کہ اس سفر مین ساتھ ہمارے تھا صبح کے وقت نعرہ مارا

و راه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چه حالت بود گفت

اور راہ جنگل کی پکڑی اور ایک دم بھر آرام نہ پایا جو دن ہوا کہا مین نے اسکو وہ کیا حالت تھی کہا

بلبلان را دیدم که بنالش در آمده بودند از درخت و کبکان از کوه و غوکان از آب و بهائم

بلبلون کو دیکھا مین نے کہ بیچ نالہ کرنیکے آئی تھین درخت سے اور چکور پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور چارپائے

از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در تسبیح و من در غفلت کجا روا باشد قطعه

جنگل سے اندیشہ کیا مین نے کہ مروت نہو سب بیچ تسبیح کے اور مین بیچ غفلت کے کہان جائز ہووے

دوش مرغی بصبح می نالید + عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش + یکے از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تھی عقل اور صبر میرا لے گئی اور طاقت اور ہوش ایک دوستوں سے

مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش . گفت باور نداشتم کہ ترا + بانگ مرغی چنین

خالص کے تئین شاید آواز میری پہونچی بیچ کان کے کہا اعتبار نرکہا مین نے کہ تیرے تئین آواز ایک چڑیا کی ایسی

کند مدہوش . گفتم این شرط آدمیت نیست . مرغ تسبیح خوان ومن خاموش حکایت

کرے سرگشتہ اور بدمست کہا مین نے یہ شرط آدمیت کی نہین ہی مرغ تسبیح پڑھنے والے اور مین چپ

وقتی در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحبدل ہمراہ ما بودند ہمدم وہمقدم وقتہا زمزمہ

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانون صاحبدل کا ہمراہ ہمارے تھا اور ساتھ سفر کے اکثر وقت خوش آواز

بکردندے وبیتے محققانہ برگفتندے وعارفی در سبیل منکر حال درویشان بود وبیخبر

کرتے اور بیت حقیقت والون کے مانند کہتے اور ایک عارف بیچ راہ کے منکر حال فقیرون سے تھا اور بیخبر

از درد ایشان تا برسیدیم بہ نخیل بنی ہلال کودک سیاہ از حی عرب بدر آمده

درد انکے سے تو پہونچے ہم بیچ باغ کھجور دن ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ عرب سے باہر آیا اور

آوازے بر آورد کہ مرغ از ہوا در آورد وشتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد وعابد را

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا بلندی سے گرائی اونٹ کو عابد کے دیکھا مین نے کہ بیچ ناچنے کے آیا اور عابد کو

بینداخت وراہ بیابان گرفت وبرفت گفتم اے شیخ در حیوانی اثر کرد وترا ہیچنان

گرایا اور راہ جنگل کی لی اور گیا کہا مین نے اے شیخ بیچ حیوان کے اثر کیا او رتجکو ویسے ہی

تفاوت نمیکند رباعی دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمیے

تفاوت نہین کرتا ہی جانے تو کہ کیا کہا میرے تئین اس بلبل صبح کی نے تو تحقیق کر کیا آدمی ہی تو

کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست وطرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

کہ عشق سے بیخبر ہی تو اونٹ بسبب شعر عرب کے بیچ حال لانیکے ہی اور خوشی کے جو مزا نہین ہی تجکو تو کج طبیعت جانور ہی تو

وعند ہبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان الحجر الضلالۃ

اور نزدیک رہتے ہو انکے اوپر سبزی کے میل کرتی ہین شاخین درخت کی نہ پتھر سخت

بذکرش ہر چہ بینی در خروشست + ولی داند درین معنی کہ گوش ست + نہ بلبل بر

بیچ ذکر اُسکی کے جو کچھ کہ دیکھیے تو بیچ شور کے ہی ولیکن جانے بیچ اس معنے کے کہ کان ہی نہین فقط بلبل اوپر

گلش تسبیح خوانیست + کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست حکایت یکے را از

گل اُسکی کے تسبیح پڑھنے والی ہی کہ ہر ایک کانٹا بیچ تسبیح اُسکی کے ایک زبان ہی ایک کے تئین

ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت وصیت کرد کہ بامداد نخستین

بادشاہون سے مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے

کسے کہ از در شہر در آید تاج شاہی بر سرِ وے نہید و تفویض مملکت بوی کنید اتفاقاً

جو کوئی کہ دروازہ شہر سے آوے تاج بادشاہی کا اوپر سر اُسکے کے رکھو تم اور سونپنا بادشاہی کا ساتھ اُسکے کرو تم اتفاق سے

اول کسیکہ در آمد گدائی بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ دوختہ ارکان دولت و

پہلے جو شخص کہ آیا کنگال تھا تمام عمر اُسنے لقمے جمع کیے اور ٹکڑے کپڑے کے سیے سردار دولت کے اور

اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن بدو کردند

سردار درگاہ کے آخری کہنا بادشاہ کا بجا لائے اور سونپنا کنجیون قلعون اور خزانون کا ساتھ اُسکے کیا

مدتے ملک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او پیچیدند و ملوک

اور ایک مدت بادشاہی کی تو تھوڑے امیرون دولت کے نے گردن بندگی اُسکے سے پھیری اور بادشاہ

از ہر طرف بمنازعت برخاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت

ہر طرف سے واسطے جھگڑا کرنے کے اُٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا حاصل کلام سپاہ اور رعیت

بہم بر آمدند و برخے طرف بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ

غصے مین بر آئین اور تھوڑا سا طرف شہرون سے قبضۂ اختیار اُسکے سے گیا فقیر اس حال سے رنجیدہ

خاطر میبود تا یکے از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد

خاطر رہتا تھا تو ایک دوستون قدیم سے کہ بیچ حالت فقیری کے ہمنشین اُسکا تھا سفر سے پھیر آیا

و در چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدائے عزوجل کہ گلت از خار بر آمد و بخت بلند

اور بیچ ایسے مرتبے کے دیکھا اُسکو کہا احسان خدا تئین غالب اور بزرگ ہی کہ گل تیرا کانٹے سے بر آیا و نصیب بلند

رہبری کرد و اقبال و سعادت یاوری تا بدین پایہ سیدی ان مع العسر یسرا **شعر**

راہ بتایا اور اقبال اور نیک بختی نے یاوری تو اس مرتبے کو پہونچا تو تحقیق ساتھ تنگی کے فراخی ہے

شگوفہ گاہ شگفتست و گاہ خوشیدہ + درخت وقت برہنہ است و وقت پوشیدہ +

کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی سوکھی درخت ایک وقت ننگا ہے اور ایک وقت ڈھکا ہو

گفت اے عزیز تعزیتم گوئی کہ جائے تہنیت نیست اگر آن روز دیدی غم باقی داشتم و

کہا اے عزیز ماتم پرسی میری کیجیو کہ جگہ مبارکبادی کی نہیں ہے اُسوقت کہ تونے دیکھا غم ایک روٹی کا رکھتا تھا اب

امروز غم جہانے **مثنوی** اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمہرش پای بندیم +

آج کے دن غم ایک جہان کا جو دنیا نہووے دردمند ہوئیں اور جو ہووے ساتھ محبت اسکی کے پھنسا ہوئیں

بلائی زین جہان آشوب تر نیست + کہ رنج خاطرست ار ہست و گر نیست **قطعہ** طلب گ

کوئی بلا اس جہان سے رنج زیادہ نہیں ہے کہ رنج خاطر کی ہے اگر ہے اور اگر نہیں ہے ست چاہ جو

توانگری خواہی + جز قناعت کہ دولتیست ہنی + گر غنی زر بدامن افشاند + تا نظر

دولتمندی چاہے تو سوائے قناعت کے کہ دولت ہے گوارا جو دولتمند زر ساتھ دامن کے جھاڑے ہرگز نظر

در ثواب او نکنی + کز بزرگان شنیدہ ام بسیار + صبر درویش بہ کہ بذل غنی فرد اگر بریان

بیچ ثواب اسکے کے نکرے تو کہ بزرگوں سے سنا ہے میں نے بہت صبر فقیر کا بہتر خرچ دولتمند کا جو بھونا گیا ہے

کند بہرام گورے + نہ چون پای ملخ باشد ز موری **حکایت** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کرے بہرام ایک گور نہ مانند پانون ٹیڑی کے ہووے ایک چیونٹی سے ابو ہریرہ رضی اللہ سے

ہر روز بخدمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدی گفت یا اباہریرہ زرنی

ہر روز بیچ خدمت محمد مصطفےٰ درود بھیجو اللہ کا اوپر اُنکے اور آل اُنکی کے اور سلام کرتے تو فرمایا ہے ابو ہریرہ ملنا کر میری

غبا تزدد حبا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلان گفتہ اند چندین خوبی کہ آفتاب

درمیان ایک دن کے یعنی ہر روز مت آ تو محبت زیادہ ہوگی اور صاحبدلون نے کہا ہے ساتھ اس خوبی کے کہ آفتاب نے

نشنیدیم کہ کسے او را دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت برای آن کہ

نہیں سنا ہم نے کہ کسو نے اسکے تئین دوست پکڑا ہو اور عشق لایا کہا اسواسطے کہ

هر روز میتوانش دید مگر در زمستان که محجوبست و محجوب شعر بدیدار مردم شدن عیب نیست

ہر روز سکیے اسکو دیکھنا مگر بیچ جاڑے کے کہ حجاب کیا گیا ہو اور دوست واسطے دیکھنے آدمیوں کے جانا عیب نہیں ہے

ولیکن نچندانکه گویند بس + اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن ز کس +

اور لیکن نہ اتنا کہ کہیں بس ۔ اگر اپنے تئین ملامت کرے تو + ملامت نچاہیئے سننا کسو سے +

حکایت یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت

ایک کے تئین بزرگوں سے ہوا مخالف نے بیچ پیٹ کے پیچ پکڑا اور طاقت

ضبط آن نداشت پس بی اختیار از وی صادر شد گفت ای درویشان مرا در نچه

سنبھالنے اسکے کی نرکھتا تھا پس بی اختیار اس سے وہی ہوا اتر نیوالی ہوئی کہا اے فقیر دلو میرے تئین بیچ اسکے

کردم اختیاری نبود و بزه وی بر من نوشتند و راحتی بدرون من رسید شما

کہ کیا میرا اختیار نہ تھا اور گناہ اسکا اوپر میرے نہ لکھا اور ایک خوشی بیچ شکم میرے کے پہونچی تم

بکرم معذور دارید شعر شکم زندان بادست ای خردمند + ندارد هیچ عاقل باد در بند +

ساتھ بخشش کے معذور رکھو تم پیٹ قید خانہ ہوا کا ہے اے عقلمند نہیں رکھتا ہے کوئی عقلمند ہوا قید میں

چو باد اندر شکم پیچید فرو هل + که باد اندر شکم بارست بر دل + حریف گرانجان ناسازگار +

جو ہوا بیچ شکم کے لپٹے نیچے چھوڑ تو ۔ کہ ہوا بیچ پیٹ کے ایک بوجھ ہے دل پر + یار سخت جان ناموافق

چو خواهد شدن دست پیشش مدار حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتی پدید آمد

جو چاہے جانا ہاتھ آگے اسکے مت رکھ تو صحبت یاروں دمشق سے ایک خفگی مجھکو ظاہر آئی

بود سر در بیابان قدس نهادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر فرنگ شدم

تھی سر بیچ جنگل قدس کے رکھا میں نے اور ساتھ حیوانوں کے دوستی پکڑی میں نے یہانتک کہ بند ہوا فرنگ کے ہوا میں

و در خندق طرابلس با جهودانم بکار گل داشتند یکی از روسای حلب که سابقه در میان ما بود

اور بیچ خندق طرابلس کے ساتھ جہودوں کے مجھکو بیچ کام مٹی کے رکھا ایک نے سرداروں حلب سے کہ اگلی پہچان درمیان

گذر کرد و بشناخت گفت اینچه حالتست که موجب ملالتست گفتم چه گویم شعر

گذر کیا اور پہچانا کہا یہ کیا حالت ہے کہ سبب آزردگی کا ہے کہا میں نے کیا کہوں میں

همیگریختم از مردمان بکوه و دشت + که از خدای نبودم بدیگری پرداخت + قیاس کن
بھاگتا تھا میں آدمیوں سے بیچ پہاڑ اور جنگل کے کہ خدا سے نہ تھی مجکو دوسرے کی موافقت اندازہ کر
که چه حالم بود درین ساعت + که در طویلهٔ نامردم باید ساخت + فرد پای در زنجیر
کہ کیا حال ہوگا میرا بیچ اس ساعت کے کہ بیچ طویلہ ناجنس کے مجکو چاہیے سازش کرنا پانوں بیچ زنجیر کے
پیش دوستان + به که با بیگانگان در بوستان + بر حالت من رحمت آورده بده دینار
آگے دوستوں کے بہتر کہ ساتھ بیگانوں کے بیچ باغ کے اور برحالت میری کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار کے
از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من در آورد
قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا
چون مدتی بر آمد بدخوئی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و
جو ایک مدت بر آئی بدخوئی اور لڑائی کا منھ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا اور
عیش مرا منغص میکرد شعر زن بد در سرای مرد نکو + همدرین عالمست دوزخ او +
خوشی زندگی میرے کے تئیں کڑوی کرتی تھی عورت بد بیچ گھر مرد نیک کے بھی بیچ اس عالم کے ہے دوزخ اسکو
زینهار از قرین بد زنهار + وقنا ربنا عذاب النار + بارے زبان تعنت دراز
پناہ نزدیکی بد سے پناہ نگاہ رکھ میرے تئیں ای پروردگار میرے عذاب دوزخ سے بارے زبان بدگوئی کی دراز
کرده همیگفت تو آن نیستی که پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید
کر کے کہتی تھی تو وہ نہیں ہے کہ باپ نے میرے تجکو فرنگ سے مول لیا کہا میں نے ہاں وہی ہوں کہ ساتھ دس دینار کے قید
فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد شعر شنیدم گوسفندی را بزرگی +
فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ سو دینار کے بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا سنا میں نے کہ ایک بزرگ نے
رهانید از دهان و دست گرگی + شبانگه کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند ازو
چھوڑایا ہاتھ اور منھ بھیڑیے کے سے رات کے وقت چھری اوپر حلق اسکے کے ملی روح دنبے کی اس سے
بنالید + که از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی +
روئی کہ چنگل سے بھیڑیے کے مجھ کو لیگیا تو جو دیکھا میں نے آخر آپ بھیڑیا تھا تو

حکایت یکی از پادشاہان عابدی را پرسید کہ عیال الآن داشت اوقات عزیز
ایک نے پادشاہوں سے ایک عابد کے تئین پوچھا کہ لڑکے بالے اور جورو رکھتا تھا وقت عزیز
چون میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و ہمہ روز در بند
کیونکر گذرتا ہے کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبح کو بیچ دعا اور حاجتوں کے اور تمام دن بیچ فکر
اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف او معین
خرچوں دنیا کے بادشاہ کے تئین مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینے اُسکے کی مقرر
دارند و بار عیال از دل او برخیزد مثنوی ای گرفتار پاے بند عیال + دگر
رکھیں اور بوجھ لڑکوں کا دل اُسکے سے اُٹھے لے گرفتار پاے بند لڑکوں کے پھر
آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامہ و قوت + باز ترت آرد ز سیر در ملکوت +
آزادگی کا ست باندھ خیال + غم لڑکوں اور روٹی اور کپڑے اور خوراک کا پھیر تجکو سیر سے بیچ ملکوت کے
ہمہ روز اتفاق میسازم + کہ بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز بربندم +
تمام روز اتفاق کرتا ہوں نہیں کہ رات کو ساتھ خدا کے موافقت کروں نہیں رات کو جو نیت نماز کی باندھتا ہوں نہیں
چہ خورد بامداد فرزندم حکایت یکی از متعبدان در بیشہ زندگانی کردی
خیال آتا ہو کہ صبح کو کیا کھاوے گا فرزند میرا ایک عبادت کرنے والا بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تھا
و برگ درختان خوردے بادشاہی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر
اور پتے درختوں کے کھاتا تھا ایک بادشاہ ساتھ حکم زیارت کے نزدیک اُسکے گیا کہا اگر
مصلحت بینی بشہر از برای تو مقامی بسازم کہ فراغ عبادت ازین بہ دست
مصلحت دیکھتا ہے تو بیچ شہر کے واسطے تیرے ایک مقام بناؤں نہیں کہ فراغت عبادت کی بہتر اس سے میسر
دہد و دیگران ہم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصلاح اعمال شما اقتدا
ہو اور دوسرے بھی ساتھ برکت دموں تمہارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتھ نیک عمل تمہارے کے پیروی
کنند زاہد را این سخن قبول نیامد روی برتافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر
کریں زاہد کے تئین یہ بات قبول نہ آئی منہ پھیرا ایک نے وزیروں سے کہا اُسکو نگہبانی خاطر

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر
بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوے تو اور کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر
صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آوردہ اند
صفائی وقت عزیزونکے تئین صحبت سے غیرونکے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہین
کہ عابد در آمد و بستان سرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای روان آسای
کہ عابد بیچ شہر کے آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اُسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینے والا
چون بہشت مثنوی گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش ہمچو زلف محبوبان +
مانند بہشت کے گل سرخ اُسکا مانند رخسار معشوقون کے سنبل اُسکا مانند زلف معشوقون کے
ہمچنان از نہیب برد عجوز + شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز + شعر وَ اَفَانِیْنُ عَلَیْھَا
اُسطرح دہشت سے پچھلے جاڑے کے دودھ نہ پیا دائی کے لڑکے نے اب تک اور شاخین اوپر اُسکے
جُلَّنَارٌ عُلِّقَتْ + بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ ملک در حال کنیزکی ماہروی پیش او
گل انار معلق کیے ہین اوپر درخت سبز کے آگ بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہرو آگے عابد کے
فرستاد کہ وصفش اینست شعر ازین مہ پارہ عابد فریبی + ملائک صورتی
بھیجی کہ تعریف اُسکی یہ ہے ایسے چاند کا ٹکڑا عابد کے فریب دینے والے فرشتون کی سی صورت
طاؤس زیبی + کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد + وجود پارسایان را شکیبی + ہمچنان
طاؤس کی سی زیب کہ پیچھے دیکھنے اُسکے سے صورت نہ بندھے + وجود پارساؤنکے تئین صبر دیسے ہی
در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعہ ھَلَکَ النَّاسُ حَوْلَہٗ عَطَشًا
پیچھے اُسکے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہو آدمی گرد اُسکے از روے تشنگی کے
وَھُوَ سَاقٍ یَرٰی وَلَا یَسْقِیْ دیدہ از دیدنش نگشتی سیر ہمچنان کز فرات
اور وہ ساقی ہو دکھاتا ہے اور نہین پلاتا ہو دیدہ دیکھنے اُسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے
مستسقی + عابد از طعامہای لذیذ خوردن گرفت و کسوتہای لطیف
جلندھر والا عابد نے کھانے اچھے سے کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

[illegible]

پوشیدن از فواکہ و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر

پہننا کپڑے اور میوہ جات اور خوشبویات اور مٹھائیون سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کے نظر

کردن و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک

کرنا اور داناؤن نے کہا ہی زلف خوبصورتون کی زنجیر پانون عقل کی ہی اور جال چڑیا عقلمند کا

بیت در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش + مرغ زیرک بحقیقت منم امروز

بیچ سر اور کام تیرے کے کیا مین نے دل و دین ساتھ تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت مین آج کے روز مین ہون

تو دامی + فی الجمله دولت وقت مجموع بر زوال آمد چنانچه گویند قطعه هر که هست

تو جال ہی حاصل کلام دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کے آئی جیسا کہ کہتے ہین جو کوئی کہ ہی

از فقیه و پیر و مرید + وز زبان آوران پاک نفس + چون بدنیای دون فرود آمد +

عالم اور پیر اور مرید سے اور شاعرون پاک دم سے جس وقت بیچ دنیاے کمینی کے وارد ہوا

بعسل در بماند پای مگس + بار دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت

بیچ شہد کے رہا پانون مانند مکھی کے بار دوسری بادشاہ نے ساتھ دیکھنے اسکے کے رغبت کی عابد کے تئین دیکھا صورت

نخستین بگردیده و سرخ و سفید بر آمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر

پہلی سے پھرا اور سرخ و سفید آیا اور موٹا ہوا اور اوپر سرہانے کے تکیہ مارے اور غلام پری کی صورت

بمروحه طاؤسی بر بالای سر ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا

ساتھ پنکھے طاؤسی کے اوپر سر کے کھڑا اور پر سلامت حال اسکے کے خوشی کی اور ہر ایک مقدمہ سے بات کہی تا

ملک بانجام سخن گفت چنین که من این هر دو طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکی علما

پادشاہ نے ساتھ آخر سخن کے کہا جیسا کہ مین ان دونون گروہ کے تئین دوست رکھتا ہون کوئی نہین رکھتا ہی ایک عالمونکو

و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند روی زمین

اور دوسرے زاہدون کو وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہے ہر کارے کہ ساتھ اسکے تھا کہا اے صاحب روے زمین کے

شرط دوستی آنست که با هر دو طائفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند

شرط دوستی کی وہ ہی کہ ساتھ ہر دونون گروہ کے نیکی کرے تو عالمون کو زر دے تا دوسرے پڑھین

وزاہدان راچیزی مدہ تازاہد بانند قطعہ خاتون خوبصورت پاکیزہ، روے را

اور زاہدون کے تئین کچھ نہ دے تو زاہد رہین بی بی خوبصورت پاکیزہ منہ کے تئین

نقش ونگار خاتم فیروزہ گومباش • درویش نیک سیرت وفرخندہ روے را

نقش اور زینت اور انگوٹھی فیروزے کی کہہ مت ہو فقیر نیک خصلت اور مبارک خو کے تئین

نان رباط ولقمۂ دریوزہ گومباش فرد تامرا ہست دیگرم باید • گر نخوانند

روٹی بندہ اڑکی اور لقمہ گدا گری کا کہہ مت ہو جب تک میرے تئین ہی یہ بات اور دوسری مجھکو چاہیے جو نہ کہیں

زاہدم شاہد حکایت مطابق این سخن ہمچنین پادشاہی را مہمی پیش آمد

زاہد مجھکو لائق ہی مطابق اس بات کے۔ یہی بطرح ایک بادشاہ کے تئین ایک کام مشکل آگے آیا

گفت اگر انجام این حالت بمراد من برآید چندین درم دہم زاہدان را

کہا اگر آخر ہو اس حالت کا موافق مراد میری کے برآوے اتنے درم دونگا زاہدون کے تئین

چون حاجتش برآمد وتشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط

جسوقت حاجت اسکی برآئی اور فکر خاطر اسکے سے گئی پورا کرنا نذر کا اسکو ساتھ ہونے شرط کے

لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسۂ ہزار درم داد تا بزاہدان صرف کند

لازم آیا۔ ایک کے تئین غلامون خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی تو زاہدون کو بانٹ دے

گویند غلامے عاقل وہوشیار بود ہمہ روز بگردید وشبانگہ باز آمد ودرمہا بوسہ داد

کہتے ہیں غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کے وقت پھر آیا اور درمونکو بوسہ دیا

وپیش ملک بنہاد وگفت زاہدان راچندانکہ طلب کردم نیافتم گفت اینچہ

اور آگے بادشاہ کے رکھا اور کہا زاہدون کے تئین جتنا کہ طلب کیا مین نے پایا مین نے کہا یہ کیا

حکایت است انچہ من دانم درین ملک چہارصد زاہد ست گفت ای خداوند جہان

بات ہی جو کچھ مین جانتا ہون بیچ اس ملک کے چار سو زاہد ہین کہا اے صاحب جہان کے

انکہ زاہد ست نمی ستاند وانکہ میستاند زاہد نیست ملک بخندید وندیمانرا گفت چنانکہ مرا در حق

اور جو زاہد ہی نہیں لیتا ہی اور جو لیتا ہی زاہد نہیں ہی بادشاہ ہنسا اور ہمنشینون کے تئین کہا جتنا کہ مجھکو بیچ حق

ہرچند باتفاق ہمہ ... دیگر است

... بوسہ ...

۱۰

... مشتق ...

درویشان وخدای پرستان ازوست واقرار این شوخ دیده اعداوست و
فقیرون اور خداپرستون کی خواہش ہو اور اقرار اس شوخ دیدہ کے تئین دشمنی ہی اور
انکار وحق بجانب اوست شعر زاہد کہ درم گرفت و دینار + زاہد تر ازو یکے
انکار اور حق طرف اسکے ہی زاہد نے کہ روپیے اور شرفی زاہد زیادہ اُس سے
بدست آر حکایت یکے از علمای راسخ را پرسید ند چہ گوئی در نان وقف
بیچ ہاتھ کے لا ایک کو علماے استوار سے پوچھا گیا کہتا ہی تو بیچ روٹی خیرات کے
گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر میستانند حلالست واگر جمع بہر نان
کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہی حلال ہی اور جو جمعی سے واسطے روٹی کے
مے نشیند حرام بلیت نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند + صاحبدلان
بیٹھتا ہی حرام روٹی واسطے گوشہ عبادت کے اختیار کی ہی صاحبدلون نے
نہ کنج عبادت برای نان حکایت درویشے بمقامے درآمد کہ صاحب آن
نہین گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے ایک فقیر بیچ ایک مقام کے آیا کہ صاحب اُس
بقعہ کریم النفس بود طائفہ اہل فضل در صحبت او ہر یک بذلہ ولطیفہ می گفتند
جگہ کا نیک ذات تھا ایک گروہ صاحب فضل کا بیچ صحبت اُسکی کے ہر ایک نادر بات ونادر بات کہتے تھے
ودرویش راہ بیابان قطع کردہ بود وماندہ وچیزے نماندہ یکی از انمیان بطریق
اور فقیر نے راہ جنگل کی کاٹنا کی تھی اور ماندہ ہوا اور کچھ نرہا ایک نے اُس درمیان سے ساتھ راہ
ظرافت گفت ترا ہم چیزے بباید گفت مرا چون دیگران فضل وادبی نیست
خوش طبعی کے کہا تیرے تئین بھی ایک چیز چاہیے کہنا کہا میرے تئین مانند دوسروں کے بزرگی اور ادب نہین ہی
وچیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگنان برغبت گفتند بگو گفت
اور کچھ نہین پڑھا ہی مین نے ساتھ ایک بیت کے مجھے قناعت کرو سبھون نے ساتھ رغبت کے کہا کہو کہا
شعر من گرسنہ در برابر سفرہ نان + ہمچو عزبم بر در حمام زنان + یاران نہایت عجز او بدانستند
ہوں بھوکا بیچ برابر میرے دسترخوان روٹیونکا مانند مرد کنوارے کی ہون بیچ دروازہ حمام عورتوں کے دوستوں نے نہایت عاجزی اُسکی جانی

وسفره پیش او آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم
اور دسترخوان آگے اسکے لائے صاحب دعوت نے کہا اے یار ایک ساعت توقف کر کہ خدمتگار میرے
کوفته بریان همی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر کوفته بر سفره من گو
کوفتے بھونا کرتے ہیں فقیر سر برلایا اور ہنسا اور کہا کوفتہ اوپر دسترخوان میرے کہ
مباش + کوفته را نان تهی کوفته است + حکایت مریدی گفت پیر را چکنم
مت ہو بھوکے کے تئیں روٹی روکھی کوفتہ ہی ایک مرید نے کہا پیر کے تئیں کیا کروں میں
کز خلائق برنج اندرم از بسکه بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد
کہ خلقوں سے بیچ رنج کے ہوں میں از بسکہ واسطے زیارت میری کے آتے ہیں اور اوقات میرے تئیں آنے و جانے
ایشان تشویش میباشد گفت انچه درویشانند مر ایشان را وامی بده وانچه توانگرانند
انکے سے رنج ہوتا ہی کہا جو کوئی فقیر ہیں اُن کے تئیں قرض دے اور وہ کہ تونگر ہیں
از ایشان چیزی بخواه که دیگر یکے گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود +
اُنسے کچھ سوال کر کہ دوسرا ایک گرد تیرے نہ پھریں جو بھیک مانگنے والا آگے چلنے والا لشکر اسلام کا ہووے
کافر از بیم توقع برود تا در چین + حکایت فقیهی پدر را گفت هیچ ازین
کافر دہشت سوال کرنیسے جاوے چین تک ایک عالم نے باپ سے کے تئیں کہا کچھ ان
سخنان دلاویز رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکه نمی بینم مر ایشان را از فعلی موافق گفتار
باتوں دلاویز کلام رنگین والوں سے بیچ میرے اثر نہیں کرتی ہیں ساتھ حکم اسکے کہ نہیں دیکھتا ہوں میں واسطے انکے تئیں ایک کام موافق اپنے کہنے کے
مثنوی ترک دنیا بمردم آموزند + خویشتن سیم و غله اندوزند + عالمی را که گفت باشد و بس +
چھوڑنا دنیا کا آدمیوں کو سکھاتے ہیں آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں + جس عالم کے تئیں کہ قول ہووے اور عمل نہووے
هرچه گوید نگیرد اندر کس + عالم آنکس بود که بد نکند + نه بگوید بخلق و خود نکند
جو کچھ کہے اثر نہ کرے کسی میں عالم وہ ہووے کہ بد نہ کرے نہ کہے ساتھ خلق کے اور خود نہ کرے
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ بیت عالم که کامرانی و تن پروری کند +
کیا حکم کرتے ہو تم آدمیوں کو ساتھ نیکی کے اور بھلا ہو تم ذاتوں اپنی کو + عالم کہ مقصدوری اور تن پروری کرے

کند + او خویشتن گمست کرا رهبری کند + پدر گفت ای پسر مجرد این خیالِ
کرے وہ آپ گم ہے کس کے تئیں راہ لیجانا کرے باپ نے کہا اے بیٹے برفور اِس خیال
باطل نشاید روے از تربیتِ ناصحان بگردانیدن و علما را به ضلالت
بیہودہ کے نچاہیے تجھ نصیحت کرنے والوں سے پھیرنا اور عالموں کے تئیں ساتھ گمراہی کے
منسوب کردن و در طلبِ عالمِ معصوم از فوائدِ علم محروم ماندن همچو نابینائیکه
نسبت کیا گیا کرنا اور بیچ طلب کے عالم پاک کے فائدوں علم سے بےنصیب رہنا مانند ایک اندھے کے ہے کہ
شبے در وحل افتاده بود و میگفت آخر یکے از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید
ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک مسلمانوں سے ایک چراغ آگے راہ میری کے رکھو
زنے فاجره بشنید و گفت تو که چراغ نمی بینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ
اور ایک عورت بدکار نے سنا اور کہا کہ چراغ نہیں دیکھتا ہے تو ساتھ چراغ کے کیا دیکھیگا تو ویسے ہی مجلس نصیحت کہنے والوں کی
چون کلبۂ بزاز ست آنجا تا نقدی ندهی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری
مانند دکان بزاز کے ہے اُس جگہ جب تک نقد نہ دے تو اسباب نہ لے تو اور یہاں جب تک خواہش نہ لاوے تو
سعادتے نبری قطعه گفت عالم بگوشِ جان بشنو + ورنماند بگفتنش کردار + باطلست
کوئی نیک بختی نہ لیجاوے تو کہا عالم کا ساتھ کان جان کے سن جو نہ ہے موافق کہنے اُسکے کے عمل بیہودہ ہے
آنچه مدعی گوید + خفته را خفته کے کند بیدار + مرد باید که گیرد اندر گوش + ور نبشتست پند
جو کچھ مدعی کہتا ہے سوتے ہوئے کے تئیں سویا ہوا کب جگاتا ہے مرد چاہیے کہ پکڑے بیچ کان کے جو لکھی ہے نصیحت
بر دیوار + قطعه صاحبدلے بمدرسه آمد ز خانقاه + بشکست عهدِ صحبتِ اهلِ طریق را +
اوپر دیوار کے ایک صاحبدل بیچ مدرسہ کے آیا گوشۂ عبادت سے توڑا قول اور صحبت اہل طریق کے تئیں
گفتم میانِ عالم و عابد چه فرق بود + تا کردی اختیار از آن این فریق را +
کہا مین نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا تو کیا تو نے اختیار اُس سے اِس فرقہ کے تئیں
گفت او گلیمِ خویش بدر می برد ز موج + وین جهد میکند که بگیرد غریق را حکایت
کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہے لہر سے اور یہ کوشش کرتا ہے کہ پکڑے ڈوبنے والے کو

یکے بر سر راہے خفتہ بود و زمام اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و
ایک شخص اوپر سر ایک راہ کے سوتا تھا اور باگ اختیار کی ہاتھ سے گئی ایک عابد نے اوپر اُسکے گذر کیا اور
دران حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر بر آورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا
بیچ اُس حالت بری اُسکے کی نظر کی جوان نے خواب مستی سے سر اُٹھایا اور کہا جس وقت کہ گذر کرو تم
بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا شعر اِذَا رَاَيْتَ اَثِيْمًا كُنْ سَاتِرًا وَّحَلِيْمًا ÷ يَا مَنْ
بیہودہ پر گذرو تم از روے کرم کے جس وقت دیکھے تو گنہگار کے تئین ہو پردہ پوش اور بردبار اے وہ کوئی کہ بد کرتا ہے
تُقَبِّحُ اَمْرِيْ لِمَ لَا تَمُرُّ كَرِيْمًا قطعہ متاب اے پارسا روی از گنہگار ÷ ببخشایندگی
کوئی امر کیوں نہیں گذر کرتا ہے جوانمرد مت پھیر اے پرہیزگار منہ گنہگار سے ساتھ بخشش کے
در وے نظر کن ÷ اگر من ناجوانمردم بکردار ÷ تو بر من چون جوانمردان گذر کن
بیچ اُسکے نظر کر اگر میں ناجوانمرد ہوں میں بیچ کام کے تو اوپر میرے مانند جوانمردوں کے گذر کر

حکایت طائفہ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند
ایک گروہ خلاف شرع واسطے جھگڑنے ایک فقیر کے باہر آئے اور باتیں نالائق کہیں
و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد کہ چنین
اور مارا اور ستایا گلہ بے طاقتی سے آگے پیر راہ طریقت کے لے گیا کہ ایسا
حالے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشان جامۂ رضاست ہر کہ درین
حال گیا کہا اے بیٹے گدڑی فقیروں کی جامہ رضای خدا کا ہے جو کوئی کہ بیچ اِس
کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست و خرقہ بر وے حرامست فرد دریای فراوان نشود
لباس برداشت غیر مقصد ہونے کی نکرے فقط دعوی کرنیوالا فقیری کا ہے اور گدڑی اُسپر حرام ہے دریا بڑا نہیں ہوتا ہے
تیرہ بسنگ ÷ عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز قطعہ گر گزندت رسد تحمل کن ÷ کہ بعفو از گناہ
گندہ ساتھ پتھر کے عارف اگر رنجیدہ ہووے تو تھوڑا پانی ہے اب تک جو آزار تجکو پہونچے برداشت کر کہ ساتھ بخشش کے
پاک شوی ÷ ای برادر چو عاقبت خاکست ÷ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی حکایت منظوم
پاک ہووے تو اے بھائی جو آخر کو خاک ہے خاک ہو آگے اُس سے کہ خاک ہووے تو

این حکایت شنو کہ در بغداد
یہ بات سن کہ بیچ شہر بغداد کے
گفت با پردہ از طریق عتاب
کہا ساتھ پردہ کے راہ غصّے سے
من و خدمت ومی نیاسودم
مین خدمت سے ایکدم نہین آسودہ ہوا ہون
نہ بیابان چہ باد گرد و غبار
نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار
تو بہ بیندگان مہر دی
تو پاس غلامون خوبصورت کے ہے تو
بسفر پاے بند و سرگردان
بیچ سفر کے مقید اور سرگردان

رایت و پردہ را خلاف افتاد
جھنڈے اور پردہ کے تئین خلاف پڑا
من و ہر دو خواجہ تاشانیم
مین اور تو دونون غلام ایک ہی آقا کے ہین
گاہ بیگاہ در سفر بودم
وقت بے وقت بیچ سفر کے ہوتا ہون مین
قدم من بسعی پیشتر ست
قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے
با غلامان یاسمن بوئی
ساتھ غلامون چنبیلی کی بو کے ہے تو
گفت من سر بر آستان دارم
کہا مین سر اوپر چوکھٹ کے رکھتے ہون نہین
خویشتن را بگردن اندازد

رایت از گرد راہ و رنج رکاب
جھنڈے نے گرد راہ اور رنج سوئی کے سے
بندۂ بارگاہ سلطانیم
خادم درگاہ بادشاہ کے ہین ہم
تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار
تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ
پس چرا راحت تو بیشتر ست
پس کیوں واسطے آرام تیرے بہت زیادہ ہے
من فتادہ بدست شاگردان
مین پڑا بیچ ہاتھ سپاہیون کے
نہ چو تو سر بر آسمان دارم
نہیں مثل تیرے اوپر آسمان کے رکھتا ہون مین
حکایت یکی از صاحبدلان

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد
جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے — اپنے تئین گردن کے بھل گرا دے — ایک نے صاحبدلون سے
زور آزمائے را دید بہم برآمدہ و کف بر دہان انداختہ گفت این را چہ حالتست گفت
ایک پہلوان کے تئین دیکھا غصّہ مین آیا ہوا اور کف اوپر منہ کے ڈالے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے. کہا
فلان دشنام دادش گفت این فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے
فلانے نے گالی دی ہے اُسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی
نمی آرد قطعہ لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار ⁂ عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے
نہین لاتا ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مردی کا چھوڑ عاجز نفس کمینہ کیا مرد ہے کیا عورت
گرت از دست برآید دہنے شیرین کن ⁂ مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے
یہ تیرے ہاتھ سے ہو سکے کوئی منہ میٹھا کر مردی وہ نہین ہے کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر منہ کسی کے

قطعه اگر خود بر درد پیشانی پیل + نه مردست آنکه دروی مردمی نیست + بنی آدم

اگر تحقیق کر پھاڑے پیشانی ہاتھی کی نامرد ہے وہ کہ بیچ اُسکے مروت نہین ہے اولاد آدم کی

سرشت از خاک دارند + اگر خاکی نباشد آدمی نیست + حکایت بزرگے را پرسیدم

خمیر خاک سے رکھتے ہین جو خاکساری نہ کرے آدمی نہین ہے ایک بزرگ کے تئین پوچھا مین نے

از سیرت اخوان الصفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد

خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمترین وہ بات ہے کہ مقصد خاطر یارون کا اوپر مصلحتون اپنی کے مقدم رکھے

حکما گفته اند برادر که در بند خویشست نه برادرست و نه خویشست فرد همره

حکیمون نے کہا ہے بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے ساتھی

اگر شتاب کند همره تو نیست + دل در کسے بند که دلبسته تو نیست فرد چون

جو جلدی کرے ہمراہ تیرا نہین ہے دل بیچ اُس کسی کے مت باندھ کہ دل باندھا تیرا نہین ہے جو

نبود خویش را دیانت و تقوی + قطع رحم بهتر از مودّت قربی + یاد دارم که یکے

نہوئی اپنے تئین دینداری اور پرہیزگاری قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سے عزیزون کی یاد رکھتا ہون کہ ایک

مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود گفته که حق تعالی در کتاب

مدعی نے بیچ اِس بیت کے اوپر قول میرے کے طعنہ کیا تھا اور کہا کہ حق تعالے نے بیچ کتاب

مجید از قطع رحم نهی کرده است و بمودّت ذوالقربی فرموده و آنچه تو گفتی مناقض آنست

پاک کے قطع کرنے قرابت کے منع کیا ہے اور ساتھ قرابت دوستی صاحب قرابت کے فرمایا ہے اور جو یہ تو نے کہا ضد اسکی وہ ہے

گفتم وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیرے تئین اوپر اس بات کے کہ شرک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجکو خبر نہین ہے پس مان کہنا اُنکا

بیت هزار خویش که بیگانه از خدا باشد + فدای یک تن بیگانه کآشنا باشد +

ہزار رشتہ دارون کو کہ بیگانہ خدا سے ہو تصدق ایک تن بیگانہ کے کہ آشنا ہو

حکایت منظوم پیرمردے لطیف در بغداد + دخترک را بکفش دوزے داد +

ایک پیرمرد خوش طبع نے بیچ بغداد کے چھوٹی لڑکی کے تئین ایک جوتی والے کو دیا

مردک سنگدل چنان بگزید
اُس دوذلیل نے کہ سنگدل تھا ایسا کاٹا

لب دختر که خون ازو بچکید
لب لڑکی کا کہ خون اُس سے ٹپکا

بامدادان پدر چنان دیدش
صبحکو باپ نے ایسا دیکھا اُسکو

پیش داماد رفت و پرسیدش
آگے داماد کے گیا اور پوچھا اُسکو

کای فرومایه اینچه دندانست
کہ اے کمینے یہ کیا دانت ہین

چند خائی لبش نه انبانست
کبتک چبائے تو لب اُسکی نہین چمڑہ پکایا گیا ہے

بمزاحت نگفتم این گفتار
ساتھ خوش طبعی کے نہ کہی مین نے یہ بات

هزل بگذار و جد ازو بردار
بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اُس سے اٹھا

خوی بد در طبیعتی که نشست
خوے بد جس طبیعت کے بیچ بیٹھے

ندهد جز بوقت مرگ ز دست
نہین دیتا ہے سوا وقت موت کے ہاتھ سے

حکایت آورده اند که فقیهی دختری داشت بغایت
کہتے ہین کہ ایک دانا ایک لڑکی رکھتا تھا نہایت

زشت روی بجای زنان رسیده باوجود نعمت کسے در مناکحت او رغبت نمیکرد
بدشکل جگہ عورتون کے پہونچی باوجود دولت کے کوئی نکاح مین لانے اُسکے کی رغبت نہین کرتا تھا

فرد زشت باشد دبیقی و دیبا + که بود بر عروس نازیبا + فی الجمله بحکم ضرورت
زبون ہووے دبیقی اور دیبا کہ ہووے اوپر دلہن بدشکل کے + حاصل کلام کا ساتھ حکم ضرورت کے

باضریرے عقدش بستند آورده اند که حکیمی دران تاریخ از سراندیب
ساتھ ایک اندھے کے نکاح اُسکا باندھا کہتے ہین کہ ایک حکیم بیچ اُس تاریخ کے سراندیب سے

آمده بود که دیدهٔ نابینا را روشن همیکرد فقیه را گفتند داماد خود را علاج نمیکنی
آیا تھا کہ آنکھ اندھے کی روشن کرتا تھا دانشمند کے تئین کہا داماد اپنے کے تئین علاج نہین کرتا ہے تو

گفت ترسم که بینا شود دختر مرا طلاق دهد ع شوی زن زشت روی نابینا به
کہا ڈرتا ہون کہ دیکھنے والا ہو اور لڑکی میری کو طلاق دے خاوند بدشکل عورت کا اندھا بہتر

حکایت پادشاهی بدیدهٔ استحقار در طائفهٔ درویشان نظر کرد یکی از میان ایشان بفراست
ایک بادشاہ ساتھ دیدۂ حقارت کے بیچ گروہ فقیروں کے نظر کی تا ایک نے اُس درمیان سے ساتھ دانائی کے

بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بجیش از تو کمتریم
دریافت کیا اور کہا اے بادشاہ ہم بیچ اس دنیا کے ساتھ زندگانی کے تجھسے خوشتر ہین ہم اور ساتھ فوج کے تجھسے کمتر ہین

وبمرگ برابریم وبقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ مثنوی اگر کشور خدای کامرانست
اور ساتھ موت کے برابر ہیں ہم اور بیچ قیامت کے بہتر اگر چاہا خدا برتر نے + اگر ایک ملک کا صاحب مقصود رہی
وگر درویش حاجتمند نانست + در انساعت کہ خواہند این وآن مرد + نخواہند از
اور اگر فقیر حاجت مند روٹی کا ہی بیچ اُس ساعت کے کہ چاہینگے یہ اور وہ مرنا نچاہین گے
جہان بیش از کفن برد + چو رخت از مملکت بر بست خواہی + گدائی بہترست از پادشاہی
جہان سے زیادہ کفن سے لیجاتا جو اسباب بادشاہی کا باندھا چاہے تو فقیری بہتر ہے بادشاہی سے
طریقت ظاہر درویشی جامۂ ژندست وموی سترده وحقیقت آن دل زندہ و
رستہ ظاہر فقیری کا جامہ گدڑی کا ہی اور بال منڈے ہوے اور حقیقت اُس کی دل
نفس مردہ قطعہ نہ آنکہ بر در دعوی نشنید از خلقی + وگر خلاف کنندش بجنگ
نفس مرا ہوا نہ وہ کہ اوپر دروازے دعوے کے بیٹھے خلق سے اگر جھوٹا کریں اُسکو واسطے لڑائی کے
برخیزد + کہ گر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگے + نہ عابدست کہ از راہ سنگ برخیزد طریقت
اُٹھے کہ جو پہاڑ سے نیچے ڈھلکے ایک پتھر نہ عارف ہی کہ راہ پتھر سے اُٹھے رستہ
طریق درویشان ذکرست وشکر وخدمت وطاعت وایثار وقناعت وتوحید
راہ فقیروں کی ذکر کرنا خدا کا ہوا اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور خیرات کرنا اور کم دیش روزی پر صبر اور خدا کو ایک جاننا
وتوکل وتسلیم وتحمل ہر کہ بدین صفتہا کہ گفتم موصوفست بحقیقت درویشست واگر
اور نگاہ رکھنا اُسی پر اور ماننا اور برداشت کرنا جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کے کہ کہا میں نے تعریف کیا گیا ہی بیچ حقیقت کے فقیر ہی اور اگر
در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت
بیچ قبا کے ہی لیکن بیہودہ پھرنے والا بے نماز اور شہوتی ست اور حرص کرنیوالا کہ دنوں کو بیچ راتوں کے لاوے بیچ فکر خواہش کے
وشبہا روز کند در خواب غفلت وبخورد ہرچہ در میان آید وبگوید ہرچہ بر زبان
اور راتوں کو دن کیوے بیچ خواب غفلت کے اور کھاوے جو کچھ کہ سامنے آوے اور کہے جو کچھ اوپر زبان کے
آید رندست واگر در عباست قطعہ ای درونت برہنہ از تقوی + کز برون جامۂ ریا داری
آوے رند ہی اور جو بیچ گدڑی کے ہے اے دل تیرا ننگا پرہیزگاری سے کہ باہر جامہ مکر کا رکھتا ہے تو

پردهٔ هفت رنگ در مگذار

پردہ سات رنگ کا دروازے پر مت چھوڑ

دیدم گل تازه چند دسته

دیکھا مین نے پھول تازے کتنے دستی

تا در صفِ گل نشیند او نیز

تو بیچ قطار پھولونکے بیٹھے وہ بھی

گر نیست جمال و رنگ و بوم

جو نہین ہی صورت اور رنگ و بو مجکو

پروردهٔ نعمت قدیم

پالی ہوئی نعمت قدیم کی ہون مین

یا آنکه بضاعتے ندارم

باوجود اسکے کچھ اسباب نہین رکھتی ہون میں

چون هیچ وسیلتش نماند

جو کچھ وسیلہ اسکو نہ رہے

ای بار خدای عالم آرای

ای بار خدای عالم کے آراستہ کرنیوالے

ای مرد خدا ره خداگیر

اے مرد خدا کے راہ خدا کی لے

تو که ز خانه بوریا داری

تو کہ بیچ گھر کے چٹائی رکھتا ہی تو

برگنبدی از گیاه بسته

اوپر گنبد کے گھاس سے بندے ہوے

بگریست گیاه و گفت خاموش

روئی گھاس اور کہا خاموش

آخر نه گیاه باغ اویم

آخر نہ گھاس باغ اسکے کی ہون مین

گر بے هنرم و گر هنرمند

جو بے ہنر ہون مین اور جو عقلمند

سرمایهٔ طاعتی ندارم

پونجی عبادت کی نہین رکھتی ہون مین

رسمیست که مالکان تحریر

رسم ہی کہ مالک آزاد کرنے کے یعنی صاحب دفتر

بر سعدی پیر خود ببخشای

اوپر سعدی بڈھے اپنے کے بخشش کر

بدبخت کسے که سر بتابد

بدبخت وہ ہی کہ سر پھیرے

مثنوی

گفتم چه بود گیاه ناچیز

کہا مین نے کیا ہو گھاس بے حقیقت

صحبت نکند کرم فراموش

صحبت نہ کرے کرم بھلانا

من بندهٔ حضرت کریمم

مین بندہ درگاہ خدا کا ہون مین

لطفست امیدم از خداوند

مہربانی کی ہی امید مجکو صاحب سے

او چارهٔ کار بنده داند

وہ تدبیر کام بندے کی جانتا ہے

آزاد کنند بندهٔ پیر

آزاد کرین بندے بڈھے کو

سعدی ره کعبهٔ رضا گیر

اے سعدی راہ کعبۂ رضا کی لے

زین در که درِ دگر نیابد

اس دروازے سے کہ دروازہ دوسرا پاوے

حکایت حکیمے را پرسیدند از شجاعت و سخاوت کدام بهترست گفت آنکس را

ایک حکیم کے تئین پوچھا شجاعت اور سخاوت سے کہ کون بہتر ہی کہا اُس شخص کے تئین

که سخاوتست بشجاعت حاجت نیست فرد نبشتست بر گور بهرام گور

کہ سخاوت ہی شجاعت کی احتیاج نہین ہی لکھا ہی اوپر قبر بہرام گور کے

که دست کرم به ز بازوی زور + نماند حاتم طائی ولیک تا بابد + بماند نام بلندش

کہ ہاتھ بخشش کا بہتر کہ بازوے قوت دار نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام بلند اسکا

به نیکوئی مشهور + زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را + چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

ساتھ نیکی کے مشہور زکات مال کی باہر کر کہ بڑھے شاخ انگور کے تئیں جو باغبان چھانٹے زیادہ دے انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهندهٔ مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت

ایک سوال کرنیوالا مغرب کا بیچ بازار کپڑا بیچنے والون حلب کے کہتا تھا اے صاحبو مال کے

اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

اگر تمھارے تئیں انصاف ہوتا اور ہمارے تئیں قناعت رسم سوال کی جہان سے اٹھتی

قطعه اے قناعت توانگرم گردان + که وراے تو هیچ نعمت نیست

اے قناعت دولتمند مجکو کر کہ سواے تیرے کوئی دولت نہیں ہی

کنج صبر اختیار لقمانست + هر کرا صبر نیست حکمت نیست حکایت

گوشہ صبر کا اختیار لقمان کا ہی جس شخص کے تئیں صبر نہیں ہی حکمت نہیں ہی

دو امیرزاده در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکے

دو امیرزادے بیچ مصر کے تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک

علامه گشت و آن دگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی

بڑا عالم ہوا اور وہ دوسرا وزیر مصر کا ہوا پس یہ دولتمند ساتھ آنکھ حقیر جاننے کے بیچ عالم کے نظر کرتا تھا اور کہتا تھا

من بسلطنت رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری

میں بیچ سلطنت کے پہونچا ہوں اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا کہا اے بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ

عز اسمه همچنان بر من افزونترست که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان

تمام اسکا ایسا ہی بہت زیادہ ہی کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے یعنی علم اور تیرے تئیں میراث فرعون و ہامان کی

یعنی ملک مصر مثنوی من آن مورم که در پایم بمالند • نه زنبورم که از
یعنے ملک مصر کا　　مین وہ چیونٹی ہون کہ بیچ پاؤن کے مجکو ملتے ہین　　نہ بھڑ ہون مین کہ
نیشم بنالند • کجا خود شکر این نعمت گزارم • که زور مردم آزارے ندارم
ڈنک میرے سے روتے ہین کہان تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کروں نہین کہ زور آدمی کے آزار دینے کا نہین رکھتا ہون

حکایت درویشے را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت و خرقه بخرقه میدوخت
ایک فقیر کے تئین سنا مین نے کہ فاقہ کی آگ مین جلتا تھا　　اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا
و تسکین خاطر خود را میگفت شعر بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق • که رنج
اور تسلی خاطر اپنے کے تئین کہتا تھا　　ساتھ خشک روٹی کے قناعت کرتے ہین اور جامہ گدڑی کے کہ رنج
محنت خود به که بار منت خلق • کسے گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم دارد
محنت اپنی کا بہتر کہ بار احسان خلق سے • کسی نے کہا اسکو کیا بیٹھا ہے تو کہ فلانا بیچ اس شہر کے طبیعت سخی رکھتا
و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت
اور کرم عام　　کمر بیچ خدمت آزادون کے باندھے ہوئے اور اوپر دروازوں کے بیٹھا اگر اوپر صورت
حالت چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و
حال تیرے کے جیسا کہ ہے خبر پاوے　　نگہبانی خاطر عزیزون کی رکھنا　　منت رکھے اور
غنیمت شمارد گفت خاموش که در پستی مردن به که حاجت پیش کسی بردن
غنیمت گنے　　کہا چپ کہ　　بیچ پستی کے مرنا بہتر کہ حاجت کسی کے آگے لیجانے سے
قطعه هم رقعه دوختن به و الزام کنج صبر • کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت
یہی ٹکڑے سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا کہ واسطے کپڑے کے رقعہ آگے بڑے آدمی کے لکھنا
حقا که با عقوبت دوزخ برابرست • رفتن به پایمردی همسایه در بهشت حکایت
قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے برابر ہے　　جانا ساتھ پائمردی ہمسایہ کے بہشت مین
یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را بخدمت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم فرستاد سالی در دیار
ایک نے بادشاہوں عجم سے ایک طبیب دانا کو بیچ خدمت مصطفی کے درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام بھیجا ایک سال بیچ ملک

عرب بود کسی تجربه پیش وی نیاورد و معالجتی از وی درنخواست پیش پیغمبر
عرب کے تھا کوئی آزمائش آگے اُسکے نہ لایا اور ایک علاج اس سے نہ چاہا آگے پیغمبر کے
صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گلہ کرد کہ مرین بندہ را بسبب معالجت صحابہ بخدمت فرستادہ اند
صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور گلہ کیا کہ تھا کر اس بندہ کو واسطے علاج کرنے یاروں تمہارے نے بھیجا ہے
درین مدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معینست بجای آرد رسول علیہ السلام
بیچ اس مدت کے کسی نے مہربانی نہ کی تا وہ خدمت کہ اوپر بندہ کے معین ہے بجا لاوے رسول نے اوپر اُنکے سلام
گفت این طائفہ را طریقی ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست
کہا اس وہ کے تئیں ایک راہ ہے کہ جب تک اُنکو بھوک غالب نہیں ہوتی ہے نہیں کھاتے ہیں اور ابتک بھوک باقی ہوتی ہے کہ ہاتھ
از طعام بدارند حکیم گفت اینست موجب تندرستی زمین بوسید و رفت مثنوی سخن آنگہ کند حکیم
کھانے سے اٹھا لیتے ہیں حکیم نے کہا یہی ہے سبب تندرستی کا زمین خدمت کی چومی اور گیا بات سو وقت کرتا ہے حکیم
آغاز + یا سر انگشت سوی لقمہ دراز + کہ ز ناگفتنش خلل زاید + یا ز ناخوردنش بجان آید +
شروع یا سر انگلی کا طرف لقمہ کے دراز کہ نا کہنے اُسکے سے خلل پیدا ہووے یا نا کھانے اُسکے سے بیچ جان کے آوے
لاجرم حکمتش بود گفتار + خوردنش تندرستی آرد بار حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است
ناچار حکمت اُسکی ہووے کہنا کھانا اُسکا تندرستی لاوے پھل بیچ کتاب تاریخ شیر بابکان کے آیا ہے
کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزی چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت این قدر
کہ حکیم عرب کے تئیں پوچھا کہ ایک دن کتنا طعام چاہیے کھانا کہا سو درم بوزن کفایت کرتا ہے کہا اسقدر کیا
چہ قوت دہد گفت ہذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حاملہ
کیا قوت دیوے کہا اسقدر اُٹھاویگا تیرے تئیں اور جو تو نے کہ زیادہ کیا اوپر اس مقدار کے پس تو اٹھانے والا
یعنی اینقدر ترا بر پای میدارد و ہرچہ برین زیادت کنی حمال آنی شعر خوردن برای زیستن و
یعنے اسقدر تیرے تئیں قائم رکھتا ہے اور جو کچھ اوپر اسکے زیادہ کرے تو اٹھانیوالا اسکا ہے تو کھانا واسطے جینے کے اور
ذکر کردنست + تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست حکایت دو درویش خراسانی
ذکر کرنے کے ہے تو معتقد کہ جینا واسطے کھانے کے ہے دو فقیر خراسان کے رہنے والے

ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود که بہر دو شب افطار کردی و دیگر قوی

لازم لینے والے صحبت ایک دوسرے کے سفر کرتے تھے ایک ضعیف تھا کہ دو رات میں روزہ کھولتا تھا اور دوسرا زورآور

که روزے سہ بار خوردی اتفاقاً بر در شہری بتہمت جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ کردند

کہ ایک دن میں تین بار کھاتا اتفاق سے دونوں ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت کے ساتھ گرفتار ہوئے دونوں کو ایک گھر میں قید کیا

و بگل برآوردند بعد از دو ہفتہ معلوم شد که بیگناہ اند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جان

اور ساتھ مٹی کے چن دیا پیچھے دو ہفتہ کے معلوم ہوا کہ بے گناہ ہیں زورآور کو دیکھا مرا اور ضعیف جان

بسلامت بردہ مردم درین عجب بماندند حکیمے گفت خلاف این عجب بودی که این یکی

سلامت لے گیا آدمی بیچ اس تعجب کے رہے ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے تعجب ہوتا کہ یہ ایک

بسیار خوار بود طاقت بینوائی نیاورد ہلاک شد و آن دیگر خویشتن دار بود لاجرم

بہت کھانیوالا تھا طاقت بے توشہ ہونے کی نہ لایا اور مرگیا اور وہ دوسرا قناعت کرنیوالا تھا ضرور کر

بر عادت خود صبر کرد و بسلامت خلاص یافت قطعہ چو کم خوردن طبیعت شد کسی را

اوپر خواہش کے صبر کیا اور ساتھ سلامتی کے خلاصی پائی جو کم کھانے کی طبیعت ہوئی کسی کے تئیں

چو سختی پیشش آید سہل گیرد وگر تن پرورست اندر فراخی چو تنگی بیند از سختی بمیرد حکایت

جو سختی آگے اسکے آوے سہل پکڑے اور جو تن پالنے والا ہے بیچ فراغت کے جو تنگی دیکھے سختی سے مرے

یکی از حکما پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن که سیری مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی

ایک حکیموں سے بیٹے کے تئیں منع کرتا بہت کھانے سے کہ آسودگی آدمیوں کے تئیں بیمار کرتی ہے اے باپ بھوک

خلق را بکشد نشنیدہ که ظریفان گویند بسیری مردن بہ که گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار

خلق کے تئیں مارتی ہے نہیں سنا ہے تو نے کہ خوش طبع کہتے ہیں ساتھ آسودگی کے مرنا بہتر کہ بھوک سہنا کہا اندازہ نگاہ رکھ

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا شعر نہ چندان بخور کز دہانت برآید نہ چندانکہ از ضعف جانت

کھاؤ تم اور پیو تم اور اسراف نہ کرو نہ اتنا کھا کہ منہ تیرے سے نکل آوے نہ اتنا کہ ناتوانی سے جان تیری

برآید قطعہ باآنکہ در وجود طعامست عیش نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود

برآوے باوجود اسکے کہ بیچ ہونے کھانے کے ہی خوشی ذات کی رنج لاوے کھانا کہ زیادہ اندازہ سے ہووے

جاسوس ... معروف است ... [illegible]

[illegible] ... از علم ... علم الابدان و علم الادیان ... [illegible]

اگر گلشکر خوری بتکلف زیان کند + ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود حکایت

جو گلقند ساتھ تکلیف کے کھاوے تو نقصان کرے + اور جو روٹی خشک دیر کو کھاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزی نخواہد شعر معدہ چو پر گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے معدہ جو بھر گیا ہوا اور درد شکم

درد خاست + سود ندارد ہمہ اسباب راست حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان

اٹھا فائدہ نہ کرے تمام اسباب درست ایک کنجڑے کے تئین درم کتنے اوپر صوفیوں کے

گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردی و سخنہای باخشونت گفتی و اصحاب

قرض آتے تھے بیچ شہر واسطے کے ہر روز مانگتا تھا اور باتین ساتھ سختی کے کہتا اور یار

تعنت او خستہ خاطر ہمی بودند و از تحمل چارہ نبود صاحبدلی در انمیان گفت نفس را

بیچ مین الٹنے اسکے رنجیدہ خاطر ہوتے تھے اور برداشت کرنے سے علاج نہ تھا ایک صاحبدل نے بیچ اس میان کے کہا نفس کو

وعدہ دادن بطعام آسانترست کہ بقال را بدرم قطعہ ترک احسان خواجہ اولی تر +

وعدہ دینا ساتھ کھانے کے آسان زیادہ ہے کہ کنجڑے کے تئین ساتھ پیسونکے چھوڑنا احسان صاحب کا بہتر زیادہ تر

کاحتمال جفای بوابان بتمنای گوشت مردن + کہ تقاضای زشت قصابان حکایت

اٹھانا ظلم دربانون سے بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر کہ تقاضے برے قصائیون سے

جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر

ایک جوانمرد کو بیچ لڑائی تاتار کے ایک زخم پہونچا کسی نے کہا فلانا سوداگر نوشدارو رکھتا ہے اگر

بخواہی باشد کہ دریغ ندارد و گویند بازرگان بہ بخل معروف بود شعر گر بجای نانش اندر

مانگے تو یقین کہ افسوس کہے کہتے ہین کہ سوداگر ساتھ بخل کے ایسا مشہور تھا جو کہ بیچ جگہ روٹی کے اسکو دسترخوان مین

سفرہ بودی آفتاب + تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جہان + جوانمرد گفت اگر دارو خواہم

ہوتا آفتاب قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے + جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہون

از و دہد یا ندہد و اگر دہد منفعت کند یا نکند باری خواستن از و زہر کشندہ است شعر

اُس سے وہ دے یا نہ دے اور اگر دیوے فائدہ کریگا بہر صورت مانگنا اُس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بهمت خواستی ، در تن افزودی از جان کاستے + وحکیمان

جو کچھ کہ کمینوں سے ساتھ ہمت کے مانگا تو نے بیچ تن کے بڑھا تو اور جان سے گھٹا تو اور حکیموں نے

گفته اند اگر حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی

کہا ہے جو زندگانی بیچین کہاوت مین ساتھ آبرو کے دانا نہ خرید کرے کہ مرنا ساتھ بیماری کے بہتر زندگانی سے

بذلت شعر اگر حنظل خوری از دست خوشخوی + به از شیرینی از دست ترشروی

ساتھ خرابی کیسی جو اندرائن کھاوے تو ہاتھ خوشخو کے سے بہتر مٹھائی ہاتھ کھٹے منھ کی سے

حکایت یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان که مقدار

ایک عالموں سے کھانیوالے بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کے تئین بڑے آدمیوں سے کہ مقدار اُسکا

بود بگفت روی از توقع او در هم کشید و تعریض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد

تھا کہا منھ آبرو اُسکے سے غصہ مین کھینچا اور آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اُسکے بُرا آیا

قطعه ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز + مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

نصیبے منھ کھٹے کیے ہوے سے آگے یار عزیز کے مت جا کہ زندگانی اوپر اُسکے بھی تلخ کرے تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو + فرو نبندد کار گشاده پیشانی ، اوزه واند

واسطے جس حاجت کے کہجاوے تو تازہ منھ اور ہنستا جا بند نہیں ہوتا ہی کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ

اندکے در وظیفه او زیادت کرد و بسیار از ارادت کم دانشمند چون پس از

تھوڑا بیچ روزینے اُسکے کی زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم عالم نے جو بعد

چند روز مودت معهود بر قرار ندید گفت شعر بئس المطاعم حین الذُّلُّ تکسبها

چندروز کی دوستی قبول کی ہوئی برقرار نہ دیکھی کہا بدترین کھانے کا وقت ذلت کے حاصل کرے تو ہانڈی

القدر منتصب والقدر مخفوض فرد نانم افزود و آبرویم کاست

ہانڈی برپا ہوئی ہو اور مرتبہ پست روٹی میری زیادہ کی اور آبرو میری گھٹائی

بینوائی به از مذلت خواست حکایت درویشی را ضرورتے پیش آمد کسی

مفلسی بہتر ہے سوال کی خواری ہو ایک فقیر کے تئین ایک ضرورت آگے آئی کسی

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای
فلانا نعمت رکھتا ہی کامل اور بخشش ذاتی شامل اگر او پر حاجت تیری کے واقف ہو یقین کہ بیچ جاری کرنے
آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت
اُسکے کے دیر روا نرکھے کہا نے اُسکے تئین نہین جانتا ہون نہین کہا مین تیرے تئین راہ بیجاتا کر دونین ہاتھ اُسکا پکڑا
تا منزل آن شخص در آورد یکی را دید لب فرو هشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت
تو بیچ منزل اُس شخص کے لایا ایک کو دیکھا لب لٹکائے اور تند بیٹھا پھرا اور بات نہ کی
کسی گفتش چه کردی گفت عطای او را به لقای او بخشیدم قطعه مبر حاجت
کسی نے کہا اُسکو کیا کیا تو نے کہا بخشش اُسکی ساتھ شکل اُسکی کے بخشا مین نے مت لیجا حاجت
بنزدیک ترش روی که از خوی بدش فرسوده گردی اگر حاجت بری نزد کسی بر که از رویش
آگے ترش رو کے کہ خصلت بد اُسکی سے ایذا پایا گیا ہووے تو جو حاجت لیجاتا ہی تو نزدیک اُس شخص کے لیجا کہ منہ سے اُسکی
بنقد آسوده گردی حکایت خشک سالی باسکندریه پدید آمد و عنان طاقت درویش
نورا آسوده ہووے تو ایک خشک سال بیچ اسکندریہ کے ظاہر آیا اور باگ طاقت کی
درویش رفته بود و درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد اهل زمین بآسمان پیوسته قطعه نماند
فقیر سے گئی تھی اور دروازے آسمان کے اوپر زمین کے بند ہوئے تھے اور فریاد اہل زمین کی اوپر آسمان کے ملی ہوئی نرہا
جانور از وحش و طیر و ماهی و مور که بر فلک نشد از بی‌مرادی فغانش عجبست که دود دل خلق
کوئی جانور وحشی سے اور پرندہ اور مچھلی اور چونٹی کہ اوپر آسمان کے نہ گیا بی مرادی سے شور اُسکا عجب ہی کہ دھوان دل خلق کا
جمع می نشود که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش در چنین سالی مخنثی دور از دوستان
جمع نہین ہوتا ہی کہ بدلی ہووے اور سیلاب دیدے کا مینہ اُسکا بیچ ایسے سال کے ایک مخنث دور دوستون سے
که سخن در وصف او ترک ادبست خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اهمال از آن در گذشتن
کہ بات بیچ تعریف اُسکے کے چھوڑنا ادب کا ہی خصوصاً بیچ درگاہ بزرگون کے اور ساتھ طریق مہمل کرنیکے درگذرنا
هم نشاید که طائفه بر عجز گوینده حمل کنند برین دو بیت اختصار کنیم که اندکی دلیل
بھی نچاہیے کہ ایک گروہ اوپر عاجزی کہنے والے کے قیاس کرین اوپر ان دو بیتون کے مختصر کرتا ہون کہ تھوڑی دلیل

بسیار باشد دشتی نمونه خزاری شعر تری گر کشد مخنث را • تری را دگر نباید کشت

بہت ہووے او رتھوڑی ہانگی ایک گون سے اگر تار کار ہنے والا مار اُس نامرد کیتین شار رہنے والیکے تئین ہنچا ہیے

چند باشد چو جسر بغداد ش • آب زیر و آدمی بر پشت • چنین شخصیکه یکطرف از نعت

کب تک ہو دمانند پل بغداد کے وہ پانی نیچے اور آدمی اوپر پیٹھ کے ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف

شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادی و مسافران را

اُسکی سے سُنا تو نے بیچ اس سال کے نعمت بہت رکھتا تھا تنگدستوں کے تئین چاندی اور سونا دیتا اور مسافروں کو

سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت رسیده بودند آهنگ

دستار خوان رکھتا ایک گروہ فقیرون کا ظلم فاقہ سے بیچ طاقت کے پہونچا تھا قصد

دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم گفتم قطعه نخورد

دعوت اُسکی کا کیا اور مشورت ساتھ میرے لائے سر موافقت سے پھیرا میں نے اور کہا میں نے نہیں کھاتا ہے

شیر نیم خورده سگ • گر بسختی بمیرد اندر غار • تن به بیچارگی و گرسنگی • بنه و دست پیش سفله

شیر جھوٹا کتے کا جو سختی سے مرے بیچ غار کے تن ساتھ بیچارگی اور بھوک کے رکھ اور ہاتھ آگے کمینے کے

مدار • گر فریدون شود بنعمت و ملک • بی هنر را بهیچکس مشمار • پرنیان و نسیج بر نا اهل

مت کر جو فریدون ہووے ساتھ نعمت اور ملک کے بے ہنر کے تئین ساتھ ہیچ آدمی مت شمار کر پرنیان اور نسیج اوپر نالائق کے

لاجورد و طلاست بر دیوار حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت

لاجورد اور طلا ہی اوپر دیوار کے حاتم طائی کے تئین کہا آپ سے بزرگ ہمت زیادہ

در جهان دیده یا شنیده گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب را

بیچ جہان کے دیکھا ہی تو نے یا سنا ہی تو نے کہا ہاں ایکدن چالیس اونٹ قربان کیے تھے واسطے امیرون عرب کے

پس بگوشهٔ صحرائے بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشتهٔ خار فراهم آورده

پس بیچ ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت باہر گیا تھا ایک لکڑی چننے والے کو دیکھا میں نے گٹھا لکڑی کا جمع لایا

گفتمش بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت فرد

کہا میں نے اُسکو بیچ مہمانخانہ حاتم کے کیون نہیں جاتا ہی تو کہ ایک خلق اوپر دسترخوان اُسکی کے جمع آئی ہی کہا

هر که نان از عمل خویش خورد + منت حاتم طائی نبرد + انصاف دادم که مر او را

جو کوئی کہ روٹی کام اپنے سے کھاوے + احسان حاتم طائی کا نہ لیوے + انصاف دیا میں نے کہ میں نے اسکے تئیں

بهمت وجوانمردی بیش از خود دیدم حکایت موسیٰ علیه السلام درویشی را دید

بیچ ہمت اور جوانمردی کے زیادہ اپنے سے دیکھا میں نے موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کے تئیں دیکھا

از برهنگی بریگ اندر شده گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدای عز وجل مرا کفافی دهد

ننگے تن سے بیچ ریگ کے گیا کہا اے موسیٰ دعا کر تو خدا بزرگ اور برتر میرے تئیں روزینہ دیوے

که از بیطاقتی بجان آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روز که باز آمد از مناجات

کہ بیطاقتی سے نہایت تنگ آیا ہوں جس موسیٰ نے دعا کی اور گیا پیچھے چند روز کے پھر آیا واسطے مناجات کے

مر او را دید گرفتار و خلقی انبوه بروی گرد آمده گفت اینچه حالت ست گفتند خمر خورده

ناگاہ اسکے تئیں دیکھا گرفتار اور ایک خلق بہیڑ اوپر اسکے جمع آئی کہا یہ کیا حالت ہے کہا شراب پی

و عربده کرده و کسی را کشته اکنون بقصاص فرموده اند شعر گربهٔ مسکین اگر پر داشتی

اور لڑائی کی اور کسی کے تئیں مارا اب واسطے بدلے کے فرمایا ہے بلی غریب جو پر رکھتی

تخم گنجشک از جهان برداشتی فرو عاجز باشد که دست یابد + بر خیزد دست عاجزان

نسل چڑیا کی جہان سے اٹھاتی عاجز ہووے کہ ہاتھ قوت کا پاوے اٹھ اور تھام ہاتھ عاجزوں

بر تابد + وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ شعر

او بیٹھے اور جو کشادہ کرتا ہے اللہ روزی کے تئیں واسطے بندوں اپنے کے ہر آئینہ فساد کرتے

مَاذَا أَخَاضَكَ يَا مَغْرُورُ فِي الْخَطَرِ + حَتّٰى هَلَكْتَ فَلَيْتَ النَّمْلَ لَمْ يَطِرِ

بیچ زمین کے کس چیز نے بیچ اندیشۂ باطل کے ڈالا تیرے تئیں اے مغرور تا کہ ہلاک ہو تو پس کاشکے چیونٹی نہ اڑتے

رباعی سفله چو جاه آمد و سیم و زرش

کمینہ جو جب آیا اور چاندی اور سونا اسکو

سیلی خواهد بضرورت سرش

گردنی چاہے ساتھ ضرور کے سر اسکا

آن نشنیدی که فلاطون چه گفت

وہ نہیں سنا ہے تو نے کہ افلاطون نے کیا کہا

مور همان به که نباشد پرش

چیونٹی وہی بہتر کہ نہوں پر اسکے

حکمت پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است شعر آنکس که توانگرت
باپ کے تئین شہد بہت ہی اور لیکن بیٹا گرمی دار ہی وہ شخص کہ تو انگر تری تئین
نمیگرداند + او مصلحت تو از تو بهتر داند حکایت اعرابی را دیدم در حلقهٔ جوهریان
نہین کرتا ہی وہ مصلحت تیری تجھسے بہتر جانتا ہی ایک جنگل کے رہنے والے کو دیکھا مین نے بیچ حلقہ جوہریون
بصره که حکایت میکرد که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معینی چیزے
بصرہ کے رہنے والے کے حکایت کرتا تھا کہ ایک وقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تھی مین نے اور خرچ مقررہ سے کوئی چیز
با من نمانده دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسهٔ یافتم پر از مروارید هرگز آن
پاس میرے نرہی دل اوپر ہلاک کے رکھا کہ یکایک ایک تھیلی پائی مین نے بھری ہوئی موتیونسے ہرگز وہ
ذوق و شادی فراموش نکنم که پنداشتم که گندم بریان ست باز آن تلخی و نومیدی
مزا اور خوشی بھولتا نہ کرونگا مین کہ جانا مین نے کہ گیہون بھنے ہین پھر وہ تلخی اور نومیدی
که معلوم کردم که مروارید ست قطعه در بیابان خشک و ریگ روان + تشنه را در
کہ معلوم کی مین نے کہ موتی ہین بیچ جنگل خشک اور ریگ روان کے + پیاسے کے تئین بیچ
دهان چه در چه صدف + مرد بی توشه کاوفتاد ز پای + بر کمر بند او چه زر چه خزف
منہ کے کیا موتی کیا سیپی مرد بے اسباب کہ گرا پاؤنسے + اوپر کمر بند اسکے کے کیا سونا کیا ٹھیکری
حکایت یکے از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت شعر
ایک عرب کے رہنے والونسے بیچ جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تھا
یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ + نَهْرٌ تَلَاطَمَ رُکْبَتِیْ وَاَظَلُّ اَمْلَأُ قِرْبَتِیْ
اے کاشکے پہلے موت اپنی سے ایکدن پاؤن مین مطلب اپنا جو نہر پانی کی اسکی لہرے اونتک پہونچے اور مشکیزہ اپنا اس سے
حکایت همچنان درویشے در قاع بسیط گم شده و قوتش نمانده درمی چند
ویسے ہی ایک فقیر بیچ ایک جنگل کے گم ہوا تھا اور قوت اسکی نرہی درم کتنے ایک
داشت بسیار بگردید ره بجائے نبرد بس بسختی هلاک شد طائفهٔ برسیدند
رکھتا تھا بہت پھرا راہ کہین نہ لے گیا پس ساتھ سختی کے مرگیا ایک گروہ پہونچا

درمها دیدندش پیش روے نہادہ و برخاک نشستہ قطعہ گرہمہ زرجعفری دارد +

درم دیکھے اُسکے آگے مُنھ کے رکھے ہوے اور اوپر خاک کے لکھا ہوا اگر تمام زرجعفری رکھے

مرد بے توشہ بر نگیرد کام + در بیابان فقیر سوختہ را + شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام +

مرو بغیر توشہ نہین اٹھاتا ہی فائدہ بیچ جنگل کے فقیر بھوکے کے تئین شلغم پکا ہوا بہتر کہ نقرۂ خام

حکایت ہرگز از دور زمان ننالیدہ ام و روی از گردش ایام درہم نکشید.

ہرگز گردش زمانہ سے نہین شکوہ کیا ہی مین نے اور منھ گردش زمانہ سے درہم نہ کھینچا

مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفہ درآمدم

مگر اُسوقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور طاقت جوتہ پہننے کی نرکھتا تھا مین بیچ مسجد کوفہ کے آیا مین

دلتنگ یکی را دیدم کہ پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بیکفشی

دلتنگ ایک کے تئین دیکھا مین نے کہ پاؤن نرکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجالایا مین اور اوپر جوتے نہونیکے

صبر کردم قطعہ مرغ بریان بچشم مردم سیر + کمتر از برگ ترہ بر خوانست +

صبر کیا مین نے مرغ بھونا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے کمتر ہے ساگ کے سے اوپر خوان کے ہے

وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست + شلغم پختہ مرغ بریانست حکایت

اور جس کسی کے مقدور اور قدرت نہین ہی شلغم پکا ہوا مرغ بھونا ہوا ہی

یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاہی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہونسے ساتھ تن کتنے کے خاصونسے بیچ ایک شکارگاہ کے جاڑے مین عمارت سے دور پڑا

تا شب درآمد خانہ دہقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما

تو رات آئی گھر ایک زمیندار کے تئین دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اُس جگہ جائین ہم تو شدت جاڑے کی

نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاہان نباشد بخانۂ دہقانی رکیک

نہو ایک نے وزیرونسے کہا لائق مرتبے بلند بادشاہون کے نہوے بیچ گھر ایک زمیندار کنگال کے

التجا کردن ہم اینجا خیمہ زنیم و آتش کنند دہقان را خبر شد ما حضری کہ داشت

التجا لیجانا بھی اس جگہ خیمہ مارین ہم اور آگ لوگ روشن کرین گانوون والے کو خبر ہوئی جو چیز کہ موجود رکھتا تھا

ترتیب کرد وپیش آورد و زمین بوسید گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل

درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس اندازے کے اتر نہیں آتا

نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد

نہ ہوتا لیکن مشیروں نے نچاہا کہ مرتبہ گانوں والے کا بلند ہو بادشاہ کے تئین بات کہنا اُسکا پسند آیا

شبانگه بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدمش که قدمی چند

شام کے وقت طرف گھر اُسکے کے کوچ کیا صبح کو اُسکو خلعت اور نعمت دیا سنا میں نے اُسکو کہ قدم کتنے ایک

در رکاب سلطان بود و میگفت قطعه ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم از

بیچ سواری بادشاہ کے تھا اور کہتا تھا — مرتبے اور دبدبے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم

التفات بمهمانسرای دهقانی + کلاه گوشه دهقان بآفتاب رسید + که سایه بر سرش

مہربانی سے بیچ مہمانسرائے ایک زمیندار کے — ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا پہونچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اُسکے کے

انداخت چو تو سلطانی حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته

ڈالا تجھ ایسے بادشاہ نے — ایک فقیر خوفناک کے تئین نقل کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی

بود یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری ما را مهمیست اگر برخی از آن

تھی ایک نے بادشاہوں سے کہا اُسکو کہ لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئین ایک کام سخت ہے اگر ساتھ تھوڑے کے

دستگیری کنی چون ارتفاع برسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین

اُس مال سے مدد کرے تو جو فائدہ پہونچے گا دیا کیا جائے گا اور شکر کہا جائیگا کہا اے صاحب روئے زمین کے

لائق قدر بزرگ پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی آلوده گردن

لائق مرتبے بزرگ بادشاہ کے نہوئے ہاتھ ارادے کا مال مجھ ایسے کنگال کے آلودہ کرنا

که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات للخبیثین

کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے میں نے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں نہیں کہ چیزیں بد واسطے بدوں کے لائق ہیں

شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست + جهود مرده میشوئی چه باکست

جو پانی کنوئیں نصرانی کا نہیں پاک ہے — جہود موئے ہوئے کو دھوتا ہے کیا ہشت ہے

شعر قالوا عجین الکلس لیس بطاهر + قلنا نسُدّ به شقوق المبرز

کہا اُنھون نے خمیر چونے کا نہین ہے پاک کہا ہم نے بند کرینگے ساتھ اُسکے شگافون پاخانے کو

شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن بنمود

سنا مین نے کہ سر فرمانبرداری بادشاہ سے پھیرا اور حجت لانا پکڑا اور بے حیائی کرنا فرمایا

تا مضمون خطاب را ازوی بزجر و توبیخ مخلص کردند مثنوی بلطافت چو

تو مضمون خطاب کے تئین اُس سے ساتھ جھڑکی کے چھڑا لیا انھون نے ساتھ خوبی کے جو

بر نیاید کار + سر به بیحرمتی کشد ناچار + هر که بر خویشتن نبخشاید + گر نبخشد برو

نہ نکلے کام سر ساتھ رسوائی کے کھینچتا ہے لاچار جو کوئی اوپر اپنے بخشش کرے اگر نہ بخشش کرے اوپر اُسکے

کسے شاید حکایت بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار داشت و چهل

اور کوئی لائق ہے ایک سوداگر کے تئین دیکھا مین نے کہ ایکسو پچاس اونٹ بوجھ رکھتا تھا اور چالیس

بنده و خدمتگار در جزیره کیش مرا بحجره خویش برد همه شب نیارامید از سخنهای

تابعدار اور خدمت کرنیوالے بیچ ٹاپو کیش کے میرے تئین بیچ کوٹھری اپنی کے لے گیا تمام رات نہ آرام کیا باتین

پریشان گفتن که فلان انبارم بترکستانست و فلان بضاعت بهندوستان

پریشان کہنے سے کہ فلان انبار میرا بیچ ترکستان کے ہے اور فلانی پونجی بیچ ہندوستان کے

واین قباله فلان زمین ست و فلان چیز را فلان کس ضمین است گاه

اور یہ قبالہ فلانی زمین کا ہے اور فلان چیز کا فلانا شخص ضامن ہے کبھی

گفتی که خاطر اسکندریه دارم که هوای خوشست باز گفتی نه که

کہتا کہ خاطر اسکندریہ کی دیکھتا ہون کہ ہوا وہان کی خوش ہے پھر کہتا نہین کہ

دریای مغرب مشوشست سعدیا سفری دیگر در پیشست اگر آن

دریا مغرب کا مشوش ہے اے سعدی ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ

کرده شود بقیت عمر بگوشه بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفرست

کیا جائے باقی عمر اپنی بیچ گوشے کے بیٹھون مین اور قناعت کرون نہین کہا مین نے وہ کون سفر ہے

گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسہ چینی
کہا گندگ فارس کی چاہتا ہوں میں لے جانا بیچ چین کے کہ سنا میں نے کہ قیمت بڑی رکھتی ہے اور برتن چین
بروم آرم و دیبای رومی بہند و پولاد ہندی بحلب و آبگینہ حلبی بہ یمن و برد
بیچ روم کے لاؤں میں اور کپڑے روم کے بیچ ہند کے اور فولاد ہند کا بیچ حلب کے اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر
یمانی بہ پارس و ازان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین ماخولیا
یمن کی بیچ فارس کے اس سے پیچھے چھوڑنا سفر کا کروں میں اور بیچ ایک دکان کے بیٹھوں میں انصاف اس مالیخولیا سے
چندان فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے
اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اسکو نہ رہی کہا اے سعدی تو بھی ایک بات
بگوی ازآنہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم **قطعہ** آن شنیدستی کہ در صحرائے غور
کہہ ان باتوں سے کہ دیکھا ہے تو نے یا سنی ہے تو نے کہا میں نے وہ سنا ہے تو نے کہ بیچ جنگل غور کے
بار سالارے بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیا دار را + یا قناعت
اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدھے سے کہا آنکھ حریص دنیا دار کے تئیں یا قناعت
پر کند یا خاک گور **حکایت** مالداری را شنیدم کہ بہ بخل اندرچنان معروف
بھرتی ہے یا خاک قبر کی ایک مالدار کے تئیں سنا میں نے کہ بیچ بخل کے ایسا معروف
بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خست نفس
تھا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی ذات کی
جبلی ہمچنان در وی متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانی ندادے
ایسی بیچ اسکے قرار پکڑنے والی تو اس جگہ تک پہونچی کہ ایک روٹی کو ہاتھ سے عوض ایک جان کے نہ دیتا
و گر بہ ابوہریرہؓ را بلقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختی
اور بلی ابوہریرہؓ کے تئیں ساتھ ایک لقمہ کے سرفراز نہ کرتا اور کتے اصحاب کہف کے تئیں ایک ہڈی نہ ڈالتا
فی الجملہ خانہ او را کس ندیدی در کشادہ و سفرہ او را سر بیت درویش بجز بوے
حاصل کلام گھر اسکے کے تئیں کوئی نہ دیکھتا دروازہ کھلا ہوا اور دسترخوان اسکے کے تئیں سر نقیر سوا بوے

طعامش نشنیدی + مرغ از پس ناخوردن او ریزه نچیدی + شنیدم که

کھانے اُسکے کی نہ سونگھتا تھا چڑیا پیچھے کھانا کھانے اُسکے کے ریزہ نہ چنتی سنا مین نے کہ

بدریای مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونے در سر حتی

بیچ دریای مغرب کے راہ مصر کی آگے پکڑی تھی اور خیال فرعون بسبب کثرت مال کے بیچ سر کے یہانتک کہ

اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ بادی مخالف بکشتی برآمد چنانکه گویند فرو باطبع

لیا اُسکے تئین غرق ہونے نے ایک ہوا مخالف بیچ کشتی کے آئی جیسا کہ کہتے ہین ساتھ لطیف

ملولت چه کند دل که نسازد + شرط همه وقت بنود لائق کشتی + دست بدعا

ملول تیری کے کیا کرے دل کہ موافقت نکرے + ہوا موافق سب وقت نہ ہوئی لائق کشتی کے ہاتھ واسطے دعا کے

برآورد و فریاد بے فائده خواندن گرفت فَاِذَا رَكِبُوا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

اُٹھایا اور فریاد بے فائدہ پڑھنی پکڑی جسوقت سوار ہوئے بیچ کشتی کے پکارتے ہین اللہ کو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ شعر دست تضرع چه سود بنده محتاج را + وقت دعا

کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے اُسکے دین ہاتھ زاری کرنے کا کیا فائدہ بندہ محتاج کے تئین وقت دعا

بر خدا وقت کرم در بغل قطعه از زر و سیم راحتے برسان + خویشتن هم تمتعی

اوپر خدا کے اور وقت بخشش کے بیچ بغل کے زر اور چاندی سے خوشی پہونچا آپ بھی ایک بہرہ وری

برگیر + وانگه این خانه از تو خواهد ماند + خشتی از سیم وخشتی از زر گیر + آورده اند

لے اور اُسوقت کہ یہ گھر تجسے چھوٹے گا + ایک اینٹ چاندی سے اور ایک اینٹ سونے سے لے + لائے ہین

که در مصر اقارب درویش داشت بعد از هلاک وی بقیت مال او کشتند جامهای

کہ بیچ مصر کے رشتہ دار کنگال رکھتا تھا پیچھے مرنے سے اُسکے ساتھ باقی مال اُسکے کے دولتمند ہوئے کپڑے

کهن بمرگ او دریدند وخز و دمیاطی بعض آن بریدند هم در آن هفته یکی را دیدم

پرانے سبب مرنے اُسکے کے پھاڑے اور خز و دمیاطی ساتھ عوض اُسکے کے بیونتے اُسی ہفتہ مین ایک کو دیکھا مین نے

از ایشان بر بادپائے سوار روان و غلامی در پے دوان قطعه که گر مرده

اُنھین سے اوپر ایک گھوڑے کے سوار چلنے والا اور غلام دوڑ پیچھے دوڑنیوالے کیا خوب ہوتا کہ جو مردہ

بازگردیدی + بسرای قبیله و پیوند + رد میراث سخت تر بودی + وارثان زمرگ

پھر پھرتا بیچ قبائل اور رشتہ وارو کے پھیرنا میراث کا مشکل زیادہ ہوتا وارثو کے تئین مرنے

خویشاوند + بسابقهٔ معرفتیکه درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم **بیت**

اپنے عزیزو کے سے ساتھ اگلی اُس پہچان کے کہ درمیان ہمارے تھی آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا مین نے

بخور ای نیک سیرت سره مرد + کان فرومایه گرد کرد و نخورد **حکایت** صیادی

کھا اے نیک خصلت خالص مرد کہ اُس کمینے نے جمع کیا اور نہ کھایا ایک شکاری

ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت ماهی بر و غالب آمد

ضعیف کے تئین ایک مچھلی زورآور بیچ جال کے پڑی طاقت نگاہ رکھنے اُسکی نرکھتا تھا مچھلی اوپر اُسکے غالب آئی

و دام از دستش ببرد **قطعه** شد غلامی که آبجو آرد + آبجو آمد و غلام ببرد

اور جال اُسکے ہاتھ سے لے گئی گیا غلام کہ پانی ندی کا لادے پانی ندی کا آیا اور غلام کو لے گیا

دام هربار ماهی آوردی + ماهی این بار رفت و دام ببرد **بیت** صیادنه

جال ہر مرتبہ مچھلی کو لاتا تھا مچھلی اِس مرتبہ گئی اور جال لے گئی شکاری نہ

هربار شکاری ببرد + باشد که یکی روز پلنگش بدرد + دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند

ہر مرتبہ شکار لے جاوے ہو کہ ایک دن شکار اُسکو پھاڑے دوسرے شکاریوں نے افسوس کھایا اور ملامت کی

که چنین صیدی در دامت افتاد ندانستی نگاه داشتن گفت ای برادر چه توان کرد مرا

کہ ایسا ایک شکار بیچ جال تیرے کے پڑا نجانا تو نے نگاہ رکھنا کہا اے بھائی کیا سکیے کر نا میرے تئین

روزی نبود و ماهی را همچنین روزی مانده بود حکمت صیاد بی روزی در دجله نگیرد و ماهی

روزی نہ تھی اور اُسکے تئین بھی ایسی روزی رہی تھی شکاری بے روزی بیچ دجلہ کے نہ پکڑے اور مچھلی

بی اجل بر خشک نمیرد **حکایت** دست و پا بریده هزارپای را بکشت صاحبدلی

بے موت اوپر خشکی کے نہ مرے ایک ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوے نے ایک کنکھجورے کو مارا ایک صاحبدل

بر و بگذشت و گفت سبحان الله با هزار پای که داشت چون اجلش فرا رسید از بی دست و پای

اوپر اسکے گذرا اور کہا پاک ہے اللہ ساتھ ہزار پاؤں کے کہ رکھتا تھا جو اجل سکی آگے آئی بغیر ہاتھ پاؤں والے سے

گر بخت نتوانست مثنوی چو آید ز پی دشمن جانستان + به بندد اجل پای مرد

بھاگ نہ سکا جو آدے پیچھے سے دشمن جان لینے والا + باندھے موت پانون مرد

دوان + در اندم کہ دشمن بیایی رسید + کمان کیانی نباید کشید حکایت

دوڑنے والے کا بیچ اُس دم کے کہ دشمن جلد پہونچا کمان کیان کی نہ چاہیے کھینچنا

ابلہی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری بر سر گفت سعدی

ایک احمق کے تئین دیکھا مین نے موٹا ایک خلعت قیمتی بیچ بدن کے اور گھوڑا تازی نیچے اور ایک چادر مصری اوپر سر کے

چگونہ ہمی بینی این دیبای معلم بر حیوان لایعلم گفتم شعر قد شابہ بالوری

کیونکر دیکھتا ہی تو یہ کپڑا بوٹہ دار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا مین نے تحقیق کہ مانند ہی سایہ خلقت

حمارا عجلا جسدا لہ خوار گفتہ اند یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا قطعہ

گدھے کے گائے کا بچہ ہی اور جسم ہی بغیر روح واسطے اسکے ہی آواز کہا ہی ایک شکل اچھی بہتر ہزار خلعت دیبا کے سے

شریف گر متضعف شود خیال مبند + کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد بود +

بزرگ اگر ناتوان ہووے خیال مت باندھ کہ رتبہ بلند اُسکا ضعیف ہووے گا

ور آستانہ سیمین بمیخ زر بزنند + گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد بود قطعہ

اور جو چوکھٹ چاندی کی ساتھ میخ زر کے مارے گمان مت لیجا کہ یہودی شریف ہو گا

بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان + مگر دراعہ و دستار و نقش بیرونش +

ساتھ آدمی کے نہ سکیے کہنا مانند ہی یہ جانور کے مگر کمر بند اور پگڑی اور نقش باہر اُسکے کا

بگرد در ہمہ اسباب و ملک و ہستی او + کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش حکایت

پھر بیچ تمام اسباب اور املاک اور وجود اُسکے کے، کہ کچھ چیز نہ دیکھے گا تو حلال سوا خون اُسکے کے

دزدی گدائی را گفت شرم نمیداری از برای جوی سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت

ایک چور نے ایک فقیر کے تئین کہا شرم نہین کھتا ہی تو واسطے ایک جو چاندی کے ہاتھ آگے ہر کنجوس کے دراز کرنے فقیر نے کہا

بیت دست دراز از پی یکحبہ سیم + بہ کہ ببرند بدانگی و دویم حکایت مشت زنی را

ہاتھ پھیلانا واسطے ایک حبہ چاندی کے بہتر کہ کاٹین واسطے دمڑی اور ادھی کے ایک مکا مار نیوالے کے تئین

حکایت کنند کہ از دہر مخالف بفغان آمدہ بود و خلق فراخ از دست تنگ بجان

نقل کرتے ہین کہ زمانہ مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تھا اور خلق فراخ مفلسی سے عاجز

رسیدہ شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

ہوا گلہ آگے باپ کے لے گیا اور اجازت چاہی کہ ارادہ سفر کرنیکا رکھتا ہون مگر ساتھ قوت بازو

دامن کامی فراچنگ آرم کہ بزرگان گفتہ اند بیت فضل و ہنر ضائعست تا ننمایند

دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤن کہ بزرگون نے کہا ہی بزرگی اور ہنر ضائع ہی جبتک نہ دکھلاوین

عود بر آتش نہند مشک بسایند + پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای

عود اوپر آگ کے رکھین مشک گھسین باپ نے کہا اے لڑکے خیال مشکل سر سے باہر کر اور پانون

قناعت در دامن سلامت کش کہ خردمندان گفتہ اند دولت نہ بکوشیدنست

صبر کا بیچ دامن سلامت کے کھینچ کہ عقلمندون نے کہا ہی دولت نہ ساتھ کوشش کرنے کے ہی

چارہ کم جوشیدنست شعر کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بیفائدہ است

علاج کم جوشش کرنا ہے کوئی نہ سکے پکڑنا دامن دولت کا ساتھ زور کے کوشش بیفائدہ ہی

وسمہ بر ابروی کور + اگر بہر سر موئیت دو صد خرد باشد + ہنر بکار نیاید چو بخت بد

خضاب اوپر بھون اندھے کے جو بیچ ہر سر بال تیرے کے دو سو عقل ہووین عقل بیچ کام کے نہ آوے جو نصیب بد

باشد + پسر گفت ای پدر فوائد سفر بسیارست از نزہت خاطر و جر منافع و دید عجائب

ہووے لڑکے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت ہین تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدونکا اور دیکھنا عجائبات کا

و شنیدن غرائب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب

اور سننا نادرات کا اور سیر شہرون کی اور ہمنشینی دوستونکی اور حاصل کرنا مرتبہ و ادب اور زیادتی مال اور سیکھنا

و معرفت یاران و تجربت روزگاران چنانکہ سالکان طریقت گفتہ اند رباعی تا بدکان

اور معرفت یارونکی اور آزمانے زمانہ سے جیسا کہ چلنے والون راہ طریقت نے کہا ہی جبتک بیچ دکان

خانہ در گروی + ہرگز ای خام آدمی نشوی + برو اندر جہان تفرج کن + پیش از انروز کز جہان

گھر کے گرو ہی تو ہرگز اے کچے آدمی نہ ہووے تو جا بیچ جہان کے خوشی کر آگے اس دن سے کہ جہان سے

بفتح دولت و مال ... علاج ...

... قناعت است ...

... تفرج ... بلدان ...

... ۱۲

۲

... دکان ... ہندوستان دکان ...

بروی . پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین کہ تو گفتی بسیارست ولیکن مسلم پنج

جاوے تو باپ نے کہا اے بیٹے فائدے سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بیحد ہین ولیکن واجب پانچ

طائفہ راست نخستین بازرگانی کہ باوجود نعمت و مکنت و غلامان و کنیزکان دارد و

گروہ کے تئین ہی پہلے اُس سوداگر کے تئین کہ باوجود نعمت اور مال کے اور غلامون اور لونڈیون اور

شاگردان چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامی و ہر دم بہ تفرجگاہے از نعیم دنیا

سپاہیون چالاک کے ہر روز بیچ ایک شہر کے اور ہر رات کو بیچ ایک مقام کے اور ہر دم بیچ ایک تماشے کی جگہ کے نعمتون دنیا سے

متمتع قطعہ منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست . کانجا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ

برخورداری پایا گیا دولتمند بیچ پہاڑ اور میدان اور جنگل کے مسافر نہین ہی جہان کہین کہ گیا خیمہ مارا اور بارگاہ

ساخت . وانرا کہ بر مراد جہان نیست دسترس . در زاد بوم خویش غریب ست

بنائی اور اُس شخص کے تئین کہ اوپر مراد جہان کے نہین ہی دست قدرت بیچ وطن اپنے کے غریب ہے

و ناشناخت . دوم عالمی بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایہ بلاغت ہر جا کہ رود

اور بے پہچان دوسرے عالم کہ ساتھ گویائی شیرین اور قوت فصاحت اور پونجی علمیت کے جہان کہین جاوے

بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند قطعہ وجود مردم دانا مثال زر طلاست

بیچ خدمت اُسکی کے پیشی آیا کرین اور تعظیم کرین وجود آدمی عقلمند کا مانند سونے کھرے کے ہے

کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند . بزرگزادہ نادان بشہروا ماند . کہ در دیار غریبش

کہ جسجگہ کہ جاوے مرتبہ اور قیمت اُسکی جانین . بڑے آدمی کا لڑکا نادان بیچ شہر کے عاجز رہی کہ بیچ شہر اوپرے کے اُسکو

بہیچ نستانند . سوم خوبروئی کہ درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند کہ بزرگان گفتہ اند

ساتھ کسی چیز کے نلین تیسرے خوبصورت کہ دل صاحبدلونکا واسطے ملاقات اُسکی کے خواہش کرے کہ بزرگون نے کہا ہے

اندکی جمال بہ از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرہم دلہای خستہ است و کلید درہای

تھوڑا جمال بہتر بہت مال سے اور کہتے ہین کہ صورت اچھی مرہم زخمی دلون کا ہی اور کنجی دروازون

بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جا غنیمت شناسند قطعہ شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند

بندکی ناچار صحبت اُسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہین معشوق جسجگہ کہ جاوے حرمت اور عزت دیکھے

[illegible]

دربرانند بقهرش پدر و مادر خویش + پر طاؤس در اوراق مصاحف دیدم + گفتم این
جو نکالدین غصے سے اُسکو باپ اور ماں اور رشتہ دار پر مور کا بیچ ورقون مصحف کے دیکھا مین نے کہا مین نے یہ
منزلت از قدر تو می بینم بیش + گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد + هر کجا پای نهد
مرتبہ اندازے تیرے سے دیکھتا ہون زیادہ کہا چپ رہ کہ جو کوئی ایک صورت رکھتا ہی جہان کہین پاؤن
دست بدارندش پیش قطعه چون در پسر موافقت و دلبری بود + اندیشه نیست
رکھے ہاتھ رکھین اُسکے آگے جو لڑکے مین اتفاق کرنا اور دل لیجانا ہووے اندیشہ نہین ہے
گر پدر از وی بری بود + او جوهرست گو صدف اندر میان مباش + در یتیم را همه کس
جو باپ اُس سے بیزار ہووے وہ جوہری کہ اندر سیپ کے مت رہ موتی یکتا کے تئین سب کوئی
مشتری بود + چهارم خوش آوازی که بحنجرهٔ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد
خریدار ہووے چوتھے خوش آواز کہ ساتھ حلق داؤد علیہ السلام کے پانی چلنے سے اور چڑیاں اُڑنے سے باز رکھے
پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند
پس ساتھ وسیلے اُس بزرگی کے دل مشتاقونکا شکار کرے اور صاحب معنی واسطے ہمنشینی اُسکی کے رغبت کریں
و بانواع خدمت کنند شعر سَمْعِي إِلَى حُسْنِ الْأَغَانِي + مَنْ ذَا الَّذِي
اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرین کان میرا طرف خوبی راگ گانیوالے کے وہ شخص کہ
جَسَّ الْمَثَانِي قطعه چه خوش باشد آواز نرم و حزین + بگوش حریفان مست صبوح
بجاتا ہی دو تارے کے تئین کیا خوب ہووے آواز نرم اور درد ناک بیچ کان یاروں مست شراب صبح کے
به از روی زیباست آواز خوش + که این حظ نفس ست و آن قوت روح + یا کمینه پیشه
بہتر منھ اچھے سے ہی آواز اچھی کہ یہ خوشی نفس کی ہی اور غذا روح کی یا کمترین پیشہ در
که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته اند
کہ ساتھ کوشش بازو کے روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمے کے ضائع نہووے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے
قطعه گر بغریبی رود از شهر خویش + سختی و محنت نبرد پینه دوز + ور بخرابی فتد از ملک
جو ساتھ غریبی کے جاوے شہر اپنے سے سختی اور محنت نہ لیجاوے جوتیکا سینے والا اور جو ساتھ خرابی کے پڑے ملک

خویش + گرسنه خسپد ملک نیمروز + چنین صفتها که بیان کردم ای پدر سفر موجب جمعیت

اپنے سے بھوکا سووے بادشاہ نیمروز کا + ایسی تعریفیں کہ بیان کیں میں نے اے بیٹے سفر کے سبب جمعیت

خاطر ست و داعیهٔ طیب عیش و آنکه ازینجمله بی بهره است بخیال باطل در جهان برود

خاطر کا ہی اور باعث خوشی زندگانی کا اور وہ کہ ان سب سے بے نصیب ہی ساتھ خیال باطل کے جہان میں جاوے

دیگرش نام و نشان نشنود قطعه هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست بغیر مصلحتش

دوسرا کوئی نام و نشان اُسکا نہ سُنے + وہ شخص کہ گردش دنیا کی واسطے دشمنی کے اُٹھے بغیر مصلحت کے

رهبری کند ایام + کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید + قضا همیبردش تا بسوی دانه و

راہ دکھلاتا کرے زمانہ اُس کبوتر کو کہ اور آشیانہ نہ دیکھے گا قضا لیجاتی ہی اُسکو طرف دانے اور

دام + پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسومست

جال کے + لڑکے نے کہا اے باپ قول حکیموں کے تئیں کیونکر خلاف کروں کہ کہا ہی رزق اگرچہ قسمت کیا گیا ہے

باسباب حصول آن تعلق شرطست و بلا اگرچه مقدرست از ابواب دخول آن حذر کردن

ساتھ اسباب حاصل ہونے اُسکے کے تعلق شرط ہی اور بلا اگرچہ تقدیر کی گئی ہی مقدموں دخل ہونے اُسکے سے پرہیز کرنا

واجب قطعه رزق هرچند بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درها + ورچه کس بی

واجب ہی + رزق اگرچہ کتنی ہی بے شبہ پہنچے + شرط عقل کی ہی ڈھونڈھنا دروازوں سے + اگرچہ کوئی بے

اجل نخواهد مرد + تو مرو در دهان اژدرها + درینصورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان

موت نہ مرے گا + تو مت جا بیچ منھ اژدہے کے + بیچ اس صورت کے کہ میں ہوں ساتھ ہاتھی دمان کے لڑونگا اور شیر ژیان کے

پنجه در افگنم پس مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم کزین بیش طاقت بینوائی

پنجہ کروں پس مصلحت وہ ہی اے باپ کہ سفر کروں کہ اس سے آگے طاقت بے سامانی کی

نمی آرم قطعه چون مرد برفتاد ز جای و مقام خویش + دیگر چه غم خورد همه آفاق

نہیں لاسکتا ہوں + جو مرد گرا جگہ اور مقام اپنے سے + دوسرا کیا غم کھاوے تمام دنیا

جای وست + شب هر توانگری بسرائی همی روند + درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست

جگہ اُس کی ہے + رات کو تمام دولتمند بیچ ایک سرا کے جاتے ہیں فقیر کو جہاں کہیں کہ رات آئی گھر اسکا ہی

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت

یہ کہا اور باپ کے تئیں رخصت کیا اور ہمت چاہی اور روانہ ہوا اور دل اپنے سے کہتا تھا

شعر
هنرور چو بختش نباشد بکام ۔ بجائے رود کش ندانند نام ۔ تا برسید بر کنار

ہنرمند جو نصیب اُسکا نہو بیچ کام کے جہاں کہیں جاوے کوئی اُسکا نام نہ جانے ۔ یہانتک کہ پہونچا اوپر کنارے

آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش بفرسنگ میرفت بیت

پانی کے کہ پتھر صدمے اُسکے سے اوپر پتھر کے آتا تھا اور شور اُسکا کوسوں تک جاتا تھا

مهمین آبی که مرغ آبی در وایمن نبودی ۔ کمترین موج آسیا سنگ از کنارش

دہشتناک وہ دریا کہ مرغ آبی بیچ اُسکے بے خطر نہیں رہتی تھی چھوٹی سی لہر چکی کا پتھر کنارے اُسکے سے

در ربودی ۔ گروهی مردمان دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته

لیجاتی تھی ایک گروہ آدمی کے تئیں دیکھا ہر ایک ساتھ ریزۂ زر کے کشتی میں بیٹھے ہوئے اور اسباب سفر کا باندھے ہوئے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا برگشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند

جوان کے تئیں ہاتھ بخشش کا بند تھا زبان تعریف کی کھولی چندانکہ زاری کی دوستداری نہ کی

ملاح بی مروت از و بخنده برگردید و گفت شعر
بی زر نتوانی که کنی با کس زور + در زر

ملاح بے مروت اُس سے ساتھ ہنسی کے پھرا اور کہا بے زر نہیں سکتا ہی تو کہ کرے تو اوپر کسی زور + اور جو زر

داری بزور محتاج نه
زر نداری نتوان رفت بزور از دریا + زور ده مرد چه

رکھتا ہی تو ساتھ زور کے محتاج نہیں ہی تو زر نہیں رکھتا ہی تو نہ سکیے جانا ساتھ زور کے دریا سے زور دس مرد کا کیا

باشد زر یک مرد بیار + جوان را دل از طعنهٔ ملاح بهم برآمد خواست که از و انتقامی کشد

ہووے زر ایک مرد کا لاؤ + جوان کے تئیں دل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اُس سے ایک بدلا کھینچے

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ

کشتی بہی تھی آواز دی اور کہا جو ساتھ ایک جامہ کے کہ پہنے ہوں قناعت کرے تو افسوس

نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید بیت
بدوزد طمع دیدهٔ هوشمند + در آرد

نہیں ہی ملاح نے طمع کیا اور کشتی پھر پھیری
سیوے حرص دیدہ ہوشمند کے
لاتی ہے

طمع مرغ و ماهی بہ بند + چندانکہ ریش و گریبانش بدست جوان ملاح افتاد و در کشید
طمع مرغ اور مچھلی کو بیچ قید کے یہانتک کہ ڈاڑھی اور گریبان اُسکا بیچ ہاتھ جوان مکین کے پڑا طرف اپنے کھینچا
و بیحابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنین درشتی دید پشت بگردانید
اور بے ملاحظہ ٹھونکا یار اُسکا کشتی سے باہر آیا کہ مدد کرے ایسی سختی دیکھی پیٹھ پھیری
جز آن چارہ ندید کہ با او بمصالحت گرایند و باجرت کشتی مسامحت نمایند مثنوی
سوائے اُسکے علاج نہ دیکھا کہ اُسکے ساتھ صلح کرنے کے خواہش کریں اور مزدوری کشتی کی نہیں لیویں
چو پرخاش بینی تحمل بیار + کہ سہلے ببندد در کارزار + بشیرین زبانی و لطف و خوشی
جو لڑائی دیکھے تو بردشت لا تو کہ سہج سے باندھے دروازہ لڑائی کا ساتھ شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی کے
توانی کہ پیلے بموئی کشی + لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز + نبرد قز نرم را تیغ تیز
سکے تو کہ ایک ہاتھی کو ساتھ ایک بال کے کھینچے تو نرمی کر اُسجگہ کہ دیکھے تو لڑائی + نہ کاٹے چلنا نرم کو تلوار تیز
بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند
واسطے عذر اگلے کے بیچ قدم اُسکے کے گرے اور بوسے کتنے ساتھ دشمنی کے اوپر سر اور آنکھ اُسکے کے دیے پس بیچ کشتی کے لائے
و روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارت یونان کہ در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللی
اور روانہ ہوئے تو پہونچے بپایہ ایک ستون کے عمارت یونان سے کہ بیچ پانی کے نصب تھا ملاح نے کہا کشتی کو خلل
ہست یکی از شما کہ زور آور تر است باید کہ برین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم
ہے ایک تم میں سے کہ زور والا زیادہ ہووے چاہیے کہ اوپر اس ستون کے جاوے اور رسی کشتی کی پکڑے تو درستی کریں ہم
جوان بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ نیندیشید و قول حکما کہ گفتہ اند ہر کرا
جوان نے ساتھ غرور دلاوری کے کہ بیچ سر کے رکھتا تھا دشمن رنجیدہ ہوئے سے نہ اندیشہ کیا اور قول حکیموں کا کہ کہا ہے جسکو
رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش
رنج بیچ دل کے پہونچایا تو نے اگر پیچھے اُسکے سو خوشی پہونچاوے تو بدلے اُس رنج ایک کے سے بے ڈر مت ہو
کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند بیت چہ خوش گفت بکتاش با خیلتاش
کہ گانسی تیر کی گھاؤ سے باہر آوے اور آزار بیچ دل کے رہے کیا خوب کہا بکتاش نے صاحب سپاہ سے

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش قطعه مشو ایمن که تنگدل گردی + چون ز دستت
جو دشمن کو رنجیدہ کیا تو نے بیخوف مت ہو ۔ مت ہو بیڈر کہ تنگدل ہووے تو ۔ جو ہاتھ تیرے سے
دلی بتنگ آید + سنگ بر بارۂ حصار مزن + که بود کز حصار سنگ آید + چندانکه مقدور بود
کوئی دل آزردہ ہووے ۔ پتھر اوپر دیوار قلعہ کے مت مار کسواسطے کہ مقرر ہو کہ قلعہ سے پتھر آویگا یہانتک کہ رسی
کشتی بر ساعد برپیچید و بر بالای ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند
کشتی کی اوپر بہنچے کی لپیٹی اور اوپر ستون کے گیا ملاح نے باگ یعنی رسی ہاتھ اسکے سے توڑائی اور کشتی ہنکائی
بیچاره متحیر بماند روزی دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب
بیچارہ حیرت کیا گیا اور روز دو بلا اور محنت کھینچی اور سختی دیکھی تیسرے دن نیند نے گریبان اسکا پکڑا اور بیچ پانی کے
انداخت بعد از چند روزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقی مانده بود برگ درختان
ڈالا پیچھے ایک رات دن کے اوپر کنارے کے پڑا زندگی اسکی سے ایک تھوڑی جان باقی رہی تھی پتے درختوں کے
خوردن گرفت و بیخ گیاهان بر آوردن تا اندکی قوت یافت سر در بیابان نهاد و رفت تا تشنه
کھانا پکڑا اور جڑ گھانسوں کی نکالنا پکڑا یہانتک کہ تھوڑی سی قوت پائی سر بیچ جنگل کے رکھا اور چلا یہانتک کہ پیاسا
و بیطاقت شد بر سر چاهی رسید قومی برو گرد آمده شربتی آب به پشیزی همی آشامیدند
اور بیطاقت ہوا اوپر سر ایک کنوئیں کے پہونچا اسکو دیکھا کہ ایک قوم اوپر اسکے جمع ہیں شربت پانی کا ساتھ ایک پیسہ کے پیتے تھے
جوانرا پشیزی نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز
جوان کے تئیں ایک کوڑی نہ تھی طلب کیا اور بیچارگی ظاہر کی مہربانی اُسپر نہ لائے ۔ ہاتھ ظلم کا دراز
کرد میسر نمیشد تنی چند را فرو کوفت مردان غلبه کردند و بیمحابا بزدندش مجروح شد
کیا میسر نہ ہوا تب کتنوں کے تئیں ٹھونکا مردوں نے غلبہ کیا اور بے محابا مارا اُسکو بدن پھوٹ گیا
قطعه پشه چو پر شد بزند پیل را + با همه مردی و صلابت که اوست + مورچگانرا چو بود اتفاق + شیر
مچھر جو متفق ہوں مارتے ہیں ہاتھی کے تئیں باوجود تمام مردی اور رعب کے کہ وہ رکھتا ہے چیونٹیوں کے تئیں جب ہووے اتفاق شیر
ژیانرا بدرانند پوست + بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت شبانگه رسیدند بمقامی که
غصہ ور کے تئیں پھاڑ ڈالتی ہیں چمڑا اسکا حکم ضرورت کے پیچھے قافلہ کے پڑا اور گیا رات کے وقت پہونچے بیچ اُس جگہ کی

از دزدان پر خطر بود کاروانیان را دید لرزه بر اندام افتاد دل بر هلاک نهاده گفت
چوروں سے خطرناک تھا قافلے والوں کے تئیں دیکھا کانپنا اوپر بدن کے پڑا اور دل اوپر ہلاک کے رکھا کہا
اندیشه مدارید که درین میان یکی منم که تنها پنجاه مرد را جواب گویم و دیگر جوانان
اندیشہ نہ رکھو بیچ اس درمیان کے ایک میں ہوں نہیں کہ اکیلے پچاس آدمیوں کے تئیں جواب کہوں نہیں اور دوسرے جوان
یاری کنند این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی
مدد کریں یہ کہا اور آدمی قافلے کے ساتھ کلہ زنی اسکے کے پورے دل ہوے اور ساتھ صحبت اسکی کے خوشی
کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود
کی اور کھانے اور پینے کی مدد واجب جانی جوان کے تئیں آگ پیٹ کی نے بلندی پکڑی تھی
و عنان طاقت از دست رفته لقمهٔ چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب بر
اور باگ طاقت کی ہاتھ سے گئی تھی کتنے لقمے سر بھوک سے کھائے اور ایک دم کتنے پانی بیچ
سرش آشامید تا دیو درونش بیارمید و بخفت پیرمردی جهاندیده دران کاروان بود
سر اسکے کے پیا تو دیو دل اسکے نے آرام کیا اور سو رہا ایک پیر مرد جہاندیدہ بیچ اس قافلے کے تھا
گفت ای جماعت من ازین بدرقهٔ شما اندیشناکم بیش از آنکه از دزدان چنانکه
کہا اے گروہ میں اس راہبر تمہارے سے اندیشہ کرنے والا ہوں زیادہ اس سے کہ چوروں سے جیسا کہ
حکایت کنند عربی را درمی چند گرد آمده بود و بشب از تشویش لوریان در خانهٔ
نقل کرتے ہیں ایک عرب کے تئیں درم کتنے جمع آگئے تھے اور رات کو فکر اور پریشانی لوریوں سے بیچ گھر کے
تنها خفت یکی را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهائی بدیدار وی منصرف
نہیں سوتا تھا ایک کے تئیں دوستوں سے نزدیک اپنے بلایا تو وحشت تنہائی کی بسبب دیدار اسکے کے پھر جا
کند شبی چند در خدمت او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد
گئے رات کتنی بیچ صحبت اسکے کے تھا یہانتک کہ اوپر درموں اسکے کے وقوف پایا لیگیا اور کھایا اور سفر کیا
بامدادان دیدند عرب را گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای ترا
صبح کو دیکھا عرب کو روتے ہوے اور ننگا کسی نے کہا حال کیا ہے شاید ان درموں تیرے کو

دزد برُد گفت لا واللہ بدرقہ برُد قطعہ ہرگز ایمن ز مار ننشستم + تا بدانستم آنچہ
چور لیگیا کہا نہیں قسم خدا کی ساتھی لے گیا ہرگز بیخوف ساتھی سے نہ بیٹھا میں جب جانا میں نے جو کچھ
عادت اوست + زخم دندان دشمنان تیزرست + کہ نماید بچشم مردم دوست
خو اُسکی ہی زخم دندان دشمنوں کا تیز ہے کہ دکھلاوے بیچ آنکھ آدمیوں کے دوست
چہ دانند کہ اگر اینہم از جملہ دزدان است بعیاری در میان ما تعبیہ شدہ تا بوقت فرصت
کیا جاتے ہو تم کہ یہ بھی سب چوروں سے ہو ساتھ عیاری کے درمیان ہمارے پوشیدہ ہو تو بیچ وقت فرصت کے
یاران را خبر کند مصلحت آن بینیم کہ مر این خفتہ را بگذاریم و رخت بر داریم جوانان را
یاروں کے تئیں خبر کرے مصلحت دیکھتا ہوں میں کہ خاص اس سوتے ہوئے کے تئیں چھوڑیں ہم اور اسباب اُٹھا دیں ہم جوانوں کو
پند پیر استوار آمد و مہابتے از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوانان را
نصیحت بڈھے کی پسند آئی اور ایک دہشت مشت زن سے بیچ دل کے پکڑی اور اسباب اُٹھایا اور جوان کے تئیں
خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش در کتف تافت سر بر آورد کاروان رفتہ دید
سوتا چھوڑا اُسوقت خبر پائی کہ آفتاب اُسکے مونڈھے پر چمکا سر اُٹھایا قافلہ گیا دیکھا
بیچارہ بسے بگردید و بجائے نبرد و تشنہ و بینوا روے بر خاک و دل بر ہلاک
بیچارہ بہت پھرا و ٹھکانے نہ لے گیا اور پیاسا اور بے توشہ منہ اوپر خاک کے اور دل اوپر ہلاک کے
نہاد و میگفت شعر مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِیْ زَمَّ الْعِیْسُ + مَا لِلْغَرِیْبِ سِوَی
رکھے ہوئے کہتا تھا کون ہے وہ شخص کہ بات کرے میرے تئیں حالانکہ اونٹ بی مہار کئے گئی نہیں ہے واسطے مسافر کے سوے
الْغَرِیْبِ اَنِیْسُ فرد درشتی کند بر غریبان کسے + کہ نابودہ باشد بغربت بسی
مسافر کے دوست سختی کرے اوپر مسافروں کے وہ شخص کہ نہوا ہو بیچ مسافرت کے بہت
مسکین درین سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریان دور افتادہ بود و بالاے
غریب بیچ اس بات کے تھا کہ ایک بادشاہ کا بیٹا واسطے شکار کے لشکر والوں سے دور پڑا تھا اور اوپر
سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیأتش مینگرید صورت ظاہرش پاکیزہ بود و صورت
سر اُسکے کے کھڑا سنتا تھا اور بیچ شکل اُسکی کے دیکھتا تھا صورت ظاہر اُسکی پاکیزہ تھی اور صورت

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جاگہ چون افتادی برخی از انچہ بر سر او رفتہ بود
حال اُسکا پریشان پوچھا کہان رہنے والا ہی تو اور بیچ اسجگہ کے کیونکہ پڑا تو ایک تھوڑا سا جو کچھ اوپر سر اُسکے کے گیا تھا
اعادت کرد ملکزادہ را بر حال تباہ او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے
یہ کہنا شروع کیا بادشاہزادے کے تئین اوپر حال تباہ اُسکے کے مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک اعتبار کا
باوے فرستاد تا بشہر خویش باز آمد. پدر بدیدن او شادمانے کرد بر سلامت
ساتھ اُسکے بھیجا تو بیچ شہر اپنے کے پھر آیا باپ سے ساتھ دیکھنے اُسکے کے خوشی کی اور اوپر سلامت
حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سر او رفتہ بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفاے
حال اُسکے کے شکر کہا رات کے وقت جو کچھ اوپر سر اُسکے کے گیا تھا حالت کشتی اور ظلم ملاح اور سختی دلی
روستائیان بر سر چاہ و غدر کاروانیان در راہ با پدر ہمیگفت پدر گفت اے پسر
دیہاتیون کی سے اوپر سر کنوئین کے اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کے باپ سے کہتا تھا باپ نے کہا اے لڑکے
نگفتمت ہنگام رفتن کہ تہیدستان را دست دلیری بستہ است و پنجہ شیری شکستہ
نہ کہا تم کو مین نے وقت جانے کے کہ مفلسون کے تئین ہاتھ دلیری کا بندھا ہی اور پنجہ شیری کا ٹوٹا
چہ خوش گفت آن تہیدست سلحشور + جوے زر بہتر از ہفتاد من زور + پسر
کیا خوب کہا اس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ستر من زور سے بیٹے نے
گفت ہر آئنہ تا رنج نبری گنج بر نداری و تا جان در خطر نہی بر دشمن ظفر نیابی
کہا تحقیق یہ ہی کہ جب تک رنج نہ لیجاوے تو گنج نہ اٹھاوے تو اور جبتک جان بیچ خطرے کے نہ رکھے تو اوپر دشمن کے فتح نہ پاوے
و تا دانہ پریشان نکنی خرمن برنگیری و نہ بینی باندک مایہ رنجی کہ بردم چہ تحصیل راحت
اور جب تک دانہ نہ پریشان نہ کرے تو خرمن نہ اٹھاوے تو نہ دیکھا تو ساتھ تھوڑے رنج کے کہ لیگیا مین کیا حاصل کرنا خوشی
کردم و بہ نیشی کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم بیت گرچہ بیرون ز رزق نتوان خورد +
کیا مین نے اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کھایا مین نے کیا پونجی شہد لایا مین گرچہ باہر رزق سے نہ سکے کہا
در طلب کاہلی نشاید کرد فرد غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ + ہرگز نکند در
بیچ طلب کے سستی بجا نہیں کرنا غوطہ لگانیوالا جو اندیشہ کرے تالو نہنگ کا ہرگز نہ کرے موتی

گرانمایه بچنگ + آسیا زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران میکند چه خورد
بھاری قیمت کا پیچ ہاتھ کے چکی کا نیچے کا پاٹ خواہ مخواہ برداشت بوجھ بھاری کی کرتا ہی کیا کھاوے
شیر شرزہ در بن غار + باز افتادہ را چه قوت بود + گر تو در خانه صید خواهی کرد +
شیر مست بیچ جڑ غار کے بار عاجز کے تئین کیا خوراک ہووے اگر تو بیچ گھر کے شکار چاہے کرتا
دست و پایت چو عنکبوت بود + پدر گفت پسر را اندرین نوبت فلک یاری کرد
ہاتھ اور پاؤں تیرے مانند مکڑی کے ہووین باپ نے لڑکے کے تئین کہا تیرے تئین بیچ اس نوبت کے آسمان نے مدد کی
و اقبال رہبری صاحب دولتی بتو رسید و بر تو بخشائید و کسر حالت را به تفقدے
اور اقبال نے راہ دیا تا کہ صاحب دولت طرف تیرے پہونچا اور پر تیرے رحم کیا اور شکستگی حال تیرے کے ساتھ مہربانی کی
جبر کرد چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد بیت صیاد نه هر بار شغالی ببرد
جوڑ دیا ایسا اتفاق نادر پڑتا ہی اور اوپر نادر کے حکم نہ سکیے کرتا شکاری نہ ہر بار گیدڑ کو لیجاوے
باشد که یکے روز پلنگش بدرد + چنانکه یکی از ملوک پارس را نگینی گرانمایه در انگشتری بود
ہووے کہ ایک روز شیر اسکو پھاڑ ڈالے مانند ایک بادشاہ نے پارس کے تئین ایک نگینہ بیش قیمت انگوٹھی کے تھا
باری بحکم تفرج با تنی چند خاصان بمصلای شیراز بیرون رفت فرمود تا انگشترے
ایکبار ساتھ حکم تماشے کے ساتھ تن کتنوں کے خاص لوگوں سے بیچ عیدگاہ شیراز کے باہر گیا فرمایا تو انگوٹھی کے
را بر گنبد عضد نصب کردند تا ہر که تیر از خانهٔ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتفاقاً
تئین اوپر گنبد عضد کے لٹکایا تو جو کوئی کہ تیر حلقہ انگوٹھی سے گذرانے انگوٹھی اسکے تئین ہووے اتفاقاً
چار صد حکم انداز که در خدمت او بودند جمله خطا کردند مگر کودکی که بر بام رباطے ببازیچه تیر از ہر طرف
چار سو تیر انداز کہ بیچ خدمت اسکی کے تھے سب نے خطا کی مگر ایک لڑکا اوپر کوٹھے ایک سرائے کے ساتھ کھیل کے تیر ہر طرف
می انداخت باد صبا تیر او را از حلقهٔ انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت خاتم بوی
ڈالتا تھا ہوا نے تیر اسکے کے تئین حلقہ انگوٹھی سے گذرا خلعت اور نعمت بادشاہ سے پائی انگوٹھی اسکو
ارزانی داشت آورده اند که پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تا رونق
بخشا رکھی کہتے ہیں کہ لڑکے نے تیر اور کمان کے تئین جلایا کہا کسلیے ایسا کیا تو سنے کہا تو رونق

نخستین بجای بماند قطعہ کہ بود کز حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیرے
پہلے اوپر جگہ کے ہے کبھی ہو کہ حکیم روشن عقل سے بر نہین آتی ہو درست ایک تدبیر
گاہ باشد کہ کودک نادان + بغلط برہدف زند تیری حکایت درویشی را شنیدم
کبھی ہوتا ہی کہ ایک لڑکا بے شعور غلطی سے اوپر نشانے کے مارتا ہی ایک تیر ایک فقیر کے تئین سنا مین نے
کہ بغاری درنشستہ بود و در بروی از جہان بستہ و ملوک و اغنیا را در چشم ہمت او
کہ بیچ ایک غار کے بیٹھا تھا اور دروازہ اوپر منھ کے جہان سے بند کیا اور بادشاہوں اور تونگروں کے تئین بیچ آنکھ ہمت اسکی
شوکت و ہیبت نماندہ قطعہ ہر کہ بر خود در سوال کشاد + تا بمیرد نیازمند بود +
دبدبہ اور ہمت نرہی جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا تا مرگ محتاج ہو گا
آز بگذار و پادشاہی کن + گردن بی طمع بلند بود + یکے از ملوک آنطرف اشارت کرد
حرص کو چھوڑ اور پادشاہی کر گردن بے طمع کی بلند ہووے ایک نے پادشاہوں اس طرف کے سے اشارہ کیا
کہ توقع بکرم و اخلاق مردان چنین ست کہ بکی با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ
کہ امید ساتھ کرم اور اخلاق مردوں کے ایسی ہی کہ ایک تہ ساتھ ہمارے روٹی اور نمک کے موافقت کرین
رضا داد بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذر قدمش رفت عابد بر جست
رضی ہوا بحکم اسبات کے قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر ہو دوسرے روز پادشاہ واسطے عذر تئین اسکے گیا عابد کو
و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غائب شد یکی از جماعت پرسید
اور پادشاہ کو گود مین لیا اور مہربانی کی اور تعریف کی جو غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا
شیخ را کہ چندین ملاطفت امروز کہ با پادشہ کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدم گفت
شیخ کو کہ اتنی مہربانی آج کے دن کے ساتھ بادشاہ کے کی تونے خلاف عادت تھی اور دوسرے نہ دیکھا ہمنے کہا
نشنیدی آنکہ از صاحبدلان گفتہ است فرد ہر کرا بر سماط بنشستی + واجب
نہ سنا تونے اسوقت ایک صاحبدلون سے کہا ہی جس کسی کے تئین اوپر فرش خوانکی واجب
آمد بخدمتش برخاست مثنوی گوش تواند کہ ہمہ عمر وی + نشنود آواز دف و چنگ و نی
آیا بیچ خدمت اسکی کے اٹھنا کان سکتے ہین تمام عمر نہ سنین آواز دف اور چنگ اور نے کی

دیدہ شکیبد ز تماشای باغ	بی گل و نسرین بسر آرد دماغ	گر نبود بالش آگندہ پر
دیدہ صبر کرے تماشے باغ کے سے	بغیر گل اور نسرین کے گذرانتا ہے دماغ	جو نہووے تکیہ بھرا ہوا پر سے
خواب توان کرد حجر زیر سر	ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش	دست توان کرد در آغوش خویش
خواب سکیے کر تا پتھر نیچے سر کے	اور جو نہووے دلبر ہمخوابہ آگے	ہاتھ سکیے کر تا بیچ بغل اپنی کے

وین شکم بی ہنر و پیچ پیچ	صبر ندارد کہ بسازد بہیچ
یہ پیٹ بے ہنر اور پیچ در پیچ	صبر نرکھے کہ موافقت کرے ساتھ نہونکے

باب چہارم در فوائد خاموشی

باب چوتھا بیچ فائدوں چپ رہنے کے

حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت ان اختیار آمدہ

ایک کے تئین دوستوں سے کہا مین نے روکنا بات کہنے سے مجکو بسبب اسکے اختیار آیا

است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان جز بربدی

ہے کہ اکثر وقتون بیچ بات کے نیک و بد اتفاق پڑتا ہے اور دیدہ دشمنون کا سوا اوپر بدی کے

نمی آید گفت دشمن آن بہ کہ نیکی نہ بیند شعر وَاَخُوالْعَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ

نہین آتا ہی کہا دشمن وہ بہتر کہ نیکی نہ دیکھے اور بھائی دشمنی کا نہین گذرتا طرف صالح کے

اِلَّا وَیَلْمِزُهٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ شعر ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است گلست

مگر درحالیکہ عیب کرتا ہی اسکے تئین ساتھ دروغ بہت بد کے ہنر بیچ آنکھ دشمنی کے زیادہ عیب ہی گل ہی

سعدی و در چشم دشمنان خار است بیت نور گیتی فروز چشمۂ ہور

سعدی اور بیچ آنکھ دشمنون کے کانٹا ہی نور دنیا کا روشن کرنیوالا چشمہ آفتاب کا

زشت باشد بچشم موشک کور حکایت بازرگانی را ہزار دینار خسارت افتاد

زبون ہووے بیچ آنکھ چمگادڑ کے ایک سوداگر کے تئین ہزار دینار ٹوٹا پڑا

پسر را گفت نباید کہ باکسے این سخن در میان نہی گفت اے پدر فرمان تراست

بیٹے کے تئین کہا نچاہیے کہ ساتھ کسی کے اس بات کو درمیان مین رکھے تو کہا اے باپ حکم تیرے تئین ہے

نگویم ولیکن مرا بر فائده این مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت
نہ کہونگا ولیکن چاہیے کہ میرے تئین اوپر فائدے اسکے کے خبر کرے تو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکھنے کے کیا ہے کہا
تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایه و دیگر شماتت همسایه شعر مگوی انده خویش با
تو مصیبت دو ہوں ایک نقصان مال کا اور دوسرے طعنہ زنی ہمسایوں کی مت کہ غم اپنا ساتھ
دشمنان که لاحول گویند شادی کنان حکایت جوانی خردمند از فنون فضائل
دشمنوں کے کہ لاحول کہیں خوشی کرتے ہوئے ایک جوان دانشمند فنون فضیلتوں سے
حظی وافر داشت و طبعی نافر چندانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستی
نصیبہ بہت رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرنے والی جیسا کہ بیچ دانشمندوں کے بیٹھتا زبان بات کی بند کرتا
باری پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوئی گفت ترسم از آنچه ندانم
ایکبار باپ نے اسکو کہا اے لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہے تو کہ کہا ڈرتا ہوں میں اس چیز سے کہ نجانوں میں
بپرسند شرمساری برم قطعه آن شنیدی که صوفی میکوفت زیر نعلین خویش میخی چند
پوچھیں شرمندگی لیجاؤں میں وہ سنا تو نے کہ ایک صوفی ٹھونکتا تھا نیچے جوتیوں اپنی کے میخیں کتنی ایک
آستینش گرفت سرهنگی که بیا نعل بر ستورم بند فرد نگفته ندارد کسی با تو کار ولیکن
آستین اسکی پکڑی ایک سپاہی نے کہ آ نعل اوپر چارپایہ میرے کے باندھ نہ کہا ہوا نہ رکھے کوئی ساتھ تیرے کام لیکن
چو گفتی دلیلش بیار حکایت علمای معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنه الله
جو کہا تو نے دلیل اسکی لاؤ ایک عالم معتبر کے تئین لڑائی پڑی ساتھ ایک کافر کے لعنت کرے
علی کل واحد منهم و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین
اللہ اوپر ہر ایک کے اور حجت میں اس سے سر بر نہوا ڈھال ڈالدی اور پھر کسی نے کہا تیرے تئین ساتھ اتنے
فضل و ادب که داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من در قرآنست و حدیث و گفتار
فضیلت اور ادب کے کہ رکھتا ہے تو ساتھ ایک بے دین کے دلیل نرہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہے اور حدیث اور کہی
مشائخ و او بدینها معتقد نیست و نمیشنود مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت
بزرگوں کی اور وہ ساتھ ان باتوں کے معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے اور میرے تئین سننا کفر اسکے کا کس کام آوے

آنکس که بقرآن و خبر زو نرہی ۔ آنست جوابش که جوابش ندہی **حکایت**

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کے اُس سے نجھوٹے تو وہ ہی جواب اُسکا ہو کہ جواب اُسکو نہ دے تو

جالینوس ابلہی را دید دست در گریبان دانشمندی زدہ و بیحرمتی همیکرد و گفت اگر این

جالینوس حکیم نے ایک احمق کے تئین دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانشمند کے ڈالے ہوا اور بیعزتی کرتا تھا کہا اگر یہ

دانا بودی کار او بنادان بدینجا نرسیدی **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار

دانا ہوتا نوبت اُسکی ساتھ احمقوں کے یہانتک نہ پہونچتی دو دانا کے تئین نہ ہووے لڑائی اور لڑائی

نہ دانائی ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمند ش بنرمی دل بجوید

نکوئی کی دانا لڑے ساتھ ہلکے کے ۔ جو نادان وحشت سے سخت کہے دانا اُسکی محبت سے دلداری کرے

دو صاحبدل نگہدارند موئی + ہمیدون سرکشی و آزرم خوئی + وگر بر ہر دو جانب جاہلانند

دو صاحبدل نگاہ رکھیں تھوڑا اسطرح ایک سرکش اور لڑائی ڈھونڈھنے والا اور جو دونوں طرف جاہل ہیں

اگر زنجیر باشد بگسلانند + یکی را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام

جو زنجیر ہووے توڑیں ایک کے تئین ایک بدخوئی گالی دی برداشت کی اور کہا اے نیک بخت

بتر زانم که خواہی گفت آنی + که دانم عیب من چون من ندانی **حکایت** سحبان

بدتر اس سے ہوں کہ تو کہے وہ ہی ہوں کہ جانتا ہوں عیب میرا مانند میرے نہیں جانتا ہے تو سحبان

وائل را در فصاحت بی نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالی بر سر جمعی سخن گفتی که لفظی مکرر نکردی اگر

وائل کے تئین بیچ فصاحت کے بے نظیر کہا ہے موافق اسبات کے کہ ایک سال بر روایت ع کے بات کہتا کہ ایک لفظ مکرر نکرتا اور اگر

ہمان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جملہ آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست سخن

اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت اور کے کہتا اور سب آداب ہمنشینی بادشاہ سے ایک یہ ہی

سخن گرچہ دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس

بات اگرچہ دلبند اور میٹھی ہووے لائق سچ ماننے اور تعریف کے ہووے جو ایکبار کہا تو نے مت کہ پھر

کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس **حکایت** یکی را از حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسی بجہل خود

کہ حلوا جو ایکبار کھایا اور بس ایک کے تئین حکیموں سے سنا میں نے کہ کہتا تھا ہرگز کسی نے اپنی جہالت

اقرار نکردہ است مگر آنکس کہ چون بگری در سخن باشد ہمچنان تمام ناگفتہ سخن آغاز
اقرار نہین کیا ہی مگر وہ شخص کہ جو اور بیچ بات کہنے کے ہووے ویسا ہی تمام نہ کہی ہوئی بات شروع
کند مثنوی سخن را سر است ای خداوند دین + میاور سخن در میان سخن + خداوند تدبیر و فرہنگ
کرے بات کے تئین سر ہی اے دانا اور جڑ مت لاوے بات درمیان بات کے صاحب تدبیر اور دانائی
و ہوش + نگوید سخن تا نہ بیند خموش حکایت تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را کہ
اور ہوش نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ + کتنے ایک لوگوں نے خادموں بادشاہ محمود کے کہا حسن میمندی کو
سلطان امروز چہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید
بادشاہ نے آج کے دن کیا کہا تجسے بیچ فلان مصلحت کے کہا تم پر بھی چھپا نہ رہے کہا جو کچہ کہ ساتھ تیرے کہے
با مثال ما گفتن روا نداردگفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید بیت
مثال ہمارے کہنا روا نہ رکھے کہا ساتھ اس ہات جانے کہ کہو نہیں پس کسو اسطے پوچھتے ہو
نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت + بسر شاہ سر خویشتن نشاید باخت حکایت
نہ ہر بات کہ نکلے کہے اہل معرفت بیچ بھید بادشاہ کے سر اپنا نچاہیئے کھیلنا
در عقد بیع سرائی متردد بودم جہودی گفت بخر کہ من از کدخدایان این محلت
بیچ فکر مول لینے ایک گھر کے فکر مند تھا مین ایک کافر نے کہا ہی کہ مین جہاں جون اس محلے سے ہون تعریف
اینخانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبی ندارد گفتم آنکہ بجز تو ہمسایہ منے
اس گھر کی جیسا کہ ہے مجسے پوچھ کچہ عیب نہین رکھتا ہی کہا مین نے سوا اسکے کہ تو ہمسایہ میرا ہو
قطعہ خانہ را کہ چون تو ہمسایہ ست + دہ درم سیم کم عیار ارزد + لیکن امیدوار باید بود
جس گھر کے تئین کہ مانند تیرے ہمسایہ ہے دس درم چاندی کم قیمت کی ہووے لیکن امیدوار ہونا چاہیئے
کہ پس از مرگ تو ہزار ارزد حکایت یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنا بر وخواند
کہ پیچھے مرنے تیرے کے ہزار کو بکستا ہی ایک شاعر نے آگے امیر چورون کے گیا اور تعریف اسکی پڑہی
فرمود تا جامہ ازو بدر کردند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگان در قفاء وی افتادند خواست
فرمایا تو جامے کے تئین اس سے باہر کیا غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تھا کتے پیچھے اسکے پڑے چاہا

خواست تا سنگے بردارد وسگ را دفع کند در زمین یخ گرفتہ بود عاجز شد گفت

چاہا تو ایک پتھر اٹھاوے اور کتوں کو دفع کرے بیچ زمین کے برف نے بند کیا تھا عاجز ہوا کہا

اینچہ حرامزادہ مردمانند سگان را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزدان از غرفہ بدید

یہ کیا حرامزادے لوگ ہیں کتوں کے تئیں کھلا رکھا اور پتھروں کو باندھا امیر چوروں کے نے بالاخانے سے دیکھا

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خود میخواہم اگر انعام

سنا اور ہنسا اور کہا اے شاعر مجھ سے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہوں کہ مین جو بخشش

فرمائی ع رَضِيْنَا مِنْ نَوَالِكَ بِالرَّحِيْلِ بیت امیدوار بود آدمی بخیر

فرماوے تو راضی ہوئے ہم عوض بخشش تیری کے ساتھ کوچ کے امیدوار ہوتے آدمی ساتھ نیکی

کسان ٭ مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ٭ سالار دزدان را بر وے رحمت آمد جامہ

آدمیوں کے میرے تئیں ساتھ نیکی تیری کے امید نہیں ہے برا مت پہونچا سردار چوروں کے تئیں اوپر اسکے رحمت آئی جامہ

باز فرمود و قبای پوستینی بران مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانہ در آمد یکی مرد

پھیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اسکے زیادہ کی اور درم کتنے ایک ایک نجومی بیچ گھر کے

بیگانہ دید با زن او بہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت و در ہم افتادند و فتنہ و آشوب

بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اسکے کے بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپس میں پڑے اور فساد اور شور

برخاست صاحبدلی برین واقف بود گفت شعر تو بر اوج فلک چہ دانی چیست

اٹھا ایک صاحب دل اوپر اسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کے کیا جانے تو کیا ہے

کہ ندانی کہ در سرای تو کیست حکایت خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتی

نہیں جانتا ہے تو کہ بیچ گھر تیرے کے کون ہے ایک خطیب بری آواز کا اپنے تئیں خوش آواز جانتا تھا

و فریاد بیہزہ برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پردۂ الحان اوست یا آیہ

اور غل بیہودہ اٹھاتا کہے تو آواز کوے جنگل کی بیچ پردے الحان اسکے کے ہے یا آیت

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ در شان اوست شعر اِذَا نَهَقَ الْخَطِيْبُ اَبُو الْفَوَارِسِ

بدرستیکہ بدتر ہے آوازوں میں آواز گدھے کی بیچ شان اسکے کے ہے جس وقت آواز کرتا ہے خطیبہ پڑھنے والا ابو الفوارس

لہ صوت یہد اصطخر فارس ۔ مردم قریہ بعلت جاہیکہ داشت بلیتش میکشیدند

واسطے اُسکے آواز ہے کہ اکھڑتا قلعہ فارس کا آدمی گانؤں کے بسبب اُس مرتبہ کے کو رکھتا تھا اُسکی بلا کھینچتے تھے

واذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم کہ با او عداوتی نہانی داشت

اور اذیت اُسکے تئیں مصلحت نہیں دیکھتے تھے تو ایک خطبہ پڑھنے والوں اُس اقلیم کے کہ ساتھ اُسکے دشمنی چھپی رکھتا تھا

باری بپرسش آمدہ بودش گفت ترا خوابی دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت

ایکبار واسطے پوچھنے کے آیا تھا اُسکو کہا تیرے تئیں ایک خواب دیکھا ہے مین نے نیک ہو جیو کہا کیا دیکھا

چنان دیدمی کہ ترا آواز خوش بودی و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین

ایسا دیکھا مین نے کہ تیرے تئیں آواز اچھی ہوئی اور لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کے خطبہ پڑھنے والے نے

لختی بیندیشید و گفت این مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی

تھوڑی دیر اندیشہ کیا اور کہا یہ مبارک خواب ہے کہ دیکھا تو نے کہ میرے تئیں اوپر عیب اپنے کے واقف کیا

معلوم شد کہ آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنجند عہد کردم

معلوم ہوا کہ آواز بری رکھتا ہوں میں اور خلق پڑھنے میرے سے بیچ رنج کے ہے اقرار کیا مین نے

کہ ازین پس خطبہ نگویم مگر بآہستگی قطعہ از صحبت دوستی برنجم ۔ کاخلاق بدم حسن نماید

کہ اس سے پیچھے خطبہ نہ پڑھونگا مگر ساتھ آہستگی کے صحبت دوست سے رنج کرتا ہوں کہ اوسکا اخلاق برا میرا اچھا دکھلاوے

عیبم ہنر و کمال بیند ۔ خارم گل و یاسمن نماید ۔ کو دشمن شوخ چشم بیباک ۔ تا عیب مرا

عیب میرا ہنر اور کمال دیکھے کانٹا میرا گل و چنبیلی دکھلاوے کہاں ہے دشمن شوخ چشم بیباک تو عیب میرا

بمن نماید فرد ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ۔ ہنر داند از جاہلی عیب خویش

ساتھ میرے دکھلاوے جو شخص کہ عیب اسکا نہ کہیں آگے ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد بطوع بانگ نماز گفتی بادائیکہ مستمعان را ازو نفرت بودی

ایک شخص بیچ مسجد کے ساتھ رغبت بانگ نماز کے کہتا تھا ساتھ ادا کے کہ سننے والے اسکو نفرت ہوتی

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش کہ دل آزردہ گردد گفت ای

اور صاحب مسجد کا ایک امیر تھا عادل اور نیک خصلت نہیں چاہتا تھا کہ دل آزردہ ہووے کہا اسی

جوانمردی برین مسجد را موذنانند قدیم که هر یک از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام

جوانمرد تھا مگر اس مسجد کے تئیں موذن ہیں قدیم کہ ایک کے تئیں انھوں سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکھا ہے

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند بس از مدتی در گذری

اور تیرے تئیں دس دینار دیتا ہوں تو جگہ دوسری جاوے تو اوپر اس قول کے اتفاق ہوئے پیچھے ایک مدت پیچ ایک راہ کے

پیش امیر باز آمد و گفت ایخداوند بر من حیف کردی که بده دینار از آن بقعه ام بدر کردی

آگے امیر کے پھر آیا اور کہا اے صاحب اوپر میرے ظلم کیا تونے کہ ساتھ دس دینار کے اس جگہ سے مجکو باہر کیا

که اینجا که رفته ام بیست دینار میدهند که جای دیگر روم و قبول نمیکنم امیر از خنده بیهوش

کہ اس جگہ سے کہ گیا ہوں بیس دینار دیتے ہیں کہ جس جگہ دوسری جاؤں لیکن قبول نہیں کرتا ہوں امیر ہنسی سے

گشت و گفت زنهار تا نستانی که بپنجاه دینار راضی گردند شعر

بیہوش ہوا اور کہا ہرگز نہ لے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے راضی ہوں

بتیشه کس نخراشد ز روی خارا گل ، چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت

ساتھ تیشے کے کوئی نہ چھیلے پتھر سے مٹی جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل۔

ناخوش آوازی به بانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی برو بگذشت و گفت ترا مشاهره چندست

ایک ناخوش آواز ساتھ بلند آواز کے قرآن پڑھتا تھا ایک صاحبدل اوپر اسکے گذرا اور کہا تیرے تئیں مشاہرہ کتنا ہے

گفت هیچ گفت پس این زحمت بخود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

کہا کچھ نہیں کہا پس یہ رنج اپنے تئیں کس واسطے دیتا ہے کہا واسطے خدا کے پڑھتا ہوں کہا واسطے خدا کے

دیگر مخوان بیت گر تو قرآن برین نمط خوانی ، ببری رونق مسلمانی

مت پڑھو اگر تو قرآن ساتھ اس طرح کے پڑھیگا تو لیجاویگا تو رونق مسلمانی کی

باب پنجم در عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بنده

باب پانچواں بیچ عشق اور جوانی کے حسن میمندی کے تئیں کہا کہ سلطان محمود کتنے ایک بندے

صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچکدام از ایشان میلی

صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کے ہیں کس طرح ہوا ہے کہ ساتھ کسی کے انھوں سے ایک خواہش

ومحبتی ندارد چنانکه با ایاز با آنکه زیادت حسنی ندارد گفت هرچه در دل فرو آید در دیده نکو نماید

اور ایک محبت نہیں رکھتا ہے جیسا کہ ساتھ ایاز کے باوجود اسکے کہ زیادتی حسن کی نہیں رکھتا کہا جو کچھ بیچ دل کے

مثنوی هرکه سلطان مرید او باشد + گر همه بد کند نکو باشد + وانکه را پادشه بیندازد از

جو کوئی کہ بادشاہ مرید اسکا ہووے جو تمام بد کرے نیک ہووے اور جس شخص کے تئیں بادشاہ

خیلی نه نوازد حکایت گویند خواجه را بنده نادر الحسن بود و با وی بسبیل مودت و دیانت نظری داشت

گرا... کہتے ہیں ایک وزیر کے تئیں ایک غلام نادر الحسن تھا ساتھ اسکے ساتھ راہ دوستی اور دیانت کے نظر رکھتا تھا

با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده من با حسن و شمایلی که دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی بهتر بودی

ساتھ ایک دوستوں کے کہا افسوس یہ غلام میرا ساتھ خوبی سیرت کے کہ رکھتا ہے اگر زبان درازی اور بے ادبی نہ کرتا بہتر ہوتا

گفت ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار که چون عاشقی و معشوقی در میان آمد مالکی و مملوکی

کہا اے بھائی جب اقرار دوستی کا کیا تو نے چشم داشت خدمت کی مت رکھ کہ جو عاشقی اور معشوقی درمیان آئی مالکی اور مملوکی

برخاست قطعه خواجه با بنده پری رخسار + چون درآمد ببازی و خنده + نه عجب گر چو خواجه حکم کند + وین

اٹھی جاتی ہے جب ساتھ بندے پری رخسار کے جو ہووے ساتھ بازی اور ہنسی کے نہیں عجب ہے اگر مانند

کشد بار ناز چون بنده بیت غلام آبکش باید و خشت زن + بود بنده نازنین مشت زن حکایت

کھینچے بوجھ ناز کا مانند بندے کے غلام پانی کا کھینچنے والا چاہیے اور اینٹ پاتھنے والا ہووے غلام نازک

پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر و یارای گفتار چندانکه ملامت دیدی و

ایک پارسا کے تئیں دیکھا میں نے بیچ محبت ایک شخص کے گرفتار نہ طاقت صبر کرنے کی نہ طاقت گفتگو کرنے کی جتنا کہ

غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی قطعه کوته نکنم ز دامنت دست + ور خود بزنی بتیغ تیزم

رسوائی کھینچتا چھوڑتا محبت کا مکرنا اور کہتا چھوٹا نہ کرونگا دامن تیرے سے ہاتھ اور جو آپ مارے تو ساتھ

بعد از تو ملاذ و ملجائی نیست + هم در تو گریزم ار گریزم + باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چه شد که

جگہ پناہ اور جگہ پناہ کی نہیں ہے مجھے بیچ تیرے پناہ ہی پکڑونگا اگر بھاگونگا ایک بار ملامت اسکو کی میں نے اور کہا عقل

نفس خسیست غالب آمد زمانی بفکر فرو رفت و گفت قطعه هر کجا سلطان عشق آمد نماند

نفس خبیث اوپر اسکے غالب آیا ایک دم بیچ فکر کے گیا اور کہا جہاں کہیں بادشاہ عشق کا آیا رہا

قوت بازوی تقوی را محل + پاکدامن چون ندید بیچاره + اوفتاده تا گریبان در وحل

قوت بازوے پرہیزگاری کے تئیں جگہ پاکدامن کہ نہ دیکھے بیچارہ پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل کے

حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان گفته و مطمح نظرش جاے خطرناک

ایک کے تئیں دل ہاتھ سے گیا تھا اور چھوڑ تا جان گیا اور جائے نظر اسکی جگہ ڈر کی بھری ہوئی

و مظنهٔ هلاک و لقمه مصور شدی که بکام آید یا مرغیکه بدام افتد فرد چو در چشم شاهد نیاید زرت

اور گمان مرنیکا قہر معلوم ہوتا تھا کہ بیچ تالو کے آوے یا مرغ کہ بیچ جال کے پڑے جو بیچ آنکھ معشوق کے نہ آوے زر تیرا

زر و خاک یکسان نماید برت + باری به نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن خلقی هم بدین

سونا اور خاک یکساں معلوم ہوں نزدیک تیرے ایکبار بطور نصیحت کے اسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر کہ خلق بھی ساتھ اسی

هوس که تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت قطعه دوستان نصیحتم مکنید + که

ہوس کے کہ تو رکھتا ہے تو قید ہیں اور پانوں دل کا بیچ زنجیر کے نالہ کیا اور کہا دوستوں کو کہ نصیحت مجکو مت کرو کہ

مرا دیده بر ارادت اوست + جنگجویان بزور پنجه و کتف + دشمنان را کشند و خوبان دوست

میرے تئیں دیدہ اوپر خواہش اسکی کے ہے لڑائی ڈھونڈھنے والے ساتھ زور پنجہ اور بازو دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق دوست

شرط مودت نباشد باندیشهٔ جان دل از مهر جانان گرفتن بیت تو که در بند خویشتن باشی +

شرط دوستی کی نہو بیچ فکر جان کے دل محبت معشوق سے اٹھالینا تو کہ بیچ فکر اپنے کے رہے تو

عشقباز دروغزن باشی + گر نشاید بدوست ره بردن + شرط عشق است در طلب مردن +

عشقباز جھوٹا ہووے تو جو نہ چاہیے طرف دوست کے راہ لیجانا شرط عشق کی ہے بیچ طلب کے مرنا

گر دست دهد که آستینش گیرم + ورنه بروم بر آستانش میرم + متعلقانش را که نظر در کار او بود

جو ہاتھ دیوے کہ آستین اسکی پکڑوں نہیں اور نہیں جاؤں اوپر چوکھٹ اسکی مروں متعلقوں اسکے کے تئیں کہ نظر بیچ کام اسکے کی تھی

و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نهادند و سودی نکرد شعر دردا که طبیب صبر می فرماید

اور مہربانی اوپر زمانے اسکے کے نصیحت اسکو دی اور قید اسکو رکھا فائدہ نہ کیا افسوس کہ حکیم صبر فرماتا ہے

وین نفس حریص را شکر میباید + آن شنیدی که شاهدی بنهفت + با دل از دست رفته‌ای میگفت تا ترا قدر خویشتن باشد

اور اس نفس حریص کو شکر چاہیے وہ سنا تو نے کہ ایک معشوق بیچ پوشیدگی کے ساتھ ایک ہاتھ سے دل گئے ہوئے کے کہتا تھا

پیش حشمت چه قدر من باشد + آورده اند که آن پادشاهزاده را که مملوح نظر او بود خبر کردند
آگے اُسکے تیری کیا قدر میری ہووے لائے ہیں کہ حاکم اُس بادشاہزادہ کے تئیں جا اندرخت نظر اُسکے کے تھا خبر کی
جوانی بر سر این میدان مداومت مینماید خوش طبع شیرین زبان سخنهای لطیف میگوید نکته های
ایک جوان اِدھر اِس میدان کے ہمیشگی کرتا ہے خوش طبع اور شیرین زبان باتین لطیف کہتا ہے اور نکتے
بدیع ازو مشنوند چنین معلوم میشود که دل آشفته است و شوری در سر دارد پسر دانست که دل آویخته
نادر اُس سے سنتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل عاشق ہے اور ایک شور بیچ سر کے رکھتا ہے لڑکے نے جانا کہ دل عاشق
اوست و این گرد بلا انگیخته او مرکب بجانب او راند چون دید که نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت
اُسکا ہے اور یہ گرد بلا اُٹھائی اُسکی گھوڑا طرف اُسکے چلایا جو دیکھا کہ نزدیک اُسکے قصد آنیکا رکھتا ہے رویا اور کہا
بیت آنکس که مرا بکشت باز آمد پیش + مانا که دلش بسوخت بر کشته خویش + چندانکه ملاطفت کرد
اُس شخص نے کہ میرے تئیں مارا پھر آیا آگے شاید کہ دل اُسکا جلا اوپر کشتے اپنے کے جتنا کہ مہربانی کرکے
و پرسید که چونی و از کجائی و چه صنعت دانی در قعر بحر مودت چنان غریق مانده که مجال نفس نداشت
اور پوچھا کہ کون ہے تو اور کہاں سے ہے تو اور کیا پیشہ رکھتا ہے تو بیچ گہرائی دریائے دوستی کے ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال دم کی نرکھتا تھا
بیت اگر خود هفت سبع از بر بخوانی + چو آشفتی الف بی تی ندانی + گفتا سخنی با من چرا
جو تحقیق سات حصے قرآن کے حفظ پڑھے تو + جو عاشق ہوا تو الف بے تے نہ جانے تو + کہا ایک بات ساتھ میرے کیوں
نگوئی که هم از حلقه درویشانم بلکه حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان
نہیں کہتا ہے تو کہ بھی گروہ فقیروں سے ہوں نہیں بلکہ فرمانبردار انکا ہوں پس اُسوقت ساتھ طاقت انس کرنے کے محبوب کے درمیان
تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت شعر عجبست با وجودت که وجود من بماند + تو بگفتن اندر آئی
طمانچے لہروں دوستی سے سر اُٹھایا اور کہا تعجب ہے ساتھ ہونے تیرے کے کہ ہستی میری بحال رہے تو بیچ کہنے کے آوے تو
و مرا سخن بماند این بگفت و نعره زد و جان بحق تسلیم کرد بیت عجب از کشته نباشد بدر خیمه دوست
اور میرے تئیں سخن رہے یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق کو سونپ دیا عجب اُس کشتے سے نہیں ہے دروازے خیمہ دوست کے
عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم حکایت یکی را از متعلمان کمال بهجتی بود و طیب لهجتی
عجب اُس زندہ سے کہ جو جان باہر سلامت ایک کے تئیں شاگردوں سے کمال حسن کا رکھتا تھا اور خوب آواز

و معلم لذا انجا کہ حسن بشریت باو معاملتی داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکان دگر

اور معلم بحکم اس بات کے کہ خواص بشری سے ساتھ اُسکے ایک معاملہ رکھتا تھا جھڑکنا اور غصہ کرنا اوپر لڑکوں دوسرے کے

کردی در حق وی روا نداشتی و چون بخلوتش دریافتی گفتی قطعہ نا بچنان مشغول اے

کرتا بیچ حق اُسکے کے گوارا نہ رکھتا تھا جس وقت کہ بیچ خلوت کے پاتا تھا نہ ایسا ساتھ تیرے مشغول ہوں میں اے

روی کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بربندم گر از مقابلہ تیرم ہمی آید

مُنہ کہ یاد اپنی مجکو بیچ دل کے آتی ہی دیکھنے سے تیرے نہیں کہ دیدہ بند کروں اگر آگے دیکھوں تیر آتا ہے

باری پسرش گفت چنانکہ در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم ہمچنین تامل میفرمائی تا اگر

ایکبار لڑکے نے کہا اُسکو جیسا کہ بیچ آداب سبق میرے کے توجہ فرماتا ہی تو بیچ آداب نفس میرے کے ایسا ہی تامل فرما

در اخلاق من ناپسندی بینی کہ مرا آن پسندیدہ ہمی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیل آن

تو بیچ اخلاق میرے کے کوئی ناپسند دیکھے کہ میرے تئین وہ پسندیدہ دکھائی دیتی ہو اوپر اسکے مجکو خبر فرما تو ساتھ بدلنے

سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس کہ آن نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم قطعہ

سعی کروں میں کہا اُسنے کہ یہ بات دوسرے سے پوچھ کہ وہ نظر کہ میرے تئین ساتھ تیرے ہے سوا ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں میں

چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ور ہنری داری و ہفتاد عیب دوست

آنکھ دشمن کی کہ نکالی گئی ہو عیب دکھلائی دے ہنر اُسکو بیچ نظر کے جو ایک ہنر رکھتا ہی تو ستر عیب دوست

نہ بیند بجز آن یک ہنر حکایت شبی یاد دارم کہ یار عزیزم از در درآمد چنان بیخود از جای

نہ دیکھے سوائے اُس ایک ہنر کے ایک رات کو یاد رکھتا ہوں میں کہ یار عزیز میرا اندر آیا ایسا کہ بیخود جگہ

بر جستم کہ چراغم باستین کشتہ شد شعر سری طیف من یجلو بطلعتہ الدجی شگفت آمد

کودا ایسا کہ چراغ میرا آستین سے بجھ گیا رات کو خیال اُس شخص کا آیا کہ دشمن مانی ساتھ اُسکے منہ کے تاریکی تعجب آیا

از بختم کہ این دولت از کجا نشست و عتاب آغاز کرد کہ در حالم بدیدی چراغ بکشتی

نصیبے سے مجکو کہ یہ دولت کہاں سے بیٹھا اور غصہ شروع کیا جلدی کہ میرے تئیں دیکھا تو نے چراغ بجھایا تو نے

بچہ معنی گفتم بدو معنی یکی آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد و دیگر آنکہ این بیتم بخاطر گذشت

کس سبب سے کہا میں نے ساتھ دو معنی کے ایک وہ گمان لیا میں آفتاب نکلا اور دوسرا وہ کہ یہ بیت مجکو بیچ دل کے

چرا اگر کسی مثل دارد

حیف چراغ انسانیت

دیو جو اُل سے ناشتو

شعلہ چراغ کمال

ست خبر اندوخت

مشغول نقص

ست او زاد

نفس

بتو

۵

تو خود وقت باشد

و اگر بعید عتاب

سبب کلفت درست

شد

بصورت ظاہر

تا

قدر

زیرا کہ از اصول

ترکیب صحیح

دوست

قطعہ چون گرانے نبہ پیش شمع آید + بخیزش اندر میان جمع بکش + ور شکر خندہ
جو ایک گران شخص آگے شمع کے آوے اُٹھ اُسکو درمیان مجلس کے مار اور جو کوئی شکر خندہ
ایست و شیرین لب + آستینش بگیر و شمع بکش حکایت یکی دوستی را زمانہا ندیدہ بود
ہو اور شیرین لب آستین اُسکی پکڑ اور شمع کو بجھا ایک نے دوست کے تئین مدتوں سے نہ دیکھا تھا
گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاق بہ کہ ملول شنوی دیر آمدی ای نگار سرمست
کہا کہان تھا کہ مشتاق تھا مین کہا مشتاق بہتر کہ رنجیدہ دیر کو آیا تو اے معشوق غافل
زود رت ندہیم دامن از دست + معشوقہ کہ دیر دیر بینند + آخر کم ازان کہ سیر بینند لطیفہ شاہد کہ
جلدی تیرا نہ دینگے دامن ہاتھ سے معشوق کو کہ دیر دیر دیکھے آخر کم اس سے کہ آسودہ دیکھے معشوق کہ
با رفیقان آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادت خالی نباشد بیت اذا جئت
ساتھ یارون کے آوے واسطے ظلم کرنے کے آیا ہے بحکم اسکے کہ غیرت اور دشمنی سے خالی نہو جسوقت کہ آوے تو پاس میرے
فی رفقۃ لتزورنی و ان جئت فی صلح فانت محارب قطعہ بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار
بیچ رفیقون کے کہ زیارت کرے تو میری اور اگرچہ آیا تو بیچ صلح کے پس تو لڑائی کرنیوالا ہی ایکدم کہ جو ملا یار ساتھ غیرون کے
بسی نماند کہ غیرت وجود من بکشد + بخندہ گفت کہ من شمع جمعم ای سعدی + مرا ازان چہ کہ پروانہ
بہت نزدیک کہ غیرت وجود میرے کو مارے ساتھ ہنسی کے کہا کہ مین شمع مجلس کی ہون اے سعدی مجھکو اس سے کیا کہ پروانہ
خویشتن بکشد حکایت یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستی چون بادام دو مغز
اپنے کو مارے یاد رکھتا ہون کہ بیچ دن اگلو نکے مین اور ایک دوست مانند بادام دو مغز کے
در پوستی صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی کہ باز آمد عتاب آغاز کرد
بیچ ایک پوست کے صحبت رکھتا تھا مین یکبارگی اتفاق جدائی کا پڑا پیچھے ایک مدت کے پھیر آیا غصہ شروع کیا
کہ درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمال تو روشن گردد و من
کہ بیچ اس مدت ایک قاصد نہ بھیجا تو کہا مین نے افسوس آیا مجکو کہ دیدہ قاصد کا ساتھ صورت تیری کے روشن ہووے اور مین
محروم قطعہ یار دیرینہ مرا گو بزبان توبہ مدہ + کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن + رشکم آید کہ کسی سیر
بے نصیب یار پرانا میرے تئین ساتھ زبان کے نصیحت مت دے کہ میرے تئین توبہ ساتھ تلوار کے نہوگی رشک مجکو آتا ہے کہ کوئی

نه در تو کند + باز گویم که کسے سیر نخواهد بودن **حکایت** دانشمندی را دیدم که بکسی مبتلا

نگہ پیچ تیرے کرے پھر کہو نہیں کہ کوئی آسودہ نہو گا ایک دانا کے تئیں دیکھا میں نے کہ ساتھ کسی کے مبتلا

شده و رازش از پرده بر ملا افتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی باری بلاطفتش

ہوا اور بھید اسکا پردے سے باہر گرا ظلم بہت لیجاتا اور بردباری بیحد کرتا ایکبار ساتھ مہربانی کے اسکو

گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس با وجود چنین معنی لائق

کہا میں جانتا ہوں نہیں ہے تیرے تئیں بیچ محبت اس معشوق کے ایک علت اور بنا محبت کی اوپر لغزش کے نہیں پس ساتھ وجود ایسی معنی کے لائق

قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان بردن گفت ای یار دست عتابم از دامن

قدر عالموں کے نہیں ہے اپنے تئیں متہم کرنا اور ظلم بےادبوں کا لیجانا کہا اے یار ہاتھ عتاب کا میرے دامن سے

بدار که بارها درین مصلحت که تو میبینی اندیشه کردم صبرم بر جفای وی سهلتر میآید از نادیدن او

رکھ کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکھتا ہے تو اندیشہ کیا میں صبر اوپر ظلم اسکے کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے نہ دیکھنے سے

حکیمان گویند دل بر مجاهدت نهادن آسانتر است که چشم از مشاهده فرو گرفتن **مثنوی**

اور دانا کہتے ہیں دل دینا بیچ رنج اور محنت کے رکھنا آسان زیادہ ہے کہ آنکھ دیکھنے سے بند کرنا

هر که دل پیش دلبری دارد + ریش در دست دیگری دارد + آهوی پالهنگ در گردن + نتواند

جو کوئی دل آگے ایک دلبر کے رکھے ڈاڑھی بیچ ہاتھ دوسرے کے رکھے ایک ہرن رسی بیچ گردن کے نہ سکے

بخویشتن رفتن + آنکه بی او بسر نشاید برد + گر جفای کند بباید برد + ای بسا روز از دوست گفتمش زنهار

اپنے تئیں کسی طرف لیجانا وہ شخص کہ بغیر اسکے بسر نہیں لیجاتا جو ظلم کرے چاہیے لیجانا ایکدن دوست سے کہا میں نے اسکو پناہ

چند اران روز گفتم استغفار + نکند دوست زینهار از دوست + دل نهادم بدانچه خاطر اوست

اکثر اسدن سے کہا میں نے توبہ نہ کرے دوست پناہ دوست سے دل رکھا میں نے ساتھ اس چیز کے کہ دل اسکا ہے

گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقهرم براند او داند **حکایت** در عنفوان جوانی چنانکه افتد و دانی

جو ساتھ مہربانی کے پاس اپنے مجکو بلاوے اور جو ساتھ غصے کے مجکو دور کرے وہ جانے بیچ شروع جوانی جیسا کہ اتفاق پڑتا ہے اور

با شاهدی سر و سری داشتم بحکم آنکه حلقی داشت طیب الادا و خلقی کالبدر اذا بدی **بیت**

ساتھ معشوق کے خیال اور بھید رکھتا تھا بسبب اس بات کے کہ حلق رکھتا تھا خوش آواز اور صورت جیسے چودھویں کا چاند

آنکه نبات عارضش آبحیات میخورد + در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد + اتفاقاً خلاف
وہ کہ وعیدگی رخسار اُسکے کی آبحیات کھاتی ہر بیچ ہونٹھ اُسکی کے نگاہ کرے وہ کہ مصری کھاتا ہوا اتفاقاً خلاف
طبع از وی حرکتی بدیدم که نه پسندیدم دامن از و بر کشیدم و مهره برچیدم و گفتم شعر
طبیعت اُسکی ایک حرکت دیکھی مین نے کہ نہ پسند کی مین نے دامن اُس سے کھینچا مین نے اور مہرہ چنا مین نے اور کہا مین نے
برو هر چه میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدم که همی رفت و میگفت بیت
جا جو کچھ کہ چاہیے تجکو آگے لے   خیال ہمارا نہیں رکھتا ہی تو خیال اپنا لے سنا مین نے کہ جاتا تھا اور کہتا تھا
شبپره گر وصل آفتاب نخواهد + رونق بازار آفتاب نکاهد + این بگفت و سفر کرد و پریشانی
چمگادر اگر ملاقات آفتاب کی نچاہے رونق بازار آفتاب کی نہ گھٹے یہ کہا اور سفر کیا اور پریشانی
او در من اثر کرد نَقَدتُ زَمَانَ الوَصلِ وَالمَرءُ جَاهِلٌ + بِقَدرِ لَذِیذِ العَیشِ
اُسکی نے بیچ میرے اثر کیا کھویا مین نے زمانہ ملاقات کے تئین اور مرد نادان ہی ساتھ قدر لذت خوشی کے
قَبلَ المَصَائِبِ شعر باز آی و مرا بکش که پیشت مردن + خوشتر که پس از تو زندگانی
آگے مصیبتون سے   پھر آ تو اور میرے تئین مار کہ آگے تیرے مرنا خوش زیادہ کہ پیچھے تیرے زندگانی
کردن + اما بشکر و منت لیس از مدتی باز آمد آن حلق داؤدی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان
کرنا   لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کے پیچھے ایک مدت کے پھر آیا وہ آواز حضرت داؤد کی سی بگڑ گئی اور خوبصورتی یوسف
آمده بر سیب زنخدانش چو به گردی نشسته و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم
آئی اور پر سیب زنخدان اُسکے کے مانند گو دیہی اور رونق بازار حسن اُسکے کی ٹوٹی امیدوار کہ بیچ گود کے اُسکو لوئین
کناره گرفتم و گفتم شعر آن روز که خط شاهدت بود + صاحب نظر از نظر براندی + امروز بیامدی بصلحش +
کنارا پکڑا مین اور کہا مین نے اُس روز کہ خط شاہدی کا تجکو تھا عاشق کو نظر سے چلایا تو نے اور آجکے دن آیا تو سبب صلح کی
کش فتحه و ضمه بر نشاندی نظم تازه بهار ورقت زرد شد + دیگ منه کآتش ما سرد شد + چند خرامی و
کہ اُسکے زبر اور پیش بٹھلایا تو نے   اے تازہ بہار تیری زرد ہوئی ہانڈی مت رکھ کہ آگ ہماری ٹھنڈی ہوئی کب تک چلے اور
تکبر کنی + دولت پارینه تصور کنی + پیش کسی رو که خریدار تست + ناز بر آن کن که طلبگار تست
تکبر کرے تو دولت پرانی خیال کرے تو آگے اُس شخص کے جا کہ خریدار تیرا ہی ناز اوپر اُسکے کر کہ طلبگار تیرا ہے

[illegible]

[illegible]

سبزه در باغ گفته اند خوشست ✝ داند آنکس که این سخن گوید یعنی از روی

سبزہ بیچ باغ کے کہا ہی خوش ہی جانے وہ شخص کہ یہ بات کہے یعنے منہ

نکوان خط سبز ✝ دل عشاق بیشتر جوید ✝ بوستان تو گندنا زاریست ✝ بسکہ میکنی

خوبصورتو نسے خط سبز دل عاشقون کا زیادہ ڈھونڈے باغ تیرا گندنا زار ہے بسکہ کھودتا ہے

و میروید قطعہ گر صبر کنی ور نکنی موی بنا گوش ✝ این دولت ایام نکوئی بسر آید ✝ گر

اور جمتا ہی جو صبر کرے تو اور جو نکرے تو بال کان کی لو کے یہ دولت زمانہ خوبصورتی کی و آخر آتی ہی

دست بجان داشتمی همچو بر ریش ✝ نگذاشتمی تا بقیامت که برآید قطعہ سوال کردم

ہاتھ اوپر جان کے رکھتا میں مانند تیرے اوپر داڑھی کے نہ چھوڑتا میں قیامت تک کہ آئے سوال کیا میں نے

و گفتم جمال روی ترا ✝ چہ شد کہ مورچہ بر گرد ماہ جوشیدست ✝ جواب داد ندانم چہ بود

اور کہا میں نے جمال منہ تیرے کو کیا ہوا کہ چیونٹیاں گرد چاند کے جوش کیا ہی ✝ جواب دیا نہیں جانتا ہوں کیا تھا

رویم را مگر بماتم حسنم سیاه پوشیدست حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان

منہ میرے کے تئین مگر واسطے حسن میرے کے سیاہ پہنا ہی ایک کے تئین پوچھا میں عرب رہنے والوں سے

مَا يَقُولُ فِي الْمُرْدَانِ لَاخَيْرَ فِيهِمْ مَادَامَ اَحَدُهُمْ لَطِيفًا يَتَخَاشَنُ فَاِذَا خَشُنَ

کیا کہتا ہی تو بیچ امردون کے کہا نہیں ہی خیر درمیان انکے جب تک کہ ایک انمین کا نرم و نازک ہی درشتی کرتا ہی

یتلاطف یعنی چندانکہ لطیف و نازک اندامست درشتی کند و سختی همچو لی سخت و درشت

نرمی کرتا ہی یعنے جبتک کہ لطیف اور نازک بدن ہی سختی کرے اور سختی اور جو سخت اور سخت

شد چنانکہ بکاری نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعہ امرد آنگہ کہ خوب و شیرین است ✝

ہوا جیسا کہ بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکھاوے امرد جبتلک کہ خوب اور شیرین ہی

تلخ گفتار و تند خویست ✝ بود ✝ چون بریش آمد و بلاغت شد ✝ مردم آمیز و مہر جوی بود ✝

تلخ بات اور تند خو ہوے جو داڑھی نکال لایا اور بالغ ہوا آدمی کا ملنے والا اور محبت کا ڈھونڈنے والا ہوے

حکایت یکی را از علما پرسیدند کہ کسی با مہ روی در خلوت نشستہ و درہا بستہ و رقیبان خفتہ و نفس طالب

ایک کے تئین عالموں سے پوچھا کہ کوئی ساتھ ایک مہ رو کے بیچ خلوت کے بیٹھا اور دروازہ بند کیا اور رقیب سوئے ہوں اور نفس چاہتا ہو

ذیل سبزه در باغ گفته اند خوشست ... دانند آنکس که این سخن گوید ... نیکوان خط سبز ... دل عشاق ... بوستان تو گندنا زاریست ... گر صبر کنی ... و این دولت ... جواب داد ... بیت چنان می گفت ... [illegible]

وشہوت غالب کہ عرب گویدالفقر بالغ والدالطو رعنیٔ مانعہ ہیچ باشد کہ بقوت
اور شہوت غالب جیساکہ عرب کہتا ہی خرما کا جو اور باغبان منع کرنیوالا نہین ہی کوئی بودہ ہو وگرساتھ قوت
پرہیزگاری ازوی بسلامت بماند گفت اگر از مہرویان بسلامت ماند از بدگویان بسلامت
پرہیزگاری کے اُس سے سلامت ہے کہا جو ماہ کی ہو تو تسے سلامت ہے برا کہنے والون سے سلامت
نماند شعر وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِهٖ فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ
نرہے اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفس اپنے سے پس گمان مدعی سے
لَیْسَ یَسْلَمْ شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتوان زبان مردم بستن مثل
سلامت رہے گا چاہیے پیچھے کام اپنے کے بیٹھنا لیکن نہ سکیے زبان آدمیوں کی باندھنا
طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاہدت او در مجاہدت بود وگفت اینچہ طلعت مکروہ است
طوطی کے تئین ساتھ ایک کوے کے پنجرے مین کیا برائی دیکھنے اُسکے سے رنج مین تھی اور کہتی تھی کیا چہرہ مکروہ ہے
وہیئت ممقوت ومنظر ملعون وشمائل ناموزون یَا غُرَابَ الْبَیْنِ یَا لَیْتَ بَیْنِیْ
اور صورت دشمنی بکی گئی اور شکل لعنت کی گئی وصورت ناموزون اے کوے کاشکے جدائی ہوتی درمیان میرا اور
وَبَیْنَكَ بُعْدُ الْمَشْرِقَیْنِ قطعہ علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد صباح روز سلامت
تیرے مشرق اور مغرب کی کیا خوب ہو صبح کو جو کوئی اوپر منہ تیرے کے اٹھے صبح کے دن سلامتی
بر و مسا باشد بداختری چو تو در صحبت تو بایستی ولی چنانکہ توئی در جہان کجا
اوپر اُسکے شام ہووے ایک ستارہ مانند تیرے بیچ صحبت تیرے کے چاہتا تھا لیکن جیساکہ تو ہی تو بیچ جہان کے کہان
باشد عجب ترآنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود وملول شدہ لاحول
ہووے تعجب زیادہ وہ کہ کوا ہمنشینی طوطی سے بھی جان سے تنگ آیا تھا اور رنجیدہ ہو کر لاحول
کنان از گردش گیتی ہمی نالید و دستہای تغابن در یکدگر میمالید کہ اینچہ بخت نگونست و
کرتا ہو اگردش زمانہ سے نالہ کرتا تھا اور ہاتھ افسوس کے باہم ملتا تھا کہ یہ کیا نصیبا اوندھا ہوا اور
طالع دون وایام بوقلمون لائق قدر من آنستی کہ بازاغی بدیوار باغی خرامان ہمی رفتی شعر پارسا را
اکمنہ اور دن اُلٹے لائق قدر میرے وہ ہوتا کہ ساتھ کوے کے وہ دیوار باغ کے اکڑتا چلتا باساتھ

بس اینقدر زندان + که بودہم طویلۂ زندان + تاچہ گنہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت
بس اتنی قید کہ ہووے پاس ٹھیجا اثر بے تمیز لوگ + ایسا کیا گناہ کیا ہے مین نے کہ زمانہ میرا ساتھ عذاب
آن در سلک صحبت چنین ابلہی خود رائی ناجنس خیرہ رائی بچنین بند مبتلا گردانیدہ است
اُسکے بیچ لڑی صحبت ایسے احمق اُلٹی عقل غیر خراب صورت کے بیچ ایسی قید کے حیران کیا ہے
قطعہ کس نیاید بپای دیواری + کہ بران صورتت نگار کنند + گر ترا در بہشت باشد جای +
کوئی نہ آوے نیچے اُس دیوار کے + کہ اوپر اُسکے تصویر تیری لکھین جو تیرے تئین بیچ بہشت کے ہو جگہ
دیگران دوزخ اختیار کنند + این ضرب المثل بدان آوردہ ام تا بدانی کہ صد چندانکہ دانا را
اور لوگ دوزخ اختیار کرین + یہ مثال اسواسطے لایا ہون مین تو جانے تو کہ سو چند کہ عقلمند کے تئین
از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشتست قطعہ زاہدے در میان زندان بود +
بے عقل سے نفرت ہے بے عقل کے تئین عقلمند سے وحشت ہے ایک پرہیزگار درمیان خراب بیٹھنے والون کے تھا
زانمیان گفت شاہد بلخی + گر ملولی ز ما ترش منشین + کہ تو ہم در میان ما تلخی رباعی
اُس درمیان کہا ایک معشوق بلخ کے رہنے والے نے رنجیدہ ہے تو ہمسے ترش مت بیٹھ کہ تو بھی درمیان ہمارے کڑوا ہے تو
جمعی چو گل و لالہ بہم پیوستہ + تو ہیزم خشک در میانشان رُستہ + چون باد مخالف و چو
ایک گروہ مانند پھول اور لالے کے ملا ہوا تو لکڑی سوکھی ہوئی اُنکے بیچ اُگا + مانند ہوا مخالف اور مانند
سرما ناخوش + چون برف نشستہ و چو یخ بستہ حکایت رفیقی داشتم کہ سالہا
جاڑے کے ناخوش مانند برف کے بیٹھا ہوا اور مانند یخ کے بندھا ہوا ایک رفیق رکھتا تھا مین برسون
باہم سفر کردہ بودیم و نمک خوردہ و بیکران حقوق صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفع اندک آزار
باہم سفر کیا تھا ہمنے اور نمک کھایا ہوا اور بہت حق صحبت کے ثابت ہوئے آخر بسبب نفع تھوڑے کے آزار
خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با اینہمہ از ہر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ
خاطر میری کا روا رکھا اور دوستی گذرنے والی ہوئی اور باوجود ان سب کے دونون طرف سے دلبستگی تھی موافق اُس بات کے کہ سنا مین نے
روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی می گفتند قطعہ نگار من چو در آید بخندۂ نمکین
کہ ایک روز دو بیت کلام میرے سے بیچ ایک جماعت کے کہتے تھے معشوق میرا جو آوے بیچ ہنسی نمکین کے

نمک زیاده کند بر جراحت ریشان * چه بودی از سر زلفش بدستم افتادی * چو آستین

نمک زیادہ کرتا ہو اوپر زخم گھاؤں کے کیا ہوتا جو سر زلف اسکی بیچ ہاتھ میرے کے پڑتی مانند آستین

کریمان بدست درویشان * طائفه دوستان را لطف این سخن که بر حسن سیرت خویش گواهی

کریموں کے بیچ ہاتھ فقیروں کے گروہ دوستوں کا اوپر لطف اس بات کے نہیں کہ اوپر خوبی خصلت اپنی کے گواہی

داده بودند آفرین کرده و یکی از آن جمله مبالغت نموده و بر فوت صحبت دیرین تاسف خورده و

دی تھی اور شاباش کی اور ایک دوست نے بھی بیچ ان سبھوں کے مبالغہ کیا اور اوپر گزر جانے صحبت پرانی کے افسوس کھایا اور

بخطای خویش اعتراف کرده معلوم شد که از طرف او هم رغبتی هست این بیتها فرستادم و صلح کردیم قطعه

ساتھ خطا اپنی کے اقرار کیا معلوم ہوا کہ طرف اسکے سے بھی ایک رغبت ہے یہ بیتیں بھیجی میں نے اور صلح کی ہم دونوں نے

نه ما را در میان عهد وفا بود * جفا کردی و بدعهدی نمودی * بیکبار از جهان دل در تو بستم * ندانستم

نہیں تھا بیچ ہمارے تمہارے میان قول وفا کا تھا ظلم کیا تونے اور بدعہدی کرنا کیا تونے یکبارگی جہان سے دل بیچ تیرے باندھا میں نے نہ جانا میں نے

که برگردی بزودی * هنوزت گر سر صلح است باز آی * کزان محبوبتر باشی که بودی حکایت

کہ پھر جائیگا تو جلدی ابتک تجھکو اگر خیال صلح کا ہو پھر آ کہ اس سے محبوب زیادہ ہوویگا تو کہ تھا تو

یکی را زنی صاحب جمال در گذشت و مادر زن فرتوت بعلت کابین در خانه متمکن بماند مرد از مجاورت

ایک کے تئیں ایک جورو خوبصورت مرگئی اور جورو کی بڑھیا ماں بسبب مہر کے بیچ گھر کے جاے قرار ہی مرد ہمسائگی

او بجان رنجیدی و از محاورت او چاره ندیدی تا گروهی آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت

اسکی سے نہایت رنجیدہ تھا اور گفتگو اسکی سے تدبیر نہ دیکھتا تھا تو ایک گروہ آشناؤں کا اسکے پوچھنے کو آئے اسکو ایک نے کہا

چگونه در مفارقت آن یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن

کیونکر ہو تو بیچ جدائی اس یار عزیز کے کہا نہ دیکھنا جورو کا ایسا سخت نہیں ہو کہ دیکھنا

مادر زن مثنوی گل بتاراج رفت و خار بماند * گنج برداشتند و مار بماند * دیده بر تارک

ماں جورو کا گل بیچ لوٹ کے گیا اور کانٹا رہا خزانے کو اٹھایا اور سانپ رہا آنکھ اوپر سر

سنان دیدن * خوشتر از روی دشمنان دیدن * واجبست از هزار دوست برید * تا یکی

برچھی کے دیکھنا خوشتر ہے دشمنوں کے دیکھنے سے واجب ہے ہزار دوستوں سے ترک ملاقات کرنا تا ایک

حاشیہ:

بانکی کہ وار زخمی او بوده است ... استفہام انکاری ... بمعنی ... [illegible]

... دشمن ... دوباره ... [illegible]

دشمنت نباید دید **حکایت** یاد دارم که در ایام جوانی گذر داشتم در کوئے و نظر

دشمن اپنے کو نچاہیئے دیکھنا یاد رکھتا ہوں میں بیچ دنوں جوانی کے جاتا تھا میں بیچ ایک محلے کے اور آنکھ

بروئے در تموز که حرورش دهان بخوشانیدی و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدی از ضعف

اوپر ایک منھ کے بیچ مہینے گرمی کے کہ ہوا گرم اسکی منھ خشک کرتی تھی اور ہوا گرم اسکی گودا ہڈیونکے جوش کرتی تھی ناتوانی

بشریت تاب آفتاب هجیر نیاوردم و التجا بسایه دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من بر آبی فرو نشاند

آدمیت کو میں طاقت دھوپ دوپہر کی نہ لایا میں اور التجا بیچ ایک سایہ دیوار کے کی میں منتظر اس بات کا کہ کوئی حرارت گرمی کی مجھ سے ساتھ پانی کے بجھا دے

که همی ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی جمالیکه زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید

کہ یکایک اندھیری دہلیز گھر سے روشنائی چمکی یعنے وہ جمال کہ زبان فصاحت کی بیان خوبصورتی اسکی سے عاجز آئے

چنانکه در شب تاری صبح بر آید یا آبحیات از ظلمت بدر آید قدحی برفاب در دست گرفته

جیسا کہ بیچ رات اندھیری کے صبح نکل آوے یا آبحیات ظلمت سے باہر آوے ایک پیالہ برف کا بیچ ہاتھ کے لیے ہوئے

و شکر در آن ریخته و بعرق آمیخته ندانم که بگلابش مطیب کرده بود یا قطرهٔ چند از گل

اور شکر بیچ اسکے ڈالے ہوئے اور گلاب کا عرق ملایا ہوا نہیں جانتا ہوں میں کہ ساتھ گلاب کے اسکو خوشبودار کیا تھا یا قطرے کتنے گلاب کے اسکے

رویش در آن چکیده فی الجمله شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر

منھ اسکے سے ٹپکے تھے بیچ اسکے حاصل کلام شربت ہاتھ نگارین اسکے سے لیا میں نے اور پیا میں نے اور عمر

از سر گرفتم **شعر** ظَمَاءٌ بِقَلْبِی لَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ + رَشْفُ الزُّلَالِ

دوبارہ کو پایا میں نے ایک پیاس ہی بیچ دل میرے کے نزدیک نہیں ہے کہ سیراب ہووے تئیں چکیدگی آب شیرین کی

وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا **قطعه** خرم آن فرخنده طالع را که چشم + بر چنین روئے

اور اگرچہ پیوین دریاؤنکے تئیں خوش ہے اس مبارک نصیبے کے تئیں کہ آنکھ اوپر ایسے منھ کے

فتد هر بامداد + مست مے بیدار گردد نیم شب + مست ساقی روز محشر بامداد

پڑے ہر صبح کو مست شراب کا جاگنے والا ہو آدھی رات کو مست ساقی کا روز قیامت کے صبح کو

حکایت سالی محمد خوارزم شاه رحمة الله علیه با ختا برای مصلحتی صلح اختیار کرد

ایکسال محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اوپر اسکے ساتھ ملک ختا کے واسطے ایک مصلحت کے صلح اختیار کی

بجامع کاشغر در آمدم پسرے را دیدم نحوی در غایت اعتدال و نہایت جمال چنانکہ
بیچ مسجد کاشغر کے آیا مین ایک لڑکے کے تیئن دیکھا مین نے بیچ خوبی کے بیچ نہایت اعتدال اور نہایت جمال کے جیسا کہ بیچ
در امثال گویند **نظم** معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری
مثالونکے کہتے ہین معلم تیرے نے تجکو تمام شوخی اور دلبری سکھلائی ظلم اور ناز اور غصہ اور ظلم کا بنانا
آموخت + من آدمی بچنین شکل و خوی و قد و روش + ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت
سکھلایا مین نے آدمی ایسی شکل اور خو اور قد اور چال کا نہین دیکھا مین نے مگر یہ طریق پری سے سیکھا
مقدمہ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَ کَانَ الْمُتَعَدِّی عَمْرًا
مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے اور ہی پڑھتا مارا زید نے عمر کو اور ہوا تعدی کیا گیا عمرو
گفتم ای پسر خوارزم و خطا صلح کردند و زید و عمر را ہنوز خصومت باقیست بخندید
کہا مین نے ای بیٹے خوارزم اور خطا نے صلح کی اور زید اور عمرو کے تیئن ابتک دشمنی باقی ہے ہنسا
و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم بُلِیْتُ بِنَحْوِیٍّ
اور جگہ پیدایش میری کی پوچھی کہا مین نے خاک پاک شیراز کہا باتون سعدی سے کیا یاد رکھتا ہی کہا مین نے گرفتار ہوا مین اوپر اُس نحوی کے
یَصُوْلُ مُغَاضِبًا عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرِوْ عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ
حملہ کرتا ہی اوپر میرے مانند زید کے بیچ مقابلہ عمرو کے اوپر کھینچنے دامن کے تیئن اُٹھاتا ہے
رَأْسَہٗ وَ ہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ لختے باندیشہ فرو رفت و گفت
سر اپنے کے تیئن اور تیئن راست ہی رفع عامل کسرہ کے سے تھوڑی در اندیشے مین گیا اور کہا
غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسیست اگر گوئی بفہم نزدیکتر باشد گفتم **مثنوی**
اکثر شعر اسکے بیچ زمین کے زبان پارسی مین ہین اگر کہے تو بیچ سمجھ کے نزدیک زیادہ ہو کہا مین نے
طبع ترا تا ہوس نحو کرد + صورت عقل از دل ما محو کرد + ای دل عشاق بدام تو صید +
طبیعت تیری نے جو نحو کی کی صورت عقل کی دل ہمارے سے دور کی اے دل عاشق کا بیچ جال تیرے کے پھنسا
ما بتو مشغول و تو با عمرو زید + بامدادان کہ عزم سفر مصمم شد گفتہ بودندش کہ فلان
ہم ساتھ تیرے کے مشغول اور تو ساتھ عمرو و زید کے صبح کے وقت کہ قصد سفر مضبوط ہو گیا تھا اُسکو کہ فلانا

ل اشغال جمع شغل، فتحتین بمعنے قصص درکار و اشغال بالکسر مانند کردن ۱۲ ۳ نحو محی بباک ۲ نسبے شرمی ۱۲ مولوی ابو علی ۳ مقدمہ کتابیست در فن نحو از تصنیفات جار اللہ زمخشری صاحب کشاف ۱۲ ۴ جانکہ در عمرو بالفتح واو در حالت رفع و جر مثبوت تا از عمر بضم فرق کردہ شود اما در حالت نصب واو نویسند چرا الف در حالت نصب واقع میشود ...

۵ ...

ع ...

ہ ...

سعدیست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندین مدت چرا نگفتی تا بشکر
سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کھایا کہ اتنی مدت تک کسواسطے نکہا تو نے تو شکر
قدوم بزرگان بخدمت میان بستمی گفتم ع با وجودت زمن آواز نیامد
آنے بزرگوں کے تئین بیچ خدمت کے کمر باندھتا مین کہا مین نے ساتھ وجود تیرے کے مجھسے آواز نہ آئی
کہ منم ✦ گفتا چہ شود اگر چہ درین خطہ روز چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردم
کہ مین ہون مین کہا کیا ہووے جو بیچ اس شہر کے تھوڑے روز آرام سے تو تو خدمت سے فائدہ مند ہو مین
گفتم نتوانم بحکم اینحکایت منظوم بزرگے دیدم اندر کوہسارے ✦ قناعت
کہا مین نے نسکونگا مین موافق ابیات کے ایک بزرگ کو دیکھا مین نے بیچ ایک پہاڑ کے صبر
کردہ از دنیا بغارے ✦ چرا گفتم بشہر اندر نیائی ✦ کہ بارے بندی از دل برکشائی ✦
کیے ہوے دنیا سے بیچ ایک غار کے کسواسطے کہا مین نے بیچ شہر کے نہ آیا تو کہ ایک بار بند دل سے کھو
بگفت آنجا پریرویان نغزند ✦ چو گل بسیار شد پیلان بلغزند ✦ این بگفتم و بوسہ
کہا اسنے وہان پری رو بہت اچھے ہین جو کیچڑ بہت ہوئی ہاتھی پھسلین یہ کہا مین نے اور بوسہ
بر روے یکدیگر دادیم و وداع کردیم مثنوی بوسہ دادن بروی دوست چہ سود
اوپر منہ آپس کے دیے ہمنے اور رخصت کیا ہمنے بوسہ دینا اوپر منہ دوست کے کیا فائدہ
ہمدران لحظہ کردنش بدرود ✦ سیب گوئی وداع یاران کرد ✦ روزین نیمہ سرخ زا زرد ✦
اسیوقت کرنا اسکو رخصت سیب کو کہ تو رخصت یاروں کی کی منہاس سبب سے آدھا سرخ و آدھا زرد
شعر اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاسُّفًا ✦ لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّةِ مُنْصِفًا
اگر نہ مرون مین دن رخصت کے اندر افسوس کے مت شمار کرو میرے تئین بیچ دوستی کے انصاف کرنیوالا
حکایت خرقہ پوشے در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکی از امرے عرب مرادرا
ایک گدڑی کا پہننے والا بیچ قافلہ حجاز کے ہمراہ ہمارے تھا ایکنے امیر عرب سے خاصکر اسکے تئین
صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاجہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک بردند
سو دینار دیے تو قربانی کرے چوردن خفاجہ نے یکایک اوپر قافلہ کے دوڑ ماری اور سب اسباب لے گئے

بازرگانان گریہ وزاری کردن گرفتند وفریاد بی فائدہ خواندن شعر
سوداگروں نے رونا اور رونا پکڑا اور فریاد بے فائدہ پڑھنا پکڑا

گر تضرع کنی وگر فریاد ٭ دزد زر باز پس نخواہد داد ٭ مگر لقمانؑ حکیم ویش صالح کہ برقرار خویش
اگر زاری کرنا کرے تو اور اگر فریاد چور زر پھیر نہ دے گا مگر وہ حکیم نیک کہ اوپر قرار اپنے کے

ماندہ بود و تغیری در وی نیامدہ گفتم مگر آن معلوم ترا دز دنبرد گفت بلی بردند ولیکن
رہا تھا ایک تبدیلی بیچ اسکے نہ آئی کہا میں نے مگر اس طرح معلوم کے تئیں چور نہ لیگئے کہا ہاں لیگئے ولیکن

مرا بآن الفتی چنان نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد بیت نباید بستن اندر
میرے تئیں ساتھ اسکی الفت ایسی تھی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دلی ہووے نچاہیے باندھنا بیچ

چیز وکس دل ٭ کہ دل برداشتن کاریست مشکل ٭ گفتم موافق حال منست اینچہ
کسی چیز اور آدمی کے دل کہ دل اٹھانا ایک کام ہی مشکل کہا میں نے موافق حال میرے کے ہے یہ کہ

گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانے اتفاق مخالطت بود وصدق مودت تا بجائیکہ
کہا تو نے کہ میرے تئیں بیچ زمانے جوانی کے ساتھ ایک جوان کے اتفاق دوستی کا تھا اور سچی دوستی تو اس جگہ تک کہ

قبلہ چشمم جمال او بودی وسرمایہ عمرم وصال او قطعہ مگر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر
قبلہ آنکھ میرے کا جمال اسکا ہوتا اور خزانہ عمر میرے کا ملاقات اسکی شاید فرشتے اوپر آسمان کے وگرنہ آدمی

بحسن صورت او در زمی نخواہد بود ٭ بدوستی کہ حرامست بعد از وصحبت ٭
ساتھ حسن صورت اسکی کے اوپر زمین کے نہوگا قسم ہے اس دوستی کی حرام ہے پیچھے اسکے دوستی

کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود ٭ ناگہے پای وجودش بگل عدم فرو رفت
کہ کوئی نطفہ مانند اسکے آدمی نہوگا ایکبارگی پاؤں وجود اسکے کا بیچ مٹی نیستی کے گیا

و دود فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سر خاکش مجاورت کردم واز جملہ
اور دھواں جدائی کا گھر اسکے سے باہر آیا دن بہت اوپر سر قبر اسکے کی مجاور رہا کئی بیت اسکے ہوا ان

کہ بر فراق او گفتم قطعہ کاج کانروز کہ در پای توشد خار اجل ٭ دست
کہ اوپر جدائی اسکے کہا میں نے کاشکے کہ اسروز بیچ پاؤں تیرے کیا کانٹا موت ہاتھ

گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر + تا در ین روز جهان بی تو ندیدی چشم + این منم بر سر
دنیا کا مارتا تلوار ہلاکت کی اوپر سر میرے تو بیچ اُس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میری یہ میں ہون اوپر
خاک تو که خاکم بر سر قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب + تا گل و نسرین نفشاندی نخست
خاک تیری کے کہ خاک میری اوپر سر کے وہ کہ قرار اسکو نہ پکڑتا اور خواب جبتک گل و نسرین نہ جھاڑتے پہلے
گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + بعد از مفارقت
گردش دنیا نے گل منہ اسکے کا گرا درخت کانٹون کے اوپر سر خاک اسکی کے اُگے پیچھے جدائی
او عزم سفر کردم و نیت جزم که بقیت زندگی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست
اُسکی سے قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت استوار کہ باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹو نگا اور آس پاس مجلس
نگردم قطعه دوش چون طاؤس مینازیدم اندر باغ وصل + دیگر امروز از فراق یار
نہ پھیرونگا کل مانند طاؤس کے ناز کرتا تھا مین بیچ باغ ملاقات کے پھر آج کے روز جدائی یار سے
می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج + صحبت گل خوش بدی گر
پیچتا ہوں مانند سانپ کے فائدہ دریا کا نیک ہوتا جو نہوتی دہشت لہر کی صحبت گل خوش ہوتی جو
نیستی تشویش خار حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و شورش
نہوتا بیچ کانٹے کا ایک کے تئین بادشاہون عرب کے سے حدیث لیلی اور مجنون اور دیوانگی
حال وی بگفتند که با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار
حال اسکے کی کہی کہ ساتھ کمال فضل اور بلاغت کے سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار کی
از دست داده بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان
ہاتھ سے دی فرمایا اُسکو تو حاضر لائے اور ملامت کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی کے ذات انسان کے
چه خلل دیدی که خوی بهائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی گفت شعر وَرُبَّ صَدِيقٍ
کیا خلل دیکھا تو نے کہ خو چارپایوں کی پکڑی تو نے اور چھوڑنا صحبت آدمیوں کا کہا تو نے کہا اور بہت دوست
لَامَنِي فِي وِدَادِهَا + أَلَمْ يَرَهَا يَوْمًا فَيُوضِحَ لِي عُذْرِي قطعه کاج
کہ ملامت کی میرے تئین بیچ دوستی اُسکی کے آیا نہ دیکھا اُسکے تئین ایک دن پس ظاہر ہوتا واسطے میرے عذر میرا کاش

کانانکہ عیب من گفتند + رویت ای گلستان بدیدندی تا بجاے ترنج در نظرت
اُن لوگوں نے کہ عیب میرا کہا منہ تیرا او دل بینی والے دیکھتے تو بیچ جگہ ترنج کے بیچ نظر تیری کے
بیخبر دستہا بریدندی + تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواہ آمدی کہ فَذٰلِکُنَّ
بے خبر ہاتھ کاٹتے تو حقیقت معنی کی اوپر ظاہر دعوے کے گواہ آتی کہ پس یہ وہ
الَّذِی لُمْتُنَّنِی فِیْہِ ملک را در دل آمد کہ جمال لیلی مطالعت کند تا چہ صورت است
شخص ہے کہ ملامت کرتی تھیں تم میرے تئیں بیچ اُس شخص کے بادشاہ سکے تئیں بیچ لگی آیا کہ جمال لیلی کا دیکھا کرے تو کیا صورت ہے
کہ موجب چندین فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن احیای عرب بگردیدند
کہ سبب اتنے عشق کا ہے پس فرمایا اُسکو بلانا بیچ قبائلوں عرب کے پھرے
و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سرا چہ بداشتند ملک در ہیئت او تامل کرد
اور بیچ ہاتھ کے لائے اور آگے بادشاہ کے بیچ صحن انگنائی کے رکھا بادشاہ نے بیچ صورت اُسکی کے تامل کیا
در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم او بجمال از و بیشتر بود ونزد بزینت بیشتر
بیچ نظر اُسکی کے ذلیل آئی موافق اسبات کے کہ کمترین لونڈیاں محل اُسکی کی حسن میں اُس سے بڑھی ہوئی اور زینت میں زیادہ
مجنون بفراست دریافت گفت از دریچہ چشم مجنون بایستی در جمال لیلی نظر کردن
مجنون نے دانائی سے سمجھا کہا کھڑکی آنکھ مجنون سے چاہیے بیچ جمال لیلی کے نظر کرنا
تا سر مشاہدہ او بر تو تجلی کند شعر مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمَسْمَعِیْ + لَوْ سَمِعَتْ
تو خیال دیکھنے اُسکی کا اوپر تیرے تجلی کرے جو چیز کہ گزری یاد کرنے سبزی سے بیچ کان میرے کے اگر سنتی قمری اُس
وُرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ مَعِیْ + یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَا + فِیْ لَسْتَ تَدْرِیْ
کبوتر نالہ کرتے ساتھ میرے اے گروہ دوستوں کے کہو تم خالی تندرست کے تئیں نہیں دریافت کرتا ہے تو کیا
مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ نظم تندرستانرا نباشد درد ریش + جز بہمدردی نگویم درد
وہ چیز بیچ دل دردناک کے ہے تندرستوں کے تئیں نہوے درد گھاو کا سوائے ہمدرد کے نہ کہوں میں درد
خویش + گفتن از زنبور بیحاصل بود + با یکی در عمر خود ناخوردہ نیش + تا ترا حالی نباشد ہمچو ما
اپنا کہنا بھڑ سے بیفائدہ ہوتا ہے ایک کہ بیچ عمر اپنی کے نہ کھایا ڈنک + جبتک تیرے تئیں حال نہوے مانند ہمارے

حال ما با شد ترا افسانہ پیش حکایت قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند

حال ہمارا ہووے تیرے تئیں قصہ آگے قاضی ہمدان کے تئیں حکایت کرتے ہیں کہ ساتھ نعلبند کے

پسرے سرخوش بود و نعل دلش در آتش و روزگاری در طلبش متلہف بود و پویان و

بیٹے کے نشے میں تھا اور نعل دل کے کا بیچ آگ کے ایک زمانہ بیچ طلب کے رنجیدہ تھا اور دوڑنے والا اور

متر صد و جویان و بر حسب واقعہ گویان نظم در چشم من آمد آن سہی سرو بلند۔ برد و دلم

امیدوار اور ڈھونڈھنے والا اور موافق حال کے کہنے والا بیچ آنکھ میری کے آیا وہ سہی سرو بلند لے گیا دل میرا

ز دست و در پای فگند۔ این دیدہ شوخ میبرد دل بہ کمند۔ خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ

ہاتھ سے اور نیچے پاؤں کے ڈالا۔ یہ دہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کے چاہے تو کسی کو دل نہ دے تو دیدہ

بہ بند۔ شنیدم کہ در رہگذری پیش قاضی باز آمد برخی ازان معاملہ بسمعش رسیدہ و زائد

باندھ سنا میں نے کہ بیچ راہ کے آگے قاضی کے پھر آیا تھوڑا اس گفتگو سے بیچ کان اس کے کے پہنچا تھا اور زیادہ

الوصف رنجیدہ و دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت

تعریف سے رنجیدہ ہو کے گالیاں بے تحاشا دینا شروع کیں اور بیہودہ کہنا اور پتھر اٹھایا

و ہیچ از بے حرمتی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمای معتبر کہ ہمعنان او بود بیت

اور کچھ بے عزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کے تئیں کہا عالموں معتبر سے کہ ساتھ اس کے تھا

آن شاہدی و خشم گرفتن بنگرش۔ وان عقدہ برابروی ترش شیرینش۔ ضرب

وہ معشوقانہ پن اور غصہ پکڑنا دیکھ اس کا اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کے میٹھی اس کی مارنا

الحبیب زبیب بیت از دست تو مشت بر دہان خوردن۔ خوشتر کہ بدست

دوست کا بجای خرمے اور منقے کے ہو ہاتھ تیرے سے گھونسا اوپر منہ کے کھانا خوش زیادہ کہ ہاتھ

خویش نان خوردن۔ ہمانا کہ از وقاحت او بوے سماحت می آید فرد انگور نو

اپنے سے روٹی کھانا تحقیق کہ بے شرمی اسکی سے بو اغماض کی آتی ہے انگور نیا

آوردہ ترش طعم بود۔ روزی دو سہ صبر کن کہ شیرین گردد۔ این بگفت و بمسند

آیا ہوا کھٹا کھانے میں ہو دن دو تین صبر کر کہ میٹھا ہووے یہ کہا اور اوپر مسند

[illegible]

قضا باز آمد تنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودند زمین خدمت
قضا کے پیر آیا کتنے لوگوں نے بزرگوں عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اُسکی کے تھے زمین خدمت کی
بوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوئیم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند
چومی کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہیں ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہے اور بزرگوں نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست ۔ خطای بزرگان گرفتن خطاست
نہیں ہر بات کے بحث کرنا روا ہے ۔ قصور بزرگوں کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتیکه ببینند
ولیکن ساتھ حکم اگلیوں نعمت دینے صاحب کے کہ التزام کرنے والی زمانہ بندونکی ہے ایک مصلحت کہ دیکھیں
و اعلام نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع
اور خبر نکریں ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے کے گرد لالچ کے
نگردی و فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست که تا بگناهی شنیع ملوث
نہ پھرے تو اور فرش حرص کا نہ لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہے بڑا کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ
نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی **مثنوی** یکی کرده بی آبروئی
نہو تو اور یار وہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سُنی تو نے ایک نے کی بے آبروئی
بسی ۔ چه غم دارد از آبروی کسی ۔ بسا نام نیکوی پنجاه سال ۔ که یک نام زشتش
بہت کیا غم رکھے آبرو کسی سے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام برا اُس کو
کند پایمال ۔ قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند
کرتا ہے خراب قاضی کے تئیں نصیحت یاروں یکدل کی پسند آئی اور اوپر نیک عقل قوم کے آفرین پڑھی
و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بیجواب ولیکن شعر نصیحت
اور کہا نظر عزیزوں کی بیچ مصلحت حال میرے کے نہایت صواب ہے اور مسئلہ بیجواب ولیکن نصیحت
کن مرا چندانکه خواهی ۔ که نتوان شستن از زنگی سیاهی **فرد** از یاد تو غافل
کر میرے تئیں جتنا کہ چاہے تو کہ نسکیے دھونا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

نتوان کرد ہیچ ۔ سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم ۔ این بگفت و کسے چند بتفحص حال او

تشبیہ کر ساتھ کسی چیز کے مجکو سر کچلا سانپ ہے نہیں نہیں سکتا ہوں تئیں کہ پیچ کروں یہ کہا اور آدمی کے تئیں واسطے کچھ حال اسکے کے

برانگیخت و نعمت بکران بر بخیت و گفتہ اند ہر کرا تر ز در ترازو دست نور در بازو ہست

اٹھایا اور نعمت بہت بکھیری اور کہا ہی جس کسیکے تئیں نہ بیچ ترازو کے ہے زور بیچ بازو کے ہے

شعر ہر کہ زر دید سر فرود آورد ۔ ور ترازوی آہنین دو شست ۔ فی الجملہ شبے خلوتے

جس نے زر دیکھا سر نیچے لایا بیچ ترازو لوہے کے ڈنڈی ہے حاصل کلام کا ایک رات کو خلوت

میسر شد و ہمدران شب شحنہ را خبر شد ۔ قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاب در برہ تنعم

میسر ہوئی اور بیچ اسی رات کے کوتوال کے تئیں خبر ہوئی قاضی تمام رات شراب بیچ سر کے اور جوان بیچ بغل کے خوشی سے

نخفتی و بہ ترنم گفتی نظم امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس ۔ عشاق بس نکردہ

سوتا اور راگ کہتا آج کی رات شاید نہیں بولتا ہے یہ مرغ عاشقوں نے بس نہیں کیا ہے

ہنوز از کنار و بوس ۔ یکدم کہ دست فتنہ نخفت ست زینہار ۔ بیدار باش تا نرود

ابتک بوس و کنار سے ایکدم کہ ہاتھ فتنے کا نہیں سویا ہے ہرگز جاگنے والا رہ تو نجا دے

عمر بر فسوس ۔ تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح ۔ یا از در سرای اتابک غریو کوس ۔

عمر اوپر افسوس کے جبتک نہ سنے تو مسجد جامع سے آواز اذان کی یا دروازے گھر اتابک سے شور نقارے کا

لب بر لب چو چشم خروس ابلہی بود ۔ برداشتن بگفتن بیہودہ خروس ۔ قاضی درینحالت

لب اوپر لب کے مانند آنکھ مرغ کے احمقی ہووے اٹھانا ساتھ کہنے بیہودہ مرغ کے قاضی بیچ اس حالت کے

بود کہ یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چہ نشینی خیز و تا پای داری گریز کہ حسودان بر

تھا کہ ایک خدمتگاروں سے آیا اور کہا کیا بیٹھا ہے تو اٹھ اور جہاں تک پاؤں رکھتا ہے بھاگ کہ دشمنوں نے

تو دقے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندکست بآب تدبیر فرو نشانیم

اوپر تیرے عیب پکڑا ہے بلکہ سچ کہا ہے تو مگر آگ فتنے کی کہ ابتک تھوڑی ہے ساتھ پانی تدبیر کے بجھا دیں ہم

مبادا کہ فردا چون بالا گیرد عالمے فراگیرد قاضی بتبسم درو نظر کرد و گفت قطعہ

مبادا کہ کل کو جو بلند ہو تا پکڑے ایک عالم کو آگے پکڑے قاضی نے ساتھ ہنسی کے بیچ اسکے نظر کی اور کہا

[illegible]

پنجه در صید برده ضیغم را • چه تفاوت کند که سگ لاید • روی در روی دوست کن

پنجہ بیچ شکار کے لے گئے ہے شیر کے تئیں کیا تفاوت کرے کہ کتا بھونکے منہ بیچ منہ دوست کے کر

بگذار • تا عدو پشت دست میخاید • ملک را همدران شب آگاهی دادند که در ملک تو

چھوڑ تو دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے بادشاہ کو تئیں بھی بیچ اُس رات کے خبر دی اونہوں نے کہ بیچ ملک تیرے

چنین منکری حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر

ایسا ایک امر بد پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا مین اُسکے تئیں فاضلون زمانہ سے

میدانم و یگانهٔ روزگار می شمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند پس این

جانتا ہون اور یکتا زمانہ کا گنتا ہون شاید کہ دشمنون نے بیچ حق اُسکے کے ایک کھوج کیا ہے پس یہ

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنگه معاینت گردد که حکیمان گفته اند شعر بتندی

بات بیچ کان قبول میرے کے نہ آئی مگر اُسوقت کہ دیکھنا ہووے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ غصے کے

سبک دست بردن به تیغ • بدندان گزد پشت دست دریغ • شنیدم که سحرگاه با تنی

جلد ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے ساتھ دانتوں کے کاٹے پیٹھ ہاتھ افسوس کی سُنا مین نے کہ صبح کو ساتھ تن

چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید بر پای و شاهد نشسته و می ریخته و قدح

کتنے ایک خاصون کے اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کے تئیں دیکھا اوپر پانوں کے اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب گری ہوئی اور پیالہ

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدار کرد

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کے بیخبر دنیا سے ساتھ لطف کے تھوڑا تھوڑا بیدار اُسکو کیا

که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد

کہ اُٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کہ کدھر سے نکلا

سلطان را عجب آمد و گفت از جانب مشرق چنانکه معهود است گفت الحمدلله که در توبه

بادشاہ کے تئیں تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمدللہ کہ دروازہ توبہ کا

همچنان بازاست بحکم حدیث لَا تُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتّٰى تَطْلُعَ

ویسا ہی کھلا ہے بموجب فرمودہ پیغمبر کے نہیں بند ہوتا ہے دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جبتک روشن ہوتا ہے

الشمس من مغربها استغفرک اللهم واتوب الیک قطعه این وچیزم
سورج مغرب سے طلب آمرزش چاہتا ہون اے خداوند اور بازگشت کرتا ہون طرف تیری ان دو چیزون نے مجھکو
برگنه آنگیختند بخت نافرجام وعقل ناتمام گر گرفتارم کنی مستوجبم ور ببخشی عفو
اوپر گناہ کے اٹھایا نصیبہ نامبارک اور عقل ناتمام نے جو گرفتار مجھکو کرے تو لائق ہون اور جو بخشے معاف کرنا
بہتر که انتقام ملک گفت توبه درین حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع یافتی
بہتر کہ بدلا لینا بادشاہ نے کہا توبہ بیچ اس حالت کے کہ اوپر عوض گناہ اپنے کے اطلاع پائی تو نے
سودی نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا قطعه
فائدہ نہ کرے پس نہ تھا کہ نفع بخشے انکے تئین ایمان انکا جسوقت کہ دیکھا عذاب ہمارا
چه سود از دزد آنگه توبه کردن که نتوانی کمند انداخت بر کاخ بلند از میوه گو کوتاه
کیا فائدہ چور سے اسوقت توبہ کرنا کہ نہ سکے تو کمند ڈالنا اوپر محل کے بلند کو میوہ سے کہ کوتاہ
کن دست که کوته خود ندارد دست بر شاخ ترا با وجود چنین منکرے که ظاهر
کر ہاتھ کہ چھوٹا آپ نہین رکھتا ہے ہاتھ اوپر شاخ کے تیرے تئین باوجود ایسے ایک منکر کے کہ
شد سبیل خلاص صورت نه بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند
ظاہر ہوا راہ خلاص ہونے کے صورت نہ باندھے یہ کہا اور نگہبان عذاب کرنے کے بیچ اُس کے اُلجھے
گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت
کہا میرے تئین بیچ خدمت بادشاہ کے ایک بات باقی ہے بادشاہ نے سنا اور کہا وہ کیا ہے کہا
قطعه باستین ملالیکه بر من افشانی طمع مدار که از دامنت بدارم دست اگر خلاص
ساتھ آستین اُس رنج کے کہ اوپر میرے جھاڑے تو لالچ مت رکھ کہ دامن تیرے سے رکھون ہاتھ اگر اخلاص
محالست ازین گنه که مراست بدان کرم که تو داری امیدواری هست ملک گفت
محال ہے اس گناہ سے کہ میرے تئین ہے ساتھ اُس کرم کے کہ تو رکھتا ہے تو امیدواری ہے بادشاہ نے کہا
این لطیفه بدیع آوردی واین نکته غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل
یہ لطیفہ نادر لایا تو اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے اور لیکن محال عقل ہے اور خلاف حدیث کے

کہ ترا فضل و بلاغت افزود از جنگ و عقوبت من رہائی دہد مصلحت آن مے بینم

کہ تیرے تئین فضل اور بلاغت آج کیدن نیچہ عذاب میرے چہڑادے مصلحت وہ دیکھتا ہون مین

کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم کہ دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوند

کہ تیرے تئین قلعہ سے نیچے ڈالون مین کہ اور نصیحت قبول کرین اور دہشت پکڑین کہا اے خداوند

جہان پروردہ نعمت این خاندانم و این جرم تنہا در جہان نمن کردہ ام دیگرے را

جہان کے پالا ہوا نعمت اس گہرانے کا ہون مین اور یہ ظلم اکیلے بیچ جہان کے نہین مینے کیا ہے مینے دوسرے کے تئین

بیند از تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را کہ

ڈال تو مین دہشت پکڑون مین بادشاہ کے تئین ہنسی نے لیا اور ساتھ معاف کرنیکے خیال گناہ اسکے سے اٹہا اور عیب ڈہونڈہنے والون تئین کہ

اشارت بکشتن او ہمیکردند گفت شعر ہر کہ حمال عیب خویشتنند طعنہ بر عیب دیگران چہ زنند

اشارہ واسطے مارنے اسکے کے کرتے تہے کہا جو لوگ کہ اُٹہانیوالے عیب اپنے کے ہین طعنہ اوپر عیب اورونکے کیا مارین

حکایت منظومہ

چنین خواندم کہ در دریائے اعظم

ایسا پڑہا مینے کہ بیچ دریا بڑے کے

بگردابی درافتادند باہم

بیچ ایک بہنور کے پڑے آپس مین

جوانی پاکباز و پاک رو بود

ایک جوان پاکباز اور پاک چلنے والا تہا

کہ با پاکیزہ روئی در گرو بود

کہ ساتہ ایک پاکیزہ منہ کے عاشق تہا

مبادا کاندران حالت بمیرد

ایسا نہو کہ اُس حالت مین مرے

درین گفتن جہان بروی آشفت

بیچ اس کہنے کے ایک جہان جوش مین آیا

ہمیگفت از میان موج و تشویر

کہتا تہا بیچ پشیمانی کے سے

چو ملاح آمدش تا دست گیرد

جو ملاح آیا تو ہاتہ پکڑے اُسکا

مرا بگذار و دست یار من گیر

میرے تئین چہوڑ اور ہاتہ یار میرے کا پکڑ

شنیدندش کہ جان میداد و میگفت

سنا اُسکو کہ جان دیتا تہا اور کہتا تہا

کہ در سختی کند یاری فراموش

کہ بیچ سختی کے کرے یاری بہلاتا

حدیث عشق از ان بطال منیوش

بات عشق کی اُس مہمل سے مت سن

چنین کردند یاران زندگانی

ایسی کی یاروں نے زندگانی

زکار افتادہ بشنو تا بدانی

تجربہ کار سے سن تو جانے تو

کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی

کسواسطے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی کی

چنان داند کہ در بغداد تازی

ایسی جانتا ہے کہ بیچ بغداد کے زبان عربی

دلارامیکہ داری دل درو بند

آرام دل کا رکہے تو دل بیچ اسکے باندہ

دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند • اگر مجنون و لیلی زندہ گشتی • حدیث عشق ازین دفتر نوشتی

ہر آنکھ عالم سے بند کر — اور جو مجنون اور لیلی زندہ ہوتے بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے

باب ششم در ضعف پیری حکایت با طائفہ دانشمندان در جامع دمشق

باب چھٹا ناتوانی بڑھاپے میں — ساتھ ایک گروہ عالموں کے بیچ مسجد دمشق کے

بحثی ہمیکردم کہ جوانی دراآمد گفت درینمیان کسی ہست کہ زبان پارسی داند

بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آیا کہا — بیچ اس درمیان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہے

غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیری صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع است

اکثر اشارہ طرف میرے کیا — کہا میں نے اسکو خیر ہے کہا ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جانکنی کے ہے

و بزبان عجم چیزی ہمیگوید و مفہوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتی

اور بیچ زبان عجم کی کچھ کہتا ہے اور فہم کیا گیا ہمارا نہیں ہوتا جو ساتھ کرم کے رنجہ ہووے تو اجر پاوے تو ہووے ایک وصیت

ہمیکند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت قطعہ می چند گفتم برآرم بکام • دریغا

کرتا ہے جو اوپر سرہانے اسکے کے آیا میں یہ کہتا تھا — ایک دم کتنے کہا میں نے برآؤں میں ساتھ مقصد کے افسوس

کہ بگرفت راہ نفس • دریغا کہ بر خوان الوان عمر • دمی چند خوردیم و گفتند بس •

کہ بند ہوئی راہ دم کی — افسوس کہ او خوان رنگ برنگ عمر کے ایک دم کتنے کھایا ہم نے اور کہا بس کر

معانی این سخن بزبان عربی با شامیان ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمر دراز و تاسف او ہمچنان

معنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کے ساتھ شامیوں کی کہتا میں اور تعجب کرتے تھے عمر دراز اور افسوس اسکا بھی اوپر

بر حیات دنیا گفتم چگونہ درینحالت گفت چگویم قطعہ ندیدہ کہ چہ سختی ہمی رسد بکسی •

اوپر زندگی دنیا کے کہا میں نے کس طرح ہے تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں میں — نہیں دیکھا ہے تو نے کہ کیا سختی پہنچے

کہ از دہانش بدر میکنند دندانی • قیاس کن کہ چہ حالش بود دران ساعت • کہ از وجود

کہ منہ اسکے سے باہر کرتے ہیں دانت — قیاس کر کہ کیا حال اسکا ہووے اس ساعت میں کہ بدن

عزیزش بدر رود جانی • گفتم تصور مرگ از خیال مبر کن و وہم را بر طبیعت مستولی مگردان کہ فیلسوفان

عزیز اسکے سے باہر جاتی ہے جان کہا میں نے صورت باندھنا موت کا خیال سے باہر کر اور رنج کو تئیں اوپر طبیعت کے غالب مت کر

یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچه هائل بود دلالت کلی

یونان نے کہا ہے مزاج اگر راست ہو تو تکیہ کرنا زندگانی کے تئیں نچاہیے اور مرض اگرچہ ہائل ہو دلیل کرنا کامل

بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیب را بخوانیم تا معالجت کند دیده برکرد و بخندید

اوپر ہلاک ہونیکے اگر فرمائی تو ایک حکیم کے تئیں بلاویں ہم تو دوا کرے دیدے کھولا کیے اور ہنسا

وگفت **مثنوی** دست بر ہم زند طبیب ظریف ✢ چون خرف بیند او فتاده حریف ✢

اور کہا ہاتھ افسوس کے مارے حکیم ہنرمند جو دیوانہ دیکھے پڑا ہوا حریف کو

خواجه در بند نقش ایوانست ✢ خانه از پای بست ویرانست ✢ پیر مردی ز نزع می نالید ✢

صاحب بیچ فکر کرنے نقش محل کے ہے گھر نیو سے ویران ہے ایک پیر مرد بیچ نزع کے روتا تھا

پیرزن صندلش ہمی مالید ✢ چون مخبط شد اعتدال مزاج ✢ نه عزیمت اثر کند نه علاج ✢

بڑھیا صندل اسکے ملتی تھی جو دیوانہ ہوا برابر مزاج کا نہ دعا اثر کرے نہ علاج

حکایت پیرے را حکایت کنند که دختری را خواسته بود و حجره بگل آراسته بخلوت

ایک پیر کے تئیں باتیں کرتے ہیں کہ ایک لڑکی کی چاہی تھی اور کوٹھری ساتھ پھول کے آراستہ کی اور خلوت میں

با او نشسته و دیده و دل در و بسته شبہای دراز نخفتی و بذلہا و لطیفہا گفتی باشد که

ساتھ اسکے بیٹھا تھا اور دیدہ اور دل ساتھ اسکے باندھا راتوں کو نہ سوتا اور نیدہ اور لطیفے کہتا تھا شاید کہ

موانست پذیرد و وحشت نورزد از جمله شبی میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت

انس قبول کرے اور وحشت نکرے تمام ایک شب کہتا تھا نصیبا بلند تیرا یار تھا اور آنکھ دولت کی

بیدار که بصحبت پیری فتادی پخته پرورده جہاندیده آرمیده سرد و گرم روزگار چشیده

بیدار کہ بیچ صحبت ایک بڈھے کے پڑی تو پکا پالا ہوا جہان دیکھا ہوا آرام کیا ہوا سرد اور گرم زمانے کا چکھا

نیک و بد آزموده که حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجا آورد مشفق مہربان خوش

نیک بد آزمایا ہوا کہ حق صحبت کے جانے اور شرط دوستی کی بجا لاوے شفقت کرنیوالا مہربانی کرنیوالا اچھی

طبع شیرین زبان **مثنوی** تا توانم دلت بدست آرم ✢ ور بیازاریم نیازارم ✢ ور چو طوطی بود شکر

طبع میٹھی زبان جہانتک کہ مجھ سے ہو سکے دل تیرا ہاتھ میں لاؤں نہیں بیزار اور آزار دے مجھکو تو آزردہ نکروں تجھے جو ہو تیرا طوطی کی سی

بود خورشت + جان شیرین فدای پرورشت + نه گرفتار آمدے بدست جوانی

ہووے خوراک تیری جان میٹھی فدای پرورش تیری کے نہ گرفتار آتی بیچ ہاتھ ایسے جوان کے

معجب خیرہ راے سرتیزی سبکپای کہ ہر دم ہوسی پزد و ہر لحظہ رائی زند و ہر شب جای

خود بین کے خراب عقل غصہ ہو واسطے بھاگنے والا کہ ہر دم ایک ہوس پکا کرے اور ہر لحظہ عقل سے اور ہر رات کو ایک جگہ

خسید و ہر روز یاری گیرد قطعہ جوانان خرمند و خوب رخسار + ولیکن در وفا باکس

سووے اور ہر روز ایک یار پکڑے جوان خوش ہیں اور خوب رخسار اور لیکن بیچ وفا کے ساتھ کسی

نپایند + وفاداری مدار از بلبلان چشم + کہ ہر دم بر گلی دیگر سرایند + خلاف پیران

نہ قائم ہوں وفاداری مت رکھ بلبل چشموں سے کہ ہر دم اوپر پھول دوسرے کے گاویں خلاف بڈھوں کے

کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضای جہل و جوانی قرز خود بہتری جوی و فرصت شمار

کہ بیچ عقل اور ادب کے زندگانی کریں نہ ساتھ تقاضے جہالت اور جوانی کے اپنے سے ایک بہتر ڈھونڈھ اور فرصت گن

کہ با چون خودی گم کنی روزگار + گفت چندان برین نمط بگفتم کہ گمان بردم کہ

کہ ساتھ مانند اپنے کے گم کرے تو زمانہ کہا اتنا اوپر اس طرح کے کہا میں نے کہ گمان لیگیا میں کہ

دلش در قید من آمد و صید من شد ناگہ نفسی سرد از سینہ پر درد بر آورد و گفت چندین

دل اسکا بیچ قید میری کے آیا اور شکار میرا ہوا ناگاہ ایک دم ٹھنڈا سینہ پر درد سے بر لایا اور کہا اتنی

سخن کہ بگفتی در ترازوی عقل من وزن یک سخن ندارد کہ وقتی از قابلہ خویش شنیدم

بات کہ کہی تو نے بیچ ترازو کے عقل میری کے وزن ایک بات کا نہیں رکھتا ہی کہ ایک وقت قوم اپنی سے سنا ہی میں نے

گفت زن جوان را اگر تیری در پہلو نشیند بہ از آنکہ پیری شعر کَادَاتَ بَیْنَ یَدَیْ

کہا عورت جوان کو اگر ایک تیر پہلو میں بیٹھے بہتر اس سے کہ ایک بڈھا جسو دیکھا اس عورت نے درمیان دونوں ہاتھوں اپنے

یَعْلَمُهَا شَیْئًا کَانَ رَخِیَ شَفَةِ الصَّائِمِ تَقُولُ هٰذَا مَعَهُ مَیِّتٌ وَإِنَّمَا الرُّقْیَةُ لِلنَّائِمِ

ایک چیز کے تئیں اسے جو مانند لب کے ہو نرم روزہ دار کہتی تھی ہانڈی بیچ ساتھ اسکے ایک مردہ اور سوا اسکے نہیں ہی کہ

رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد + بس فتنہ و جنگ از آن سرا برخیزد + پیری کہ ز جا خویش

جو کہ مرد کے پاس بے رضا اٹھے بہت شور اور لڑائی اس گھر سے اٹھے جو بڈھا کہ جگہ اپنی سے

نتواند خواست * الا ابتصاکیش عصا برخیزد * فی الجمله امکان موافقت نبود بمفارقت

نہ سکے اُٹھنا * مگر ساتھ لاٹھی کے کہ اُسکی لاٹھی اُسے حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہ تھی ساتھ جدائی کے

انجامید چون مدت عدت برآمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترشروی تہیدست بدخوے

انجام ہوا جو مدت عدت کی برآئی گرہ نکاح اُسکے کی باندھی ساتھ ایک جوان تند ترشرو خالی ہاتھ بدخو کے

جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق ہمچنان نگفتی الحمد للہ کہ ازان عذاب الیم

ظلم اور ظلم کھینچتی اور رنج اور لڑائی دیکھتی اور شکر نعمت حق کا ویسا ہی کہتی الحمد للہ کہ اُس عذاب سخت سے

برہیدم و بدین نعم مستقیم رسیدم **قطعہ** روی بیا و جامۂ زیبا * عرق و عود و رنگ و بوی و ہوس

چھوٹی میں اور ساتھ اس نعمت قائم کے پہونچی میں منہ زینت اور کپڑا زیبا کا * عرق اور عود اور رنگ بو اور ہوس

اینہمہ زینت زنان باشد * مرد را کیر و خایہ زینت بس **فرد** با اینہمہ جور و تند خوئے *

یہ سب زینت جوروں کی ہووے مرد کو کیر اور خایہ زینت بہت ہے باوجود اس تمام ظلم اور خوے تند کے

بازت بکشم کہ خوبروئی **نظم** با تو مرا سوختن اندر عذاب * بہ کہ شدن با دگری در بہشت *

ناز تیرا کھینچوں میں کہ خوبصورت ہے تو ساتھ تیرے میرے تئیں جلنا بیچ عذاب کے بہتر کہ جانا ساتھ دوسرے کے بہشت میں

بوی پیاز از دہن خوبروے * بہ بحقیقت کہ گل از دست زشت **حکایت** مہمان پیری

بو پیاز کی منہ خوبصورت کے سے بہتر بیچ حقیقت کے گل ہاتھ زبون سے مہمان ایک بڈھے کا

بودم در دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد کہ مرا در عمر خویش

تھا میں بیچ شہر بکر کے کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میرے تئیں بیچ عمر اپنی کے

بجز این فرزند نبودہ است درختی درین وادی زیارتگاہ است کہ مردان بحاجت خواستن آنجا

سوائے اس لڑکے کے نہیں ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے زیارتگاہ ہے کہ آدمی واسطے دعا مانگنے کے اس جگہ

روند و شبہای دراز در پای آن درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا این فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر

جاتے ہیں اور راتوں دراز کو نیچے اس درخت کے طرف خدا کے رویا ہوں تب میرے تئیں یہ لڑکا بخشا ہے سنا میں نے کہ لڑکا

با رفیقان آہستہ میگفت چہ بودی اگر من آن درخت را بدانستمی کہ کجاست تا دعا کردمی پدرم بمردے

ساتھ یاروں کے آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر میں اُسکے تئیں جانتا میں کہ کہاں ہے تو دعا کرتا میں کہ باپ میرا مر جاتا

حکمت خواجه شادی کنان که فرزندم عاقلست و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوتست

صاحب خوشی کرنیوالا که بیٹا میرا عاقل ہی اور بیٹا طعنہ مارنے والا کہ باپ میرا بڈھا ہی

قطعه سالها بر تو بگذرد که گذار • نکنی سوی تربت پدرت • تو بجای پدر چه کردی خیر

برسوں اوپر تیرے گذرے کہ جانا نہ کرے طرف تربت باپ اپنے کے تو نے بیچ جگہ باپ کے کیا کی تو نے نیکی

تا همان چشم داری از پسرت • حکایت روزی بغرور جوانی سخت رانده بودم و شبانگه

تو وہی امید رکھے تو بیٹے اپنے سے ایک دن ساتھ غرور جوانی کے سخت دوڑا تھا میں اور شام کیوقت

بپای گریوه سست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه خسپی که نه جای

نیچے ایک ٹیلے کے سست ہوا کہ ایک بڈھا پیچھے قافلے سے آیا کہا کیا سوتا ہی تو کہ نہ جگہ

خفتنست گفتم چون روم که نه پای رفتنست گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته اند رفتن

سونے کی ہی کہا میں نے کیونکر جاؤں میں کہ نہ پاؤں چلنے کا ہی کہا یہ نسنا تو نے کہ صاحب دلوں نے کہا ہی جانا

و نشستن به که دویدن و گسستن قطعه ای که مشتاق منزلی مشتاب • پند من کار بند

اور بیٹھنا بہتر کہ دوڑنا اور ٹوٹ جانا اے کہ مشتاق منزل کا ہی تو مت دوڑ نصیحت میری کام بند

و صبر آموز • اسپ تازی دو تک رود بشتاب • اشتر آهسته میرود شب و روز حکایت جوانی

اور صبر سیکھ گھوڑا تازی دو قدم جاوے جلدی اونٹ آہستہ جاتا ہی رات اور دن ایک جوان

چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقهٔ عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی و لب از خنده

چالاک خوش طبع شگفتہ شیرین زبان بیچ مجمع خوشی ہماری کے تھا کہ بیچ دل اسکے کے کسی طرح کا غم نہ آتا تھا اور لب ہنسی

فراهم نکردی برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد و بعد از آن بدیدمش زن خواسته و فرزند خاسته

بند نہ ہوتے تھے ایک مدت بیت گئی کہ اتفاق ملاقات کا نہ پڑا بعد ازاں دیکھا میں نے اسکو جورو چاہی اور بچہ پیدا ہوا

و بیخ نشاطش بریده و گل ویش بژمریده پرسیدمش چگونه و چه حالتست گفت تا کودکان آوردم

اور جڑ خوشی اسکے کی کٹی اور گل منہ اسکے کا کمھلایا پوچھا میں نے اسکو کسطرح ہی اور کیا حالت ہی کہا جب سے لڑکا بر لایا میں

دگر کودکی نکردم مَا ذَا التَّصَابِي إِذِ الشَّيْبُ غَيَّرَنِي كَفَىٰ بِتَغَيُّرِ الزَّمَانِ نَذِيرًا فرد چون پیر شدی

دوسری لڑکائی نہ کی میں نے کیا خبر تھی لڑکائی اور طبلے نے جب کہ بالا پوشی بیری کی تغیر اور تغیر زمانہ کی ڈرانے والا جو بڈھا ہوا تو

ع
اخلاقی ... از بیان آنست که هر که ... بعض ... جوان ... واقع است در ...

کار در آورده ... ۲۳

زکودکی دست بدار + بازی و ظرافت بجوانان بگذار مثنوی طرب نوجوان زپیر مجو +

لڑکائی سے ہاتھ رکھ　خوشی اور خوش طبعی ساتھ جوانوں کے چھوڑ + خوشی نوجوانوں کی بڈھے سے مت ڈھونڈ

کہ وگر نایدآب رفتہ بجوی + زرع راچون رسید وقت درو + نخرامد چنانکہ سبزۂ نو قطعہ

کہ دوسرے آئے پانی گیا ہوا بیچ نہر کے + کھیت کے تئیں جو پہونچا وقت کاٹنے کا نہ لہلہا جیسا کہ سبزہ نو

دور جوانی بشد از دست من + آہ و دریغ آن زمن دلفروز + قوت سرپنجۂ شیری برفت

زمانہ جوانی کا گیا ہاتھ میرے سے　آہ و افسوس وہ زمانہ دل روشن کرنیوالا قوت سرپنجہ شیری کی گئی

راضیم اکنون بپنیری چو یوز + پیرزنی موی سیہ کردہ بود + گفتمش ای مامک دیرینہ روز +

راضی ہوں میں ساتھ ایک پنیر کے مانند چیتے کے ایک بڑھیا نے بال سیاہ کیے تھے کہا میں نے اسکو اے ماں پرانی

موی بتلبیس سیہ کردہ گیر + راست نخواہد شدن این پشت کوز + حکایت وقتی بجہل

بال ساتھ مکر کے سیاہ کرے　سیدھی نہوگی　یہ پیٹھ اوندھی　ایک وقت بسبب جہل

جوانی بانگ بمادر زدم دل آزردہ بکنجی نشست و گریان ہمی گفت مگر خردی فراموش کردی

جوانی کے آواز اوپر ماں کے ماری میں نے دل آزردہ بیچ گوشے کے بیٹھی اور روتی ہوئی کہتی تھی مگر چھٹپن فراموش کیا تو

کہ درشتی میکنی قطعہ چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن +

کہ سختی کرتا ہی تو　کیا خوب کہا ایک بڑھی نے ساتھ بیٹے اپنے کے جو دیکھا اسکو چیتے کا ڈالنے والا ہاتھی کا سا بدن

گراز عہد خردیت یاد آمدی + کہ بیچارہ بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من جفا + کہ تو

جو زمانہ چھٹپن سے تجکو یاد آتا　کہ بیچارہ تھا تو بیچ گود میری کے نکرتا تو بیچ اس دن کے اوپر میرے ظلم کہ تو

شیر مردی و من پیرزن + حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواہان گفتنش کہ ختم

شیر مرد ہی تو اور میں بڑھیا　ایک دولتمند خسیس کے تئیں ایک بیٹا بیمار تھا نیک چاہنے والوں نے کہا اسکو کہ ختم

قرآنی کنی از بہر وی یا بذل قربانی لختی باندیشہ فرو رفت و گفت مصحف اولیتر است کہ گلہ دور است

ایک قرآن کا کر تو واسطے اسکی یا بخشش کرنا قربانی کا تھوڑی اندیشہ میں گیا اور کہا قرآن بہتر ہے کہ نزدیک ہے اور گلہ دور ہے

صاحبدلی بشنید گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان مثنوی دریغا گردن طاعت نہادن

ایک صاحبدل نے سنا کہا ختم قرآن کو سبب اس بات کا اختیار کیا کہ قرآن اوپر زبان کے ہے اور زر درمیان جان کی افسوس گردن بندگی کی رکھنا

گرش ہمراہ بودی دست دادن • بدنیاری چو خر در گل بمانند • در الحمد سے بخواہی

ہمراہ ہوتا ہاتھ دینے کا واسطے ایک دنیا کے مانند گدھے کے بیچ کیچڑ کے رہیں اور اگر ایک الحمد چاہے تو

صد بخوانند حکایت پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیر زنانم رغبتے نباشد

سو پڑھیں ایک پیر مرد کے تئیں کہا کس واسطے عورت نہیں کرتا ہو تو کہا ساتھ بڈھی عورت کے مجکو رغبت نہیں

گفتند جوانے بخواہ چون مکنت داری گفت مرا کہ پیرم با پیر زنان الفت نیست پس او را

کہا ایک جوان چاہ جو قدرت رکھتا ہی تو کہا میرے تئیں کہ بڈھا ہوں ساتھ بڈھی عورت کے الفت نہیں ہے پس اسے

کہ جوان باشد بامن کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد شعر پیر ہفتاد سالہ جوانی میکند

کہ جوان ہووے ساتھ میرے کہ بڈھا ہوں دوستی کیونکر صورت باندھے بڈھا ستر برس کا جوانی کرتا ہے

عشع مقری نبی محنی چشم روش • زور باید نہ زر کہ بانو را • گزرے دوست ترکہ

اندھا مادر زاد کہ بیچ خواب کے نہ دیکھے آنکھ روشن درکار ہے نہ سونا کہ عورت کے تئیں ایک آلت دوست زیادہ کہ

دہ من گوشت حکایت شنیدہ ام کہ درین روزہا کہن پیری خیال بست

دس من گوشت سنا ہی میں نے کہ بیچ ان دنوں کے ایک پرانے بڈھے نے خیال باندھا

بر پیرانہ سر کہ گیرد جفت • بخواست دختری خوبروی گوہر نام • چو درج گوہرش از چشم مردمان

کہ بیچ بڑھاپے کے نکاح کرے چاہی ایک لڑکی خوبصورت کہ نام اسکا گوہر تھا مانند ڈبے موتی کے اسکو آنکھ سے

بنہفت • چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد • ولی بحملہ اول عصای شیخ بخفت • کمان کشید و نزد

چھپایا جیسا کہ رسم بیاہ کا ہوتا ہی آرزو کی ولیکن بیچ حملے پہلے عصا شیخ کا سو گیا کمان کھینچی اور مارا اوپر

بر ہدف کہ نتوان دوخت • مگر بسوزن پولاد جامہ ہنگفت • بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت

نشانہ کے کہ نسکیے سینا مگر ساتھ سوئی فولاد کے کپڑا سخت ساتھ دوستوں کے گلہ شروع کیا اور حجت کی

کہ خانمان این شوخ دیدہ پاک برفت • میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنانکہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی

کہ گھر میرا اس شوخ دیدہ نے صاف جھاڑا درمیان خاوند و عورت کے لڑائی اور فتنہ ایسا اٹھا کہ سر طرف شحنہ اور قاضی کے

گفت • پس از خلافت و شنعت گناہ دختر نیست • ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت • باب ہفتم

کہا پیچھے بدگوئی اور بدی کے گناہ لڑکی کا نہیں ہے تیرے تئیں رعشہ ہاتھ کا ہے موتی کیا جانے توڑنا باب ساتواں

در تاثیر تربیت حکایت یکی را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندی فرستاد که مر این را
بیچ تاثیر تربیت کے — ایک شخص وزیروں نے ایک بیٹا کودن تھا اسے ایک دانشمند کے بھیجا کہ اسکو
تربیتی کن مگر عاقل شود روزگاری تعلیمش کرد مؤثر نبود پیش پدرش کس فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا
تربیت کر کہ شاید عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کی اثر نہ کرتی تھی آگے باپ اسکے کے آدمی بھیجا کہ یہ دانا نہیں ہوتا ہے اور مجھکو
دیوانه کرد قطعه هیچ صیقل نکو نداند کرد آهنی را که بد گهر باشد چون بود اصل جوهری قابل
دیوانہ کیا — کوئی صیقل نیک بنانے کرنا — اس لوہے کو کہ بداصل ہووے — جو ہووے اصل جوہر کے قابل
تربیت را در و اثر باشد سگ بدریای هفتگانه بشوی که چو تر شد پلیدتر باشد خر عیسی گرش
تربیت کے تئیں بیچ اسکے اثر ہو گئے کو بیچ دریا کے سات بار دھووے جبکہ تر ہوا نجس زیادہ ہوا گدھا عیسے کا جو اسکو
بمکه برند چون بیاید هنوز خر باشد حکایت حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر هنر
بیچ مکہ کے لیجاویں جو آوے ابھی تک گدھا ہووے — ایک حکیم بیٹوں کے تئیں نصیحت دیتا تھا کہ اے جان باپ کی ہنر
آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر است یا دزد بیکبار
سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا کے تئیں تکیہ کرنا نہیں لائق ہے اور چاندی اور سونا بیچ سفر کے جگہ خطرے کی ہے چور اکبارگی
برد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده اگر
لیجاوے یا صاحب آہستہ آہستہ کھاوے لیکن ہنر چشمہ پیدا کرنیوالا ہے — اور دولت پایدار — اگر
هنرمند از دولت بیفتد غم نیست که هنر در نفس خود دولت است هر کجا که رود قدر بیند و
ہنرمند دولت سے گرے غم نہیں ہے کہ ہنر بیچ ذات اپنی کے دولت ہے — جہاں کہیں کہ جاوے مرتبہ دیکھے اور
بر صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند شعر سخت است پس از جاه تحکم بردن
اوپر مسند کے بیٹھے اور بے ہنر لقمے چنے اور سختی دیکھے — سخت ہے پیچھے مرتبے سے حکم برداری لے جانا
وخو کرده بناز جور مردم بردن قطعه وقتی افتاد فتنه در شام هر کس
خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگوں کا لیجانا — ایک وقت پڑا ایک غوغا بیچ شام کے — ہر کوئی
از گوشه فرا رفتند روستا زادگان دانشمند بوزیری پادشاه رفتند
گوشے سے آگے گئے — گانوں کے بیٹے ہوے دانا — واسطے وزیر ہونے پادشاہ کے گئے

پسران وزیر ناقص عقل. بگدائی بروستا رفتند حکایت یکے از فضلا تعلیم
بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک کے بیچ گانون کے گئے ایک فاضلو نسے تعلیم
ملکزادہ ہمیکردے وضربت بیحابا زدی وزجر بیقیاس کردی باری پسراز بے طاقتی
بادشاہزادے کو کرتا تھا اور ضرب بے دہشت مارتا تھا اور جھڑکنا اور بہت کرتا تھا ایکبار لڑکا بیطاقتی سے
شکایت پیش پدر برد و جامہ از تن دردمند برداشت پدر را دل بہم برآمد استاد را
شکایت آگے باپ کے لے گیا اور جامہ تن دردمند سے اٹھایا باپ کے تئین غصہ آیا استاد کے تئین
بخواند وگفت پسران رعیت را چندان جر و جفا نمیداری کہ فرزند مرا سبب چیست
بلایا اور کہا لڑکون رعیت کے تئین اتنا عصہ و ستم نہین رکھتا ہے تو کہ لڑکے میرے کے تئین سبب کیا ہے
گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن ہمہ خلق را
کہا سبب وہ کہ بات اندیشہ کر کے چاہیے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کے تئین
علی العموم و پادشاہان را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبان ایشان ہرچہ
علی العموم اور بادشاہون کے تئین اوپر خاص کے سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان اُنھون کے جو کچھ
رفتہ شود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری
جاوے تحقیق کہ بیچ منھون کے کہین اور قول اور فعل عوام الناس کے تئین اتنا اعتبار
نباشد قطعہ اگر صد ناپسند آید ز درویش ۔ رفیقانش یکے از صد ندانند ۔
نہووے جو سو ناپسند آوے فقیر سے یار اُسکے ایک مو سے ۔ نجانین
وگر یک بذلہ گوید پادشاہی ۔ ز اقلیمے بہ اقلیمے رسانند ۔ پس واجب آمد
اور جو ایک دلکش کہے بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہونچادین پس واجب آیا
معلم پادشاہ زادہ را در تہذیب اخلاق خداوندزادگان انبتہم اللہ
معلم بادشاہزادے کو بیچ شائستگی خلق صاحبزادون کے اوگایا انکو اللہ تعالے نے
نباتا حسنا اجتہاد ازان بیش کردن کہ در حق ابنائے عوام قطعہ
اوگانا نیک کوشش اُس سے زیادہ کرنا کہ بیچ حق بیٹون عام کے

هر که در خوردی ادب نکنی • در بزرگی فلاح از و برخاست • چوب تر را چنان که
جو کوئی کہ بیچ لڑکپن کے ادب اُسکو نہ کرے تو بیچ بزرگی کے خوبی اُس سے اُٹھے لکڑی تر کے تئیں جیسا کہ
خواهی پیچ • نشود خشک جز بآتش راست فرد هر آن طفل کو جور آموزگار • نه بیند جفا
چاہے تو پیچ نہ ہووے خشک سوا آگ کے سیدھی   وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانیوالے کا نہ دیکھے بدی
بیند از روزگار • ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد خلعت و نعمت بخشید
دیکھے زمانہ سے   بادشاہ کے تئیں نیک تدبیر فقیہ کی اور تقریر جواب اُسکے کی موافق آئی خلعت اور نعمت بخشے
و پایه منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترشروی و
اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا   ایک معلم مکتب والے کے تئیں دیکھا میں نے بیچ شہر مغرب کے ترش منہ اور
تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار و گدا طبع و ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او
کڑوی بات بری خو اور آدمی کا آزار دینے والا اور کنگال اور ناپرہیزگار کہ عیش مسلمان کا دیکھنے اُسکے سے
تبه گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی جمعی پسران پاکیزه و
تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اُسکے دل آدمیوں کا سیاہ کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور
دختران دوشیزه بدست جفای او گرفتار نه زهره خنده نه یارای گفتار
لڑکیوں کنواری کا بیچ ہاتھ ظلم اُسکے کے گرفتار   نہ پتا ہنسی کا   نہ طاقت بات کرنے کی
که عارض سیمین یکی را طپانچه زدی و گاه ساق بلورین یکی را شکنجه
کبھی گال چاندی ایسے ایک کے طپانچہ مارتا   اور کبھی پنڈلی بلور کی سی ایک کے تئیں شکنجہ
کردی القصه شنیدم که طرفی از خیانت نفس او معلوم کردند بزدندش
کرتا   القصہ سنا میں نے کہ کچھ بدی   نفس اُسکے سے معلوم کیا   مارا اُسکو
و براندند پس آنگه مکتب وی بمصلحی دادند پارسای سلیمی نیک مردی
اور نکالا پس اُس وقت مکتب اُسکا ایک نیک مرد کے تئیں دیا کہ پارسا سلامت رو نیک مرد
حلیمی که سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش
دانا کہ بات سوای حکم ضرورت کے کہتا اور سبب آزار کسی کا   اوپر زبان اُسکے کے

ترفتی کودکان را ہیبت استادِ نخستین از سر برفت و معلّم دومین را اخلاق ملکی
نجانا لڑکون کے تیئن خوف استاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسرے کے تیئن اخلاق فرشتون کا
دیدند دیو یک یک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند ہمچنین اغلب اوقات
دیکھا دیو ایک ایک ہوے باعتبار بردباری اُسکی کے علم بھول گئے اور اکثر ایسے ہی اوقات
ببازیچہ فراہم نشستندی ولوح درست ناکردہ برسر ہم شکستندی **بیت**
کھیلنے کو جمع ہوکر بیٹھتے اور تختی درست نہ کی ہوئی اوپر سر آپس کے توڑتے
استاد معلّم چو بود بے آزار ✦ خرسنگ بازند کودکان در بازار ✦ بعد از دو ہفتہ بر آن
استاد علم دینے والا جو ہووے کم آزار چین چھٹا کھیلین لڑکے بیچ بازار کے بعد دو ہفتے کے اوپر اُس
مسجد گذر کردم معلّمِ اولین را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقامِ خویش باز آوردہ
مسجد کے گذر کیا مین نے معلم پہلے کے تیئن دیکھا مین نے کر دل خوش کیا تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھیر لائے
برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلّم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف
رنجیدہ ہوا مین اور لاحول کہا مین نے کہ دوسری بار شیطان کے تیئن معلم فرشتون کا کسو اسطے کیا ایک بڈھے خوش طبع
جہاندیدہ بشنید بخندید و گفت **مثنوی** پادشاہے پسر بمکتب داد ✦ لوح
جہان دیکھے ہوے نے سنا ہنسا اور کہا ایک بادشاہ نے لڑکا مکتب مین بٹھلایا تختی
سیمینش درکنار نہاد ✦ برسرِ لوح او نوشت بزر ✦ جورِ استاد بہ کہ مہرِ پدر ✦
چاندی کی بیچ گود کے رکھی اوپر سر تختی اُسکی کے لکھا ساتھ سونے کے ظلم اُستاد کا بہتر محبت باپ سے

حکایت پادشاہزادۂ را نعمت بیکران از ترکۂ عمان بدست افتاد
ایک بادشاہزادے کے تیئن نعمت بہت ترکے چچاؤن سے ملی
فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائر معاصی
بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا نہ رہا تمام گناہون
منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آبیست روان
برے کہ نہ کیا اور کوئی نشہ کہ نہ کھایا ایک بار بطور نصیحت کے اُسکو کہا مین نے اے بیٹے آمدنی پانی جاری ہے

وخرج آسیاے گروان یعنی خرج فراوان کردن مسلم کسی را باشد که دخل معین دارد
اور خرچ چکی پھرنے والا یعنے خرچ بہت کرنا مقرر اُس شخص کے تئین ہو کہ دخل موجود رکھے

قطعه چو دخلت نیست خرج آہستہ ترکن ÷ که میگویند ملاحان سرودے
جو دخل تجکو نہین ہے خرچ آہستہ زیادہ کر که کہتے ہین ملاح ایک راگ
بکوہستان اگر باران نبارد ÷ بسالے دجلہ گردد خشک رودے ÷ عقل و ادب
بیچ پہاڑون کے اگر پانی نہ برسے بیچ ایک سال کے جہیل ہووے خشک ایک لاب عقل اور ادب
پیش گیر ولہو ولعب بگذار که چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی
آگے پکڑ اور بازی اور کہیل چہوڑ کہ جو دولت آخر ہووے سختی لے جاویگا تو اور پشیمانی
خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض
کہاوے گا تو لڑکا لذت نائے اور نوش سے یہ بات بیچ کان کے نہ لایا اور اوپر قول میرے کے
کرد و گفت راحت عاجل را به تشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای خردمندانست
کی اور کہا خوشی جلدی کی زندگانی کے تئین ساتھ فکر محنت آینوالی کے مکدر کرنا برعکس عقل داناؤن کے ہے

مثنوی خداوندان کام و نیکبختی ÷ چرا سختی برند از بیم سختی ÷ برو شادی
صاحب مقصد اور نیک بختی کے کس لیے سختی لیجا دین دہشت سختی سے جا خوشی
کن اے یار دل افروز ÷ غم فردا نشاید خوردن امروز ÷ فکیف مرا که در صدر مروت
کر اے یار دل کے روشن کرنیوالے غم کل کا نچاہیے کہانا آج کے دن پس کیونکر میرے تئین کہ بیچ مسند مروت کے
نشسته ام و عقد فتوت بسته و ذکر انعام در افواه عوام افتاده **مثنوی**
بیٹھا ہون اور گرہ مردانگی کی باندھی اور ذکر بخشش کا بیچ منہ خلق کے پڑا
هر که علم شد بسخا و کرم ÷ بند نشاید که نهد بر درم ÷ نام نکوئی چو برون شد بکوی
جو کوئی مشہور ہوا ساتھ سخاوت اور بخشش کے بند نچاہیے کہ رکھے اوپر درم کے نام نیکی کا جو باہر گیا بیچ گلی کے
در نتوانی که ببندی بروے ÷ دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آہن سرد وی
دروازہ نسکے تو کہ باندھے تو اوپر منہ کے دیکہا مین نے کہ نصیحت نہین قبول کرتا ہے اور دم گرم میرا بیچ لوہے سرد اُسکے کے

ازمنیکند ترک مناصحت کردم وروی از مصاحبت بگردانیدم وقول حکمارا کار
اثر نہین کرتا ہے چھوڑنا نصیحت کا کیا مین نے اور منہ باہم صحبت کرنے سے پھیرا مین نے اور قول حکیمون کے تئین کام
بستم که گفته اند بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوْا مَا عَلَيْنَا **قطعه**
باندھا مین نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیرے ہے پس اگر نہ قبول کرین نہین ہے گناہ اوپر تیرے

اگرچه دانی که نشنوند بگوے ✤ هرچه دانی ز نیک خواهی و پند ✤ زود باشد که
اگرچہ جانتا ہے تو کہ نہ سنین گے کہہ جو کچھ جانے تو نیک چاہنے اور نصیحت ہے جلد ہووے کہ
خیره سر بینی ✤ بدو پاے اوفتاده اندر بند ✤ دست بر دست میزند که دریغ
سرکش کو دیکھے تو ساتھ دونون پانون کے پڑا بیچ بند کے ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارتا ہے کہ افسوس
نشنیدم حدیث دانشمند ✤ تا پس از مدتے انچه اندیشه من بود از نکبت حالش
نہ سنی مین نے بات عقلمند کی تو پیچھے ایک مدت سے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اسکے سے
بصورت بدیدم که پاره پاره برهم می دوخت ولقمه لقمه همی اندوخت دلم
بیچ ظاہر کے دیکھا مین نے کہ ٹکڑے اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا
از ضعفِ حالش بهم برآمد و مروت ندیدم درچنان حال ریشِ درویش را
ناتوانی حال اسکے سے غصے مین برآیا اور مروت نہ دیکھی مین نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کے تئین
بملامت خراشیدن ونمک پاشیدن پس باخود گفتم **مثنوی** حریفِ سفله
ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنے کہا مین نے شراب پینے والا کمینہ
در پایانِ مستی ✤ نیندیشد ز روز تنگدستی ✤ درخت اندر بهاران برفشاند ✤
بیچ نہایت مستی کے نہین اندیشہ کرتا ہے روز تنگدستی سے درخت بیچ بہار کے پھل جھاڑتا ہے
زمستان لاجرم بے برگ ماند ✤ **حکایت** پادشاهے پسرے را بادیبے
جاڑے مین خواہ نخواہ بے پتی رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کے تئین ایک ادب دینے والے کو
داد وگفت این فرزندِ تست تربیتش کن همچنانکه یکے از فرزندانِ خویش
دیا اور کہا یہ لڑکا تیرا ہے تربیت اسکو کر جیسا کہ ایک فرزندون اپنے سے

گفت فرمانبردارم سالے چندرین بر آمد سعی کردم بجای نرسید وپسران
کہا فرمانبردار ہون مین کتنے برس اوپر اسکے گذرے کوشش کی مین نے اور بیچ ایک جگہ کے نہ پہنچا اور بیٹے
ادیب در فضل وبلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد ومعاتبت
ادب دینے والے کے بیچ فضل اور بلاغت کے منتہی ہوے بادشاہ نے عقلمند کے تئین گرفتار کیا اور عتاب
فرمود کہ وعدہ خلاف کردی ووفا بجا نیاوردی گفت برراے خداوند روے
فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تونے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اوپر عقل صاحب روے
زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان است وطبائع مختلف ست
زمین وکے چھپا نہ رہے کہ تربیت یکسان ہے اور طبیعتین جدا جدا ہین

قطعہ گرچہ سیم وزر زسنگ آید ہمی + درہمہ سنگے نباشد زر وسیم +
اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہے ہی بیچ سب پتھرون کے نہوے سونا اور چاندی
برہمہ عالم ہمی تابد سہیل + جائے انبان میکند جائے ادیم

حکایت

اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ ادھوری کرتا ہے کسی جگہ چمڑا بودار
یکے را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمیگفت چندانکہ تعلق خاطر آدمی زاد
ایک کے تئین سنا مین نے پیرون مربی سے کہ ایک مرید کے تئین کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا
است بروزی اگر بروزی دہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے قطعہ فراموشت
ہے ساتھ روزی کے اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملائک سے گذرتا فراموش مجکو
نکرد ایزد دران حال + کہ بودی نطفہ مدفون ومدہوش + روانت داد و
نہ کیا خدا نے بیچ اس وقت کے کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بے ہوش جان مجکو دی اور
طبع وعقل وادراک + جمال ونطق ورای وفکرت وہوش + دہ انگشت مرتب کرد برکف +
طبیعت اور عقل اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیان تجہ کی ترتیب کین اوپر ہتھیلی کے
دو بازویت مرتب ساخت بردوش + کنون پنداری اے ناچیز ہمت + کہ خواہد کردنت روزی فراموش +
دو بازو تیرے ترتیب کیے اوپر کندھے کے اب معلوم کرے تو اے ناچیز ہمت کہ کرے گا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همی‌گفت یَا بُنَیَّ اِنَّكَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ

ایک عرب کے رہنے والے کے تئیں دیکھا میں نے کہ بیٹے سے کہتا تھا اے بیٹے تحقیق سوال کیا جاوے گا تو

الْقِیٰمَةِ مَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی ترا خواهند پرسید که

دن قیامت کے اس چیز کے تئیں کہ وہ کیا ہے کہ حاصل کیا تو نے اور نہ کہا جاویگا تو ساتھ کس شخص کے نسبت کیا ہے یعنی تیرے تئیں

هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامهٔ کعبه را که می بوسند

ہنر تیرا کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے جامۂ کعبہ کے تئیں کہ چومتے ہیں

او نه از کرم پیله نامی شد + با عزیزی نشست روزی چند + لاجرم همچو او

وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ایک ضرور مانند اُسکے

گرامی شد **حکایت** در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت

بزرگ ہوا بیچ کتابوں حکیموں کے لائے ہیں کہ بچھو کے تئیں پیدایش

معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند

مقرری نہیں ہے جیسا کہ اور جانوروں کی تئیں بلکہ انتڑیاں ماں کے تئیں کھاتے ہیں اور پیٹ اُسکے کو پھاڑتے ہیں

و راه صحرا گیرند و آن پوستها که در خانهٔ کژدم بینند اثر آنست باری این نکته

اور راہ جنگل کی لیتے ہیں اور وہ پوست کہ بیچ گھر بچھو کے دیکھتے ہیں نشان اُسی کا ہے ایک بار یہ نکتہ

پیش بزرگی همی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین

آگے ایک بزرگ کے کہتا تھا میں کہا دل میرا اوپر سچ ہونے اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سوا اسباب کے

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده اند لاجرم

اور نہیں ہو سکتا ہے بیچ حالت چھٹپن کے ساتھ ماں اور باپ کے ایسا معاملہ کیا ہے ضرور کر

در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند **قطعه** پسری را پدر وصیت کرد + کای جوانمرد

بیچ بزرگی کے ایسے قبول کیے گئے اور دوست ہیں ایک لڑکے کے تئیں باپ نے وصیت کی کہ اے جوانمرد

یاد گیر این پند + هر که با اهل خود وفا نکند + نشود دوست روی دانشمند

یاد کر لے یہ نصیحت جو کوئی کہ صاحب اپنے سے وفا نہ کرے نہ ہووے دوست سامنے دانا کے

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بہ تابستانم چہ
بچھو کے تئین کہا کسلیے بیچ جاڑے کے باہر نہین آتا ہی تو کہا بیچ گرمیون کے کیا
حرمت ست کہ بزمستان نیز بیرون آیم حکایت فقیرہ درویشی حاملہ بود
حرمت ہی کہ بیچ جاڑے کے بھی باہر آؤنین ایک فقیر کے تئین جورو حاملہ تھی
مدت حمل بسر آورد درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ
مدت حمل کی بسر لائی فقیر کے تئین تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ برتر
مرا پسرے بخشد جزین خرقہ کہ پوشیدہ دارم ہرچہ در ملک منست ایثار درویشان
میرے تئین ایک بیٹا بخشے سوا اُس گدڑی کے کہ پہنے ہومین جو کچھ کہ بیچ ملک میرکے ہی تصدق فقیرون کو
کنم اتفاقاً پسر آورد سفرۂ درویشان بموجب شرط نہاد پس از چند سال از سفر شام
کرونین اتفاقاً بیٹا جنا اور دسترخوان فقیرون کی بموجب شرط کے بجا لایا پیچھے کئی برس کے کہ سفر شام سے
باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
پھرا مین بیچ محلے اُس دوست کے گذرا مین اور حقیقت حال اُسکے سے پوچھا مین نے کہا بیچ قیدخانے
شحنہ درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ وخون
کوتوال کے ہی سبب پوچھا مین نے کسی نے کہا بیٹے اُسکے نے شراب پی اور تندخوئی کی اور خون
کسے ریختہ واز میان گریختہ پدر را بعلت وی سلسلہ در نای است و بند گران
کسی کا گرایا اور درمیان سے بھاگا باپ کے تئین بسبب اُسکے زنجیر بیچ گردن کے ہی اور قید بھاری
برپای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عزوجل خواستہ است قطعہ زنان
اوپر پانون کے کہا مین نے اس بلا کے تئین اُسنے ساتھ حاجت کے خدای بزرگ اور برتر سے چاہا رواں
باردار ای مرد ہشیار اگر وقت ولادت مار زانید مازان بہتر بنزدیک خردمند
حمل رکھنے والی ای مرد ہشیار جو وقت پیدا ہونے کے سانپ جنین اُس سے بہتر نزدیک عقلمند کے
کہ فرزندان ناہموار زانید حکایت طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ
کہ لڑکے نالائق جنین لڑکا تھا مین کہ ایک بزرگ سے پوچھا مین نے بالغ ہونے

گفت در سطور آمده است که سه نشان دارد یکے پانزده سالگی دوم احتلام

کہا بیچ مسطور کے آیا ہی کہ تین نشان رکھتا ہی ایک پندرہ برس کا ہوتا اور دوسرا احتلام

وسوم برآمدن موے پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضاے

اور تیسرا نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت مین ایک نشان رکھتا ہی اور بس وہ کہ بیچ رضامندی

خداے عز و جل بیش ازان باشی که در بند حظ نفس خویش و هر که درو این صفت

خدا عز و جل کے زیادہ اُس سے ہی کہ بیچ قید خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیچ اُسکے یہ صفت

موجود نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعه بصورت آدمی شد قطرهٔ آب

موجود نہین ہی نزدیک حقیقت والون کے بالغ نہ گنین اُسکو ساتھ صورت کے آدمی ہوا قطرہ پانی کا

که چل روزش قرار اندر رحم ماند + وگر چل ساله را عقل و ادب نیست + بتحقیقش نشاید

کہ چالیس دن اُسکو قرار بیچ پیٹ کے رہے + جو چالیس برس والے کو عقل و ادب نہین ہی ساتھ تحقیق اُسکو نہی سزاوار

آدمی خواندن جوانمردی و لطف است آدمیت + همین نقش هیولانی مپندار + هنر باید

آدمی پڑھنا جوانمردی اور پاکیزگی ہی آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان ہنر چاہیے

که صورت میتوان کرد + بایوانها در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد فضل و

کہ صورت سکیے کرنا اوپر محلون کے شنگرف اور زنگار سے جو ہو وے انسان کے تئین بزرگی اور

احسان + چه فرق از آدمی تا نقش دیوار + بدست آوردن دنیا هنر نیست + یکی گر توانی

احسان کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک بیچ ہاتھ کے لانا دنیا کا ہنر نہین ہی ایک کے تئین جو سکے تو

دل بدست آر + حکایت سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی

دل بیچ ہاتھ کے لا ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادون حاجیون کے پڑا تھا اور دعا کرنیوالا

دران سفر هم پیاده بود انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم

بیچ اس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف بیچ سر اور منہ آپسکے پڑے ہم اور داد بدی کہنے اور لڑائی کرنیکی دی ہمنے

کجاوه نشینے را دیدم که با عدیل خویش میگفت یا للعجب بیاده عاج عرصهٔ شطرنج را بسر میبرد

ایک کجاوہ بیٹھنے والے کے تئین دیکھا مین کہ ساتھ برابر اپنے کے کہتا تھا عجب ہی پیادہ ہاتھی دست میدان شطرنج کے

فرزین میشود یعنی بہ ازان میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند
فرزین ہوتا ہی یعنے بہتر اُس سے ہوتا ہی کہ تھا اور پیادے حاج کے صحرا کے تئین آخر لیگئے اور بتر ہوئے

قطعہ از من بگوی حاجی مردم گزاے را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستے
مجھسے کہ حاجی آدمی کے آزار دینے والے کی تئین کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کے پھاڑتا ہی حاجی تو نہین ہی

شتر ست از برای آنکہ + بیچارہ خار میخورد و بار میبرد **حکایت** مردے را چشم
اونٹ ہی اس سبب سے کہ وہ بیچارہ کانٹے کھاتا ہی اور بوجھ اُٹھاتا ہی ایک مرد بیوقوف کے تئین آنکھ کا
درد خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از آنچہ در چشم چہار پایان میکرد در دیدہ او
درد اُٹھا آگے ایک سلوتری کے گیا تو دوا کرے سلوتری نے اُس چیز سے جو کچھ بیچ آنکھ جانور و نکے کرتا تھا
کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی
کھینچا اندھا ہوا قصہ آگے حاکم کے لے گئے کہا اوپر اسکے کچھ ڈانڈ نہین ہی اگر یہ گدھا نہ ہوتا
پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی ہر کہ ناآموزدہ را کار بزرگ فرماید
آگے سلوتری کے نجاتا مقصد اس بات سے وہ ہی تو جانے تو کہ جو کوئی کہ ناآموزدہ کے تئین کام بڑا فرماوے
با آنکہ ندامت برد نزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعہ** ندہد ہوشمند
باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجا نزدیک عقلمندون کے ساتھ ہلکی عقل کے نسبت کیا گیا ہووے نہ دیگا
روشن رای + بفرومایہ کارہای خطیر + بوریاباف گرچہ بافندہ است + نبرندش بکارگاہ حریر
روشن عقل کمینہ کو کام بڑے چٹائی کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہی + نہ لیجاوین اُسکو بیچ کارخانہ حریر کے

حکایت یکے از بزرگان ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق
ایک کا بزرگ اماموں سے ایک بیٹا مرگیا پوچھا کہ اوپر صندوق
گورش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از آنست کہ روا باشد برچنین
قبر اسکی کے کیا لکھوین کہا آیتون قرآن شریف کے تئین بزرگی زیادہ اُس سے ہی کہ روا ہووے اوپر ایسے
جاہگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق برو گذرند و سگان بر وشاشند
جگہ کے لکھنا کہ ایک مدت مین گھس جاوے اور خلق اوپر اُسکے گذرین اور کتے اوپر اُسکے پیشاب کرین

[Margin notes, handwritten diagonally:]
لہ بزعم دوم فرزین گردد و ... عا کہ حاجیہ ... تعنی این بیت ... دو ... واقع شد ۱۲۵ فخ
حاجی ... حاج ... تشبیہ ... از دو ... ضعیف ... بدل ...

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت است **قطعه** وہ کہ ہر گہ کہ سبزه
اگر ساتھ ضرورت کے کچھ لکھیں یہ بیت کفایت ہے کیا خوب کہ جسوقت کہ سبزه
در بستان + بدمیدی چه خوش بدی دل من + بگذر اے دوست تا بوقت
بیچ باغ کے جمتا گیا خوش ہوتا دل میرا گذر کر اے دوست تو وقت
بهار + سبزه بینی دمیده بر گل من + **حکایت** پارسائے بریکے از
بہار کے سبزہ دیکھے تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسانے پاس ایک کے
خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همیکرد گفت
صاحبوں نعمت سے گذر کیا کہ غلام کے تئیں ہاتھ اور پانوں باندھ کے سختی کرتا تھا کہا
ای پسر همچو تو مخلوقے را خدای عزوجل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بروی فضیلت
اے لڑکے مانند تیرے ایک خلق کے تئیں خدا بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تیرے تئیں اوپر اُسکے بزرگی
داده شکر نعمت باری تعالی بجا آر و چندین جفا بروی میسند نباید که فردای قیامت
دی شکر نعمت خدائے برتر کا بجا لا اور اتنا ظلم اوپر اُسکے مت پسند کر نچاہیے کہ کل قیامت کے دن
به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار + جورش مکن و
بہتر تجسے ہوئے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کے غصہ مت کر بہت ظلم اُسپر مت کر اور
دلش میازار + او را تو بده درم خریدی + آخر نه بقدرت آفریدی + این حکم و
دل اُسکا مت آزردہ کر اُسکے تئیں ساتھ دس درم کے خرید کیا آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے یہ حکم اور
غرور و خشم تا چند + هست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجه ارسلان و اغوش + فرمانده
غرور اور غصہ کب تک ہی تجسے بزرگ زیادہ صاحب اے صاحب چاکر اور غلام کے حکم دینے والا
خود مکن فراموش + در خبر است از سید عالم صلی الله علیه و سلم که گفت بزرگترین
اپنا مت کر بھلا نا بیچ حدیث ہی سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام کہ کہا بڑی زیادہ
حسرتے در روز قیامت آن بود که بنده صالح را بهشت برند و خداوند گار فاسق را بدوزخ
حسرتوں سے دن قیامت کے وہ ہوے کہ بندہ بزرگ کے تئیں بیچ بہشت کے لیجائیں اور صاحب بدکار کے تئیں بیچ دوزخ کے

قطعہ بر غلامیکہ طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیرہ مگیر +
اور اُس غلام کے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت تیری کا ہی غصہ بیحد مت چلا اور غصہ مت پکڑ
کہ فضیحت بود بروز شمار + بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر **حکایت** سالے
کہ فضیحت ہووے بیچ روز شمار کے غلام چھوٹا ہوا اور صاحب بیچ زنجیر کے ایک برس
از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پر خطر جوانی بدرقہ ہمراہ ما شد سپر باز چرخ
بلخ سے بامیان مجکو سفر تھا اور راہ چوروں سے خطر تھی ایک جوان ساتھ ہمراہی ہمراہ ہمارے ہوا اور دوالاحربہ کا کمان کھینچنے والا
انداز سلحشو بیش زور کہ بدہ مرد کمان او را زہ نکردندے و زوراوران روی زمین
ہتیاروں کا زیادہ سیکھا زیادہ زور کہ ساتھ دس مرد کمان اُسکی کے تئیں چلہ نہ کرتے اور زوراور روی زمین کے
پشت او بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانے متنعم بود و سایہ پروردہ نہ جہاندیدہ
پشت اُسکی اوپر زمین کے نہ لگا سکتے تھے لیکن جیسا کہ جانتا ہی تو دولتمند تھا اور سایہ کا پلا ہوا نہ جہان دیکھا
و سفر کردہ رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیدہ و برق شمشیر سواران ندیدہ
اور نہ سفر کیا ہوا آواز نقارے دلاوروں کی بیچ کان اُسکے کے نہ پہونچی اور چمک تلوار سواروں کی نہ دیکھی
شعر نیفتادہ در دست دشمن اسیر + بگردش نباریدہ باران تیر + اتفاقاً من و این
نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید گرد اُسکے نہ برسا مینہ تیر کا اتفاقاً میں اور یہ جوان
جوان ہر دو در پی ہمدران ہر آن دیوار قدیمش کہ پیش باز آمدی بقوت بازو بیفگندے
جوان دونوں پیچھے آپس کے دوڑنے والے جو وہ دیوار پرانی کہ اُسکے آگے آتی ساتھ قوت بازو کے گراتا
و ہر درخت عظیم کہ دیدے بہ نیروی سرپنجہ برکندی و تفاخر کنان گفتی **بیت**
اور جو درخت کہ بڑا دیکھتا ساتھ قوت زور کے اُکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا
پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجہ مردان بیند + ما درینحالت
ہاتھی کہاں تو مونڈھا اور بازو پہلوانوں کا دیکھے + شیر کہاں تو ہتیلی اور سرپنجہ مردوں کا دیکھے ہم بیچ اسحالت کے
کہ دو ہندو از پس سنگے سر بر آوردند و آہنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و بدست دیگر کلوخ
کہ دو ہندو پیچھے ایک پتھر سے سر بر لائے اور قصد قتل ہمارے کا کیا بیچ ہاتھ ایک کے لکڑی اور بیچ بغل دوسرے کے ڈھیلا

جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد بیت بیار انچه داری ز مردی و زور

جوان کے تئین کہا مین نے کیا ڈھیل کرتا ہے کہ دشمن آئے لا جو کچھ رکھتا ہی تو مردی اور زور سے

که دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان

کہ دشمن ساتھ پانون اپنے کے آیا گور میں + تیر اور کمان کو دیکھا مین نے ہاتھ جوان سے گرا اور کانپنا اوپر ہڈی کے پڑا

فرد + نه هر که موی شگافد به تیر جوشن خای + بروز حمله جنگ آوران بدارد پای

نہ جو کوئی بال چیرے ساتھ تیر جوشن کاٹنے والے کے روز حملے لڑائی لانے والوں کے رکھے قدم

چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلیح و جامه ها کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم قطعه

نہ پیر سوائے اسکے نہ دیکھی ہمنے کہ اسباب و ہتیار اور کپڑے چھوڑنا کیے ہمنے اور جان ساتھ سلامت کے باہر لائے ہم

بکارهای گران مرد کار دیده فرست + که شیر شرزه در آرد بزیر خم کمند + جوان

ساتھ کاموں بھاری کے مرد کار دیدہ بھیج کہ شیر مست کو لاوے بیچ خم کمند کے جوان

اگرچه قوی بال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف

اگرچہ زور آور پیل تن ہووے بیچ لڑائی دشمن کے اُسکا دہشت سے ٹوٹے پیوند لڑائی آگے لڑائی

آزموده معلومست + چنانکه مسئله شرع پیش دانشمند حکایت توانگرزاده را دیدم

آزمائے ہوئے کے معلوم ہی جیسا کہ مسئلہ شرع کا آگے عالم کے ایک تونگر زادے کے تئین دیکھا مین نے کہ

بر سر گور پدر نشسته و با درویش بچه مناظره در پیوسته که صندوق تربت پدر ما سنگینست

اوپر سر قبر باپ کے بیٹھا ہوا اور ساتھ فقیر بچے کے جھگڑا اٹھایا کہ صندوق قبر باپ ہمارے کا سنگین ہے

و کتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در و ساخته بگور پدرت چه ماند خشتی

اور کتابہ رنگین اور فرش سنگ سپید کا ڈالا اور اینٹ فیروزہ کی بیچ اُسکے بنائی اوپر قبر باپ تیرے کیا مانند ہوئی اینٹ

دو فراهم نهاده و مشتی دو خاک بر و پاشیده درویش این بشنید و گفت تا پدرت در

دو اکٹھی رکھے اور مٹھی خاک کی اوپر اُسکے چھڑکی فقیر کے لڑکے نے یہ سنا اور کہا تو باپ تیرا

زیر آن سنگهای گران بر خود بجنبید پدر من به بهشت رسیده بود فرد خر که بر

نیچے پتھروں بھاری کے اوپر اپنے جنبش کرے باپ میرا بیچ بہشت کے پہونچا ہوگا گدھا کہ

---

۱۲ جوشن خای یعنی جوشن خاینده ...

۲۰

نهند کمتر بار + بیشک آسوده ترکند رفتار قطعه مرد درویش که بار ستم فاقه کشید +

کہ کمتر رکھیں بوجھ بے شبہ آسودہ زیادہ کرے چلنا   مرد فقیر کہ بوجہ ظلم کے فاقہ کھینچتا

بدر مرگ همانا که سبکسار آید + وانکه در دولت ودر نعمت وآسانی زیست + مردنش

اوپر دروازے موت کے تحقیق کہ ہلکا آوے اور وہ کہ بیچ دولت اور نعمت اور آرام کے جیا مرنا اُسکو

زین همه شک نیست که دشوار آید + بهمه حال اسیری که زبندی بجهد + خوشترین دان

اس سبب سے شک نہیں ہی کہ مشکل آوے   ہر حال میں وہ قیدی کہ قید سے چھوٹے خوش زیادہ اُسکو جان

زامیری که گرفتار آید حکایت بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث اَعْدٰی عَدُوِّکَ

امیر سے کہ گرفتار آوے   ایک بزرگ کے تئین پوچھا مین نے معنی اس حدیث سے دشمن زیادہ دشمنوں تیرا

نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ گفت بحکم آنکه هر آن دشمنی که با وی احسان کنی

نفس تیرا ہی درمیان دونوں پہلو تیرے کے   کہا موافق اس بات کے وہ دشمن کہ ساتھ اُسکے احسان کرے تو

دوست گردد مگر نفس را چندانکه مدارا بیش کنی مخالفت زیاده کند قطعه فرشته

دوست ہووے مگر نفس جتنا کہ تواضع کرے تو زیادہ دشمنی زیادہ کرے   فرشتہ

خوی شود آدمی بکم خوردن + وگر خورد چو بهائم بیوفتد چو جماد + مراد هر که برآید

خو ہووے آدمی ساتھ کم کھانے کے   اور جو کھاوے مانند جانوروں کے گرے مانند بے جان کے مراد جس شخص کی بر لاوے تو

مطیع امر تو گشت + خلاف نفس که فرمان دهد چو یافت مراد جدال سعدی با مدعی

تابع حکم کا ہووے   سوائے نفس کے کہ حکم دیوے جب پاوے مراد   لڑائی سعدی کی ساتھ ایک مدعی کے

در بیان توانگری و درویشی یکی بر صورت درویشان نه بر صفت ایشان در محفلی دیدم

بیچ بیان امیری اور فقیری کے + ایک شخص اوپر صورت فقیروں کے نہ اوپر صفت انکے بیچ ایک محفل کے دیکھا مین نے

نشسته و شنعتی در پیوسته و دفتر شکایت باز کرده و ذم توانگران آغاز نهاده سخن بدینجا رسانیده

بیٹھا اور بدگوئی مین ملا ہوا اور دفتر شکایت کا کھولے ہوا اور برائی امیروں کی شروع کی بات یہانتک پہونچائی

که درویش را دست قدرت بسته است و توانگران را پای ارادت شکسته فرد کریمان را بدست اندر

کہ فقیر کے تئین ہاتھ مقدور کا بندھا ہی اور امیر کے تئین پانوں خواہش کا ٹوٹا سخی لوگوں کے تئین بیچ ہاتھ کے

درم نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا که پروردهٔ نعمت بزرگانم این سخن سخت
پیسا نہیں ہے صاحبو نعمت کے تئیں بخشش نہیں ہے میرے تئیں کہ پالا ہوا نعمت بزرگونکا ہون یہ بات سخت
آمد گفتم اے یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیرهٔ گوشه نشینان و مقصد
آئی کہا میں نے ای یار دولتمند آمدنی غریبوں کے ہیں اور ذخیرہ رکھنے والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد
زائران و کهف مسافران و متحمل بار گران از بهر راحت دگران دست تناول
زیارت کرنے والوں کے اور جائے آرام مسافروں کے اور اٹھانیوالے بوجھ بھاری کے واسطے آرام اوروں کے ہاتھ کھانے کا
بطعام آنگه برند که متعلقان و زیر دستان بخورند و فضلهٔ مکارم ایشان بارامل
اوپر کھانے کے اُسوقت لیجائیں کہ متعلق اور زیر دست کھا دیں اور بچی ہوئی بخشش اُنہونکا ساتھ بیوہ عورتوں
و پیران و اقارب و جیران رسیده نظم توانگران را وقف است و نذر و مهمانی + زکوة و
اور بڈھوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا دولتمندوں کے تئیں وقف ہو اور نذر اور مہمانی زکوۃ اور
فطرت و اعتاق و هدی و قربانی + تو کے بدولت ایشان رسی که نتوانی
صدقہ اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی تو کب برابر دولت اُنھوں کے پہنچے تو کہ نہ سکے تو
جزین دو رکعت و آنهم بصد پریشانی + اگر قوت جود است و اگر قوت سجود توانگران را
سوائے ان دو رکعت نماز کے اور وہ بھی ساتھ سو پریشانی کے + جو مقدور بخشش کا ہی اور جو طاقت سجدی کی دولتمندوں کے تئیں
بهتر میسر میشود که مال مزکی دارند و جامه پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت
بہتر میسر ہوتا ہے کہ زکوۃ دیا ہوا رکھتے ہیں اور لباس پاکیزہ اور آبرو محفوظ اور دل فارغ اور قوت
طاعت در لقمهٔ لطیف است و صحت عبادت در کسوت لطیف پیدا است که از
طاعت کی بیچ لقمہ لطیف کے ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ
معدهٔ خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت و از پای بسته چه سیر و از دست
پیٹ خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے کیا مروت اور پیر بندھے سے کیا سیر اور ہاتھ
گرسنه چه خیر قطعه شب پراگنده خسپد آنکه پدید + نبود وجه بامدادانش + مور گرد آورد
بھوکے سے کیا خیرات رات کو پراگندہ سووے وہ شخص کہ ظاہر نہووے روزی صبح کو اُسکی چیونٹی جمع کرتا ہے

ــه بیت ... بالا ... ایشان ...

تا بستان . تا فراغت بود زستانش . فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در
بیچ گریبوں کے تو فراغت ہووے جاڑوں میں اسکو فراغت ساتھ فاقہ کے نہ ملے اور خاطر جمع بیچ
تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ عشا بستہ و دیگری منتظر عشا نشستہ ہرگز این
مفلسی کے صورت نباندھے ایک نے نیت نماز سونے کی باندھی اور دوسرا انتظار روٹی رات کا بیٹھا ہرگز یہ
بدان کے مانند جمعیت خداوند نعمت بحق مشتغل ، پراگندہ روزے پراگندہ دل
ساتھ اسکے کب تک پہونچے صاحب مال کا ساتھ حق کے مشغول پریشان روزی پریشان دل
پس عبادت ایشان بہ قبول نزدیکتر ست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ
پس عبادت انکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ جمع ہیں اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ
خاطر اسباب معیشت ساختہ و باد زاد عبادت پرداختہ عرب گوید
خاطر اسباب زندگانی کا کیا اور ساتھ وظیفے عبادت کے مشغول ہوئے عرب کہتا ہے
اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ در خبر ست
پناہ چاہتا ہوں طرف خدا کے اس محتاجی سے کہ اوندھا ڈالے اور ہمسائیگی سے ساتھ شخص کے کہ نہیں دوست
اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ گفتا این شنیدی که آن نہ شنیدی
کہ فقیری ہی رو سیاہی بیچ دو جہان کے کہا یہ سنا تو نے اور وہ نہ سنا تو نے
کہ فرمود اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم کہ خاموش کہ اشارت سید عالم
کہ فرمایا ہے فقیری ہے فخر میرا کہا میں نے چپ ہو کہ اشارہ سید عالم کا
علیہ السلام بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا اند نہ این
اوپر اُنکے سلام ساتھ فقر اُس گروہ کے ہے کہ مرد میدان رضا کے ہیں اور سپر تیر قضا کے نہ یہ لوگ
کہ خرقہ ابرار پوشند و لقمہ ادرار فروشند ای طبل بلند بانگ در باطن
کہ گدڑی بزرگوں کی پہنیں اور لقمہ روزینے کا بیچیں اے طبل بلند آواز بیچ باطن کے
ہیچ . بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیج . روی طمع از خلق بپیچ ار مردی
ہیچ . بے توشہ کیا تدبیر کرے گا تو وقت مرنے کے منہ طمع کا پھیر خلق سے اگر مرد ہے تو

تسبیح ہزار دانہ بر دست بپیچ ۔ درویش بمعرفت نیارامد تا کارش بکفر نا نجامد
تسبیح ہزار دانہ کی بیچ ہاتھ کے مت پھیر فقیر بے معرفت نہ آرام کرے تا کام اُسکا بیچ کفر کے تلے
کہ کادا لفقر ان یکون کفراً کہ نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن
کہ قریب ہی فقیری ہوئی ہے کفر کہ نچاہیے سوا ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگے کے تئیں پہنانا
یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن وابنای جنس مارا بمرتبہ ایشان کہ رسانند
یا بیچ چھوڑانے ایک گرفتار کے کوشش کرنا اور ہم جنسوں ہمارے کے تئیں بیچ مرتبے اُنھوں کے پہونچا دے
وید علیا بید سفلی چہ ماند نہ بینی کہ حق جل شانہ در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت
اور ہاتھ برتر ساتھ ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہے و نہیں دیکھتا ہو تو حق بزرگ ہے تعریف اُسکی بیچ آیات قرآن محکم کے اہل بہشت کی نعمت سے
خبر میدہد و اولئک لھم رزق معلوم تا بدانی کہ مشغولان کفاف از دولت عفاف محروم اند و ملک فراغت زیر نگین رزق معلوم
خبر دیتا ہے وہ لوگ ہیں واسطے اُنکے رزق ہے معلوم
خواب ۔ ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب جواب حالے کہ من این سخن
خواب کے تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا جو وقت کہ میں نے یہ بات
بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید
کہی میں نے باگ صبر درویش کی ہاتھ برداشت سے گئی تلوار زبان کی کھینچی
و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جہانید و گفت چندان مبالغت
اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ
در وصف ایشان بکردی و سخنہاے پریشان بگفتی کہ وہم تصور کند
بیچ وصف اُنھوں کے کیا تو نے اور باتیں پریشان کہیں تو نے کہ وہم خیال کرتا ہے
کہ تریاقند یا کلید خانہ ارزاق مشتے متکبر مغرور معجب نفور مشتغل
کہ زہر مہرہ ہیں یا کنجی خانہ روزی کی ہیں قوم تکبر کرنیوالی مغرور تعجب کرنیوالی نفرت کرنیوالی شغل کرنیوالی
مال و نعمت و مفتتن جاہ و ثروت کہ سخن نگویند الا
مال اور نعمت کے اور فریفتہ مرتبہ اور دولت کے کہ بات نہ کہیں مگر

ا پہ علیا دست بالا ... | ۲ ... | ۳ ... | ۴ ... | ۵ ... ۹ (margin notes, partly illegible)

ابغاهت نظر نکنند الا بکراهت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را بہ بیسرو پائے
ساتھ سبکی عقل کے اور نظر نہ کریں لیکن ساتھ کراہت کے عالموں کے تئیں ساتھ گدائی کی نسبت کریں اور فقیروں کے

طعنہ زنند بعلت مالیکہ دارند و عزت جاہے کہ دارند برتر از ہمہ نشینند
طعنہ ماریں سبب اس مال کے کہ رکھتے ہیں اور وہ عزت اور مرتبہ کہ وہ رکھتے ہیں برتر سب سے بیٹھیں

نہ آن در سر دارند کہ سر بکسے بر دارند بیخبر از قول حکیمان کہ گفتہ اند ہر کہ
نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہیں کہ سر طرف کسی کے اٹھاویں بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو شخص کہ

بطاعت از دیگران کمست و بہ نعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنے
بیچ عبادت کے اوروں سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ ظاہر میں دولتمند ہے اور باطن میں

درویش بیت گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم + کون خرش شمار اگر گاو عنبرست
فقیر جو بے ہنر ساتھ مال کے کرے تکبر اوپر حکیم کے کون خر اس کو جان اگر گاو عنبر ہے

گفتم مذمت اینان روا مدار کہ خداوند کرم اند گفت غلط
کہا میں نے مذمت انھوں کی روا مت رکھو کہ صاحب بخشش کے ہیں کہا غلط

گفتی کہ بندہ درم اند چہ فائدہ کہ چون ابر آذار اند و نمی بارند و چشمہ آفتاب اند
کہا تو نے کہ بندے درم کے ہیں کیا فائدہ کہ مانند ابر اساڑھ کے ہیں اور نہیں برستے اور چشمہ آفتاب کے ہیں

و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار اند نمی رانند قدمے بہر خدا
اور اوپر کسی کے نہیں چمکتے ہیں اور اوپر گھوڑے مقدور کے سوار ہیں اور نہیں دوڑاتے قدم واسطے خدا کے

ننہند و درمے بی من و اذی ندہند مالی بمشقت فراہم آرند و بخست نگہ دارند
رکھتے ہیں اور ایک درم بغیر احسان و اذیت کے نہیں دیتے ایک مال ساتھ مشقت کے جمع کرتے ہیں اور ساتھ بخل کے نگاہ رکھیں

و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگان گفتہ اند سیم بخیل از خاک وقتی بر آید کہ وے
اور ساتھ حسرت چھوڑیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے چاندی خسیس کی اسوقت خاک سے نکلے کہ وہ

در خاک رود شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد + دگر کس آید بی رنج و سعی بردارد
بیچ خاک کے جائے ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی نعمت بیچ ہاتھ کے لاوے + اور کوئی آوے بیرنج اور کوشش کے اٹھا لے

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتهٔ الا بعلت گدائی وگرنه
جواب کہا مین نے اسکو اوپر بخل صاحبون نعمت کے وقوف نہ پایا تو نے لیکن بسبب گدائی وگرنہ
هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست و گدا داند که
جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھے کریم اور خسیس اسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ
ممسک کیست گفتا بتجربت آن همی گویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان
ممسک کون ہی کہا ساتھ آزمایش کے کہتا ہون مین کہ عزیز ونکو اوپر دروازے کے رکھین اور غلیظوں
شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینهٔ صالحان و اهل تمیز
سخت کے تئین مقرر کرین تو دخل عزیزون کو نہ دین اور ہاتھ ظلم کا اوپر سینہ نیکون اور صاحب تمیز
نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشند بیت آنرا که عقل و
رکھین اور کہین کوئی اس جگہ نہین ہی اور حقیقت مین سچ ہی کہا ہووے اسکے تئین کہ عقل اور
همت و تدبیر و رای نیست + خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست
ہمت اور تدبیر اور عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گھر مین نہین ہے
گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعهٔ گدایان بفغان
کہا مین نے بعد اسکے ہاتھ امیدوارونسے تنگ آگئے ہین اور رقعہ فقیرونسے بیچ شور کے
و محال عقلست که اگر ریگ بیابان در شود و چشم گدایان پر شود شعر
اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کی موتی ہووے اور آنکھ فقیرونکی بھر ہووے
دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا + پر نشود همچنانکه چاه بشبنم + هر کجا سختی دیده و تلخی
دیدہ اہل طمع کا ساتھ نعمت دنیا کے + بھر نہووے جیسا کہ کنوان اوس سے جہان کہین سختی دیکھے ہوے اور تلخی
کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد و
کھینچے ہوے کے تئین دیکھو تو اپنے تئین لالچ سے بیچ کامہاے خوف کے ڈالے اور پیروی اسکی سے نہ پرہیز کرے
و از عقوبت آن نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را اگر
اور عذاب سے اسکے نہ ڈرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے کتے کے تئین جو

کلوخی بر سر آید + زشادی برجہد کان استخوانیست + اگر نعشے دو کس
ایک ڈھیلا اور پتھر آدمی خوشی سے کودے کہ وہ ہڈی ہے جو ایک نعش دو آدمی
بر دوشش گیرند + لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست + اما صاحب دنیا کہ بعین
اوپر کندھے کے لیوین کنگال طبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے لیکن دولتمند کہ ساتھ آنکھ
عنایت حق ملحوظست و بحلال از حرام محفوظ من ہمان انگار کہ تقریر این
بخشش خدا کے ملاحظہ کیا گیا ہے اور بسبب حلال کے حرام سے پناہ کیا گیا مین وہی معلوم کر کہ تقریر اس
سخن بگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی
بات کی کہی مین نے اور بیان اور دلیل لایا مین انصاف تیرے سے امید رکھتا ہون مین کہ ہرگز دیکھا تو نے
دست دغائی بر کتف بستہ یا بینوائے بزندان در نشستہ یا پردہ معصومے
ہاتھ ایک دغاباز کا اوپر مونڈھے کے بندھا یا ایک مفلس بیچ قید خانے کے بیٹھا یا پردہ ایک معصوم کا
دریدہ یا کفی از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر مردان را بحکم ضرورت در نقبہا گرفتہ
پھٹا ہوا یا ہاتھ پہونچے سے کٹا ہوا اگر بسبب فقیری کے کہ شیر مردون کے تئین ساتھ حکم ضرورت کے بیچ سیندون کے پکڑا ہے
و کعبہا سفتہ و محتملست اینکہ یکے را از درویشان نفس امارہ مرادے طلب کند
اور ٹخنے پروئے ہوئے اور احتمال ہے کہ ایک کے تئین فقیرون سے نفس حکم دینے والا ایک مراد طلب کرے
چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد کہ بطن و فرج توامند
جو قوت نگاہ رکھنے اسکی کی نہووے ساتھ گناہ کرنے کے گرفتار ہووے کہ پیٹ اور فرج دو بچے ایک پیٹ کے ہیں
یعنی دو فرزند یک شکم کہ مادام کہ این یکے برجاست آن دیگری شنیدہ ام
یعنے دو لڑکے ایک پیٹ کے جب تک کہ یہ ایک اوپر جگہ کے وہ دوسرا قائم سنا ہے مین نے
کہ درویشے را با حدثے بر خبثے بدیدند با آنکہ شرمساری برد و بیم سنگسارے
کہ ایک فقیر کو ساتھ ایک جوان خوبصورت کے اوپر ایک بدی کے دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجاوے دہشت سنگساری کی
بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم کہ زن کنم طاقت نہ کہ صبر کنم
تھی کہا اے مسلمانون قوت نہیں رکھتا ہون مین جورو کر دین اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کرون مین

لَا رُھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ ، و از جملۂ مواجب سکون و جمعیت درون

نہین ہے رہبان ہونا بیچ اسلام کے ، اور تمام واجبات صبر سے اور جمعیت دل سے

که توانگران را میسر شود یکے آنکه هر شب صنمے در بر گیرند و هر روز بدو جوانے

کہ امیرون کے تئین نصیب ہوتی ہے ایک وہ کہ ہر رات کو ایک معشوق بیچ بغل کے لین اور ہر روز شروع

از سر گیرند که صبح تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان را

جوانی کا سر سے لیتے ہین کہ صبح تابان کے تئین ہاتھ خوبصورتی اُسکے سے اوپر دل کے اور سر خرامان کے تئین

پاے از خجالت او در گل بیت بخون عزیزان فرو برده چنگ ، سر انگشتها

پانون شرمندگی اُسکے سے بیچ کیچڑ کے بیچ خون عاشقون کے نیچے لیگئے پنجگل سر انگلیون کا

کرده عناب رنگ ، محالست که با حسن طلعت او گرد مناهی گردد یا رأے

کیے ہوے عناب کی سی رنگت مشکل ہے کہ ساتھ خوبی صورت اُسکے کے گرد گناہونکی پھرے یا عقل

تباہ ہے زند شعر ولیکه حور بهشتی ربود و یغما کرد ، کے التفات کند

تباہ ہونے کی مانے وہ دل کہ حور بہشت کی لیگئی اور لوٹا کیا کب مہربانی کرے

بر بتان یغمائی شعر مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ مَا اشْتَهٰی رَطَبٌ

اوپر معشوقان یغما کے وہ شخص کہ ہووے روبرو اُسکے ہر قدر کہ چاہے خرما تر

یُغْنِیْهِ ذٰلِکَ عَنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ اغلب تهیدستان دامن عصمت

بے پروا کرتا ہے اوسکے تئین وہ خرما پتھر مارنے خوشہ انگور سے اکثر مفلس دامن پاکیزگی کا

معصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند بیت چون سگ درنده گوشت

ساتھ گناہ کے آلودہ کرتے ہین اور بھوکے روٹی لیجاتے ہین جو کتے پھاڑنے والے نے گوشت

یافت نپرسد کین شتر صالح است یا خر دجال ، چه مایه مستوران بعلت درویشی

پایا نہ پوچھے کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدھا دجال کا ، کسو اسطے کہ اکثر عورتین پاکدامن بسبب فقیری کے

در عین فساد افتاده اند و عرض گرامی را بباد زشت نامی بر باد داده فرد با گرسنگی قوت

بیچ نہایت فساد کے پڑی ہین اور آبرو بزرگ کے تئین ساتھ ہوا بدنامی کے برباد دیا سامنے بھوک کے طاقت

مرد از صنم ... [illegible] ... ۱۲

... [illegible] ...

خون عاشقان ۱۲ ... [illegible] ...

... [illegible] ... ۱۲

× × × × × × × ×

پرہیز نماند. افلاس عنان از کف تقوی بستاند. آنکه گفتے در بروے مسکینان
پرہیزگاری رہے مفلسی باگ پرہیزگاری کی لیجاوے وہ کہ کہا تو نے دروازہ اوپر منھ غریبون کے
بہ بندم حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر شہری بودے از جوشش گدایان
باندھین حاتم طائی کہ جنگل کا بیٹھنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیرون سے
بیچارہ شدی و جامہ بر وپارہ کردندی چنانکہ در طیبات آمدہ است **شعر**
بیچارہ ہوتا اور کپڑے اوپر اُسکے ٹکڑے ہوتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کے آیا ہے
در من منگر تا دگران چشم ندارند. کز دست گدایان نتوان کرد ثوابے. گفت انہ
بیچ میرے مت دیکھ تاکہ اور امید نہ رکھین کہ ہاتھ فقیرون سے کرنا ایک اجر کہا نہ
کہ من بر حال ایشان رحمت میبرم گفتم نہ کہ بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین
کہ مین اوپر حال انھون کے رحمت لیجاتا ہون کہا مین نہ کہ نہین بلکہ اوپر مال انھون کے افسوس کھاتا ہو تو ہم بیچ اس
گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیذقیکہ براندے بدفع آن بکوشیدے و ہر شاہیکہ
گفتگو کے اور دونون آپسمین گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اُسکے کے کوشش کرتا مین اور جو بادشاہ
نخواندے بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسۂ ہمت در باخت و تیر جعبۂ حجت ہمہ بینداخت
کہ بلاتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا مین یہانتک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب گرا دئے
قطعہ ہان تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح. کورا جز این مبالغۂ مستعار نیست.
جبتک سپر نہ ڈالے تو حملہ فصیح بولنے والے سے کہ اُسکے تئین سوا بے مبالغہ مانگے ہوئے کے نہین ہے
دین ورز و معرفت کہ سخندان سجع گوے. بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست.
دین قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا تعقیہ کہنے والا اوپر دروازے کے ہتھیار رکھتا ہے اور کوئی بیچ قلعہ کے نہین ہے
تا عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز گردد بیہودہ گفتن آغاز
آخر کو دلیل اُسکو نہ رہی ذلیل اُسکو کیا مین نے ہاتھ ظلم کا بڑھا کیا اور بیہودہ کہنا شروع
وسنت جاہلانست کہ چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت جنبانند
اور طریقہ جاہلون کا ہے کہ جو بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہین زنجیر دشمنی کی ہلا دین

ك جز آنکہ مال ندارد و
ناب بہ فتح تخرزید ابمعنی گرکہ اول
خلع خ ان ۔ بمعنی ہر جگہ غیر جیسی
نفتمین بمعنی آرمیش ۔ ہان بکسون نون
دستنبوست تغیرش تم الحق غل متنو
۔ ۱۲ کرب بالغت دستار ہو دعا
بعض آن مرد فصیح کہ در سخن الفتن باشد
میکند و لطراز استعارہ مجاز بفہم
۔ ۷ ۱۰
۔ در معنی وزیر دریں
ترجیب نیست اوشس ۔ مع
بیخ اختیار کردن یعنی ورزش ۔ مع
وعبارت آراسی بیچ وارد وان منع
معنی لفظ ہر سلاح کا زور دارد ای یا بیں
بیان معنی گرش معارست ۔ بہ دروازہ
چیست خداوند اندرون قلعہ کیسی نیست
اور اسلاست ہے ۔ جو تقدی ہی باز
کہ لفظ خطا ہے ۔ خصم
سے لفظ ۔ جانب عمدا
* * *

چون آذر بت تراش که بحجت با پسر بر نیامد بجنگ برخاست آیت
جو آذر بت کا تراشنے والا کہ بیچ حجت کے ساتھ بیٹے کے سر بر نہوا واسطے لڑائی کے اٹھا
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش
تحقیق اگر باز آویگا تو سنگسار کرونگا میں تیرے تئین گالی مجکو دی برا اسکو کہا مین گریبان میرا پھاڑا ٹھوڑی اسکی
گرفتم قطعه او در من و من در و فتاده + خلق از پی ما دوان و خندان + انگشت
پکڑی مین نے وہ بیچ میرے اور مین بیچ اسکے پڑا خلق پیچھے ہمارے سے دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی
تعجب جهانی + از گفت و شنید ما بدندان + القصه مرافعه این سخن پیش قاضی
تعجب ایک جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتوں کے آخر کو رفع کرنا اس بات کا آگے قاضی کے
بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان
لیگئے ہم اور ساتھ حکم دینے صاحب انصاف کے راضی ہوئے ہم تو حاکم مسلمان کا ایک صلح ڈھونڈھے اور درمیان
توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق بشنید
امیروں اور فقیروں کے کچھ فرق کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنی
سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای که توانگران را
سر بیچ جیب فکر کے لے گیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اٹھایا اور کہا اے کہ امیروں کے تئین
ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا گلست خارست و با خمر
تعریف کی تو نے اور اوپر فقیروں کے ظلم روا رکھا تو نے جان کہ جسجگہ کہ پھول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے
خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست
خمار ہے اور اوپر خزانے کے سانپ ہے اور جسجگہ کہ موتی شاہوار ہے مگرمچھ آدمی کھانے والا ہے
لذت عیش دنیا را لدغه اجل در پی است و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش
لذت عیش دنیا کے تئین ڈنک موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کے تئین دیوار مکروہات کی آگے
بیت جور دشمن چه کند گر نه کشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و
ظلم دشمن کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور غم اور

شادی ہمند ❊ نظر نکنی در بستان کہ بید مشکست و چوب خشک ہمچنین در زمرۂ
خوشی ہم ہیں　نظر نہیں کرتا ہی تو بیچ باغ کے کہ بید مشک ہی اور لکڑی خشک اور ایسے ہی بیچ گروہ
توانگران شاکرند و کفور و در حلقۂ درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژالہ ہر قطرۂ
دولتمندوں کے شکر کرنیوالے ہیں اور کفر کرنیوالے اور بیچ حلقۂ فقیروں کے صبر کرنیوالے ہیں اور تنگ اگر اولہ ہر قطرہ
در شدی ❊ چو خر مہرہ بازار ازو پر شدی ❊ مقربان حضرت جل و علا توانگرانند
موتی ہوتا　مانند کوڑیوں کے بازار اُس سے بھر ہوتا　نزدیک رہنے والے حضرت بزرگ و برتر کے دولتمند ہیں
درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت و مہین توانگران انست کہ غم درویش
درویش خصلت اور درویش ہیں　توانگر ہمت اور بہتر امیروں میں وہی کہ غم　فقیر کا
خورد و بہین درویشان آنکہ توانگران گیرد وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ
کھائے اور بہتر فقیروں میں وہی کہ کم دولتمند سے لے　اور جو شخص کرتا ہی توکل اوپر اللہ کے پس وہ
حَسْبُہٗ پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت آیا گفتی
کافی ہی اسکو　پس منہ غصے کا مجھ سے طرف　فقیر کے کیا اور کہا اے کہ کہا تو نے
توانگران مشتغلند و شاہی و مست ملاہی نعم طائفہ ہستند برین صفت کہ
دولتمند مشغول ہیں کار دنیا میں اور بھولے ہوئے اور مست بازیوں کے بیچ ہی ایک گروہ ہیں اوپر اس صفت کے کہ
بیان کردی قاصر ہمت کافر نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند و اگر
بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنیوالے نعمت کے کہ لیجاویں اور رکھیں اور نہ کھاویں اور نہ دیں اور اگر
بمثل باران نبارد و یا طوفان جہان بر دارد باعتماد مکنت خویش از محنت
بمانند مثل کے مینہ نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اٹھا دے ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت
درویش نپرسند و از خدائے نترسند و گویند شعر گر از نیستی دیگرے شد ہلاک ❊
فقیر کی نہ پوچھیں　اور خدا سے نہ ڈریں اور کہیں　جو نیستی سے دوسرا ہوا　ہلاک
مرا ہست بط را ز طوفان چہ باک شعر وَرَاکِبَاتِ نِیَاقٍ فِی حَوَادِجِہَا
میرے تئیں ہی بطکو طوفان سے کیا دہشت　اور بہت سواریں سوار اونٹنیوں کے بیچ ہودجوں کے

كَمْ يَلْتَفِتُ اِلَى مَنْ غَاصَ فِى الْكُتُبِ **فرد** دو نان چو گلیم خویش بیرون

اتفات نہیں کرتی ہیں طرف اُس شخص کے کہ جا اوڑھ میں کتابوں کے — جو کمینے ہیں اپنی — باہر

بر دزر + گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند + قومے بدین نمط کہ شنیدی و طائفہ خوان

لے گئے — کہیں کیا غم جو تمام عالم مرا — ایک قوم ساتھ اس طرح کے کہ سنا تو نے اور ایک گروہ نے خوان

نعمت نہادہ و دست کرم کشادہ طالب نامند و مغفرت و صاحب دنیا

نعمت کا رکھے اور ہاتھ کرم کا کھولے — چاہنے والے نام کے ہیں اور مغفرت کے اور صاحب دنیا

و آخرت چون بندگان حضرت بادشاہ عادل مؤید مظفر مالک ازمۂ انام

و آخرت کے جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کرنیوالا امداد پایا گیا مالک لگاموں خلق کا

حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا

حمایت کرنیوالا سرحدوں اسلام کا وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہوں زمانے کا فتح پایا گیا دنیا

والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللّٰهُ اَیَّامَہٗ وَ نَصَرَ اَعْلَامَہٗ

اور دین کا اتالیق یعنے ادب دینے والا اتابک ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اسکا اور یاری دیوے نشان اُسکے کو

قطعہ پدر بجائے پسر ہرگز این کرم نکند + کہ دست جود تو با خاندان آدم

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نہ کرے — کہ ہاتھ بخشش تیرے نے ساتھ گھرانے آدم کے

کرد + خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید + ترا برحمت خود بادشاہ عالم کرد

کیا — خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے — تیرے تئیں ساتھ مہربانی اپنی کے بادشاہ عالم کا کیا

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید

قاضی نے جو یہ بات نہایت کو پہونچائی — اور حد قیاس ہمارے سے گھوڑا مبالغہ کا گزرانا

بمقتضائے حکم قضا رضا دادیم و از ما مضٰی درگذشتیم و بعد از مجاز طریق

موافق — حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اُس سے درگذرے ہم اور بعد دعوی کرنیکے راہ

مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روی ہم دادیم و ختم

مدارا کی لی ہم نے اور سر بات بدلے لینے کے اوپر قدم ایک دوسرے کے رکھا ہم نے اور بوسہ اوپر سر اور منہ کے دیئے ہم نے اور ختم

(حاشیہ) ... بروزن برکشیدہ ... صاحب نعمت ... خوان ... صاحب مغفرت ... ال عدو ... گرفتن ... نام ... ثغور ... جمع ثغر ... و سکون ... در بند ... و دفتر ... فتح ... و قبل ... اسلام ۱۲ ... مرد ... ابن ... جمع ... در مرکب ... مبالغت ... خلاف ... بصورت ... الف در آخر ... مضی ... بمعنی ... ۱۲

سخن برین دو بیت کردیم قطعه مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش
بات کا اوپر اس دو بیت کے کیا مین نے — مت کر گروہ زمانے سے گلہ اے فقیر
که تیره بختی اگر همبرین نسق مردی ٭ توانگرا چو دل و دست کامرانت هست
کہ بدبخت ہے تو اگر اسطرح سے مرا تو — اے دولتمند جو دل اور ہاتھ تیرا مقصد در ہے
بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی باب هشتم در آداب صحبت
کھا بخش دے کہ دنیا اور آخرت لے گیا تو — باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے
حکمت مال از بهر آسایش عمرست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلے را
مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عاقل کے تئین
پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه
پوچھا نیکبخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ کھایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ
مرد و هشت شعر مکن نماز بران هیچکس که هیچ نکرد ٭ که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد
مرا اور چھوڑا — مت کر نماز اوپر اس کے جسنے کچھ نہ کیا کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کے کی اور نہ کھایا
حکمت موسی علیه السلام قارون را نصیحت کرد وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ
موسی نے اوپر اسکے سلام قارون کے تئین نصیحت کی کہ نیکی کر جیسا کہ نیکی کی
اللّٰهُ إِلَيْكَ نشنید عاقبتش شنیدی قطعه آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت
اللہ نے طرف تیرے — نہ سنا انجام اسکا سنا تو نے — اس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کے بھلائی نہ جمع کی
سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد ٭ خواهی که متمتع شوے از دنیا و عقبیٰ
سر آخر کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا — چاہتا ہے تو کہ فائدہ دیا گیا ہو تو دنیا اور عقبی سے
با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد ٭ عرب گوید جُدْ وَلَا تَمْنُنْ فَإِنَّ الْفَائِدَةَ
ساتھ خلق کے کرم کر کہ خدا نے ساتھ تیرے کرم کیا عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان مت رکھ کہ تحقیق فائدہ
إِلَيْكَ عَائِدَةٌ یعنی ببخش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد قطعه
طرف تیرے پھرنے والا ہے یعنے بخشدے اور احسان مت رکھ کہ نفع اسکا طرف تیرے پھرنے والا ہوتا ہے

درختِ کرمؔ ہر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک بیخ و بالای او + گر امید وارے

درخت کرم نے جہان کہین جڑ کی گذری فلک سے جڑ اور بلندی اُسکا جو امیدوار ہے تو کہ اُس سے

کز و برخوری + بمنت منہ ار ہ بر پاے او قطعہ شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر +

پہل کہاوے تو ساتھ احسان کی مت کہہ ارہ او پر پانون اُسکے کے شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہوا تو ساتھ خیر کے

ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت + منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی +

انعام اور بزرگی اُسکی نے نہ معطل چھوڑا تجکو احسان مت کہہ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو +

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت + حکمت دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی

احسان جان اُس سے کہ بیچ خدمت کے رکھا تجھے دو شخص رنج بیہودہ لیجاتے ہین اور کوشش

بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد مثنوی

بے فائدہ کرین ایک وہ کہ جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکہا اور نہ کیا

علم چندانکہ بیشتر خوانے + چون عمل در تو نیست نادانی + نہ محقق بود نہ دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑہے تو جو عمل تجہ مین نہین ہے نادان ہے تو نہ محقق ہوے نہ دانشمند

چارپایٔ بر وکتابے چند + حکمت علم از بہر دین پروردنست نہ از بہر دنیا

ایک جانور اوپر اُسکے کتابین کتنی علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دنیا کے

خوردن شعر ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت + خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت +

کہانے کے جو کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچے ایک کہلیان جمع کیا اور صاف جلایا +

پند عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست یہدی بہ و ہو لایہتدی فبیت

عالم ناپرہیزگار اندھا مشعلچی ہے راہ دکہلائی جاتی ہے بسبب اُسکے اور وہ راہ نہین پاتا ہے

بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت + چیزے نخرید و زر بینداخت پند ملک از

سب بے فائدہ جسنے کہ عمر ہاری کوئی چیز خریدی اور زر ڈالا ملک

خردمندان جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد پادشاہان بہ نصیحت خردمندان از آن

دانایون سے صورت پکڑے اور دین پرہیزگارون سے کمال پاوے بادشاہ ساتھ نصیحت عقلمندون کے اُس سبب سے

محتاج ترند که خردمندان بقربت بادشاهان قطعه پندی اگر بشنوی ای بادشاه

محتاج زیاده هین که عقلمند ساته نزدیکی بادشاهون کے نصیحت اگر سنے تو ای بادشاه

در همه دفتر به ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچه عمل کار خردمند نیست +

بیچ تمام دفتر کے بهتر اس سے نصیحت نهین هی + سواے عقلمند کے مت فرما اگرچه کام کام عقلمند کا نهین هی

حکمت سه چیز از سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بے بحث و ملک بی سیاست

تین چیزین قائم نهین رهتی هین بے تین چیز دیکھے مال بے سوداگری کے اور علم بے بحث اور ملک بے دهشت

قطعه وقتی به لطف وگوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری دلی + وقتی

ایک وقت ساته لطف کے کہ اور تواضع اور مروت کے یقین هی که بیچ کمند قبول کے لاوے تو ایک دل ایک وقت

بقهر گوی که صد کوزه نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی حکمت رحم آوردن بر بدان

ساته غصه کے کہ که سو کوزے مصری کے کبهی کبهی ایسا بیچ کام کے نه آوے که جیسا اندراین حکمت رحم لانا اوپر بدون کے

ستمست بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر درویشان بیت خبیث را چو تعهد

ظلم هی اوپر نیکون کے اور بخشنا ظالمونکا جور هی اوپر فقیرون کے خبیث کے تئین جو

کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی پند بر دوستی بادشاهان اعتماد

ذمه داری اور سرفراز کرے تو + تو ساته دولت تیری کے گناه ساته شراکت کے + اوپر دوستی بادشاهون کے اعتبار

نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالے مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد

نه چاهیے کرنا اور اوپر آواز اچهی لڑکونکے که وه ساته ایک خیال کے تبدیل هو اور یه ساته ایک خواب کے تغیر هوئے

شعر معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدائی بنهی

معشوق هزار دوست کے تئین دل نه دے تو + اور جو دیتا هی تو وه دل ساته جدائی کے رکهے تو

هر آن سری که داری با دوست در میان منه واگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که

وه بهید که رکهتا هی تو ساته دوست کے درمیان مت رکهه اور اگرچه دوست خالص هو کیا جانے که

وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد وقتی دوست گردد

کسی وقت دشمن هو اور کوئی آزار که سکے تو دشمن کو مت پهونچا که شاید کسی وقت دوست هووے

پند رازیکه نهان خواهی باکس درمیان منه واگرچه دوست باشد که مرآن دوست را

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھا چاہی تو ساتھ کسی کے درمیان مت رکھ اور اگرچہ دوست ہوئے اور اگر اُس دوست کے تئین

نیز دوستان باشند و همچنین مسلسل **قطعه** خامشی به که ضمیر دل خویش + باکسے گفتن و گفتن که

بھی دوست ہوویں اور اسیطرح مسلسل چپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنے کی ساتھ کسی کے کہنا اور کہا کہ

مگوی + ای سلیم آب ز سر چشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی **فرد** سخنے در نهان

مت کہہ تو اے سادہ دل پانی سر چشمے سے باندھ + کہ جب بھر ہوا نہ سکیے باندھنا دریا کا وہ بات جو بیچ پوشیدگی

نباید گفت + کان سخن بر ملا نشاید گفت **حکمت** دشمن ضعیف که در طاعت آید و

کے نچاہیے کہنا کہ وہ بات بر ملا نچاہیے کہنا دشمن کمزور کہ بیچ فرمانبرداری کے آوے اور

دوستی نماید مقصود وی جزین نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی دوستان

دوستی ظاہر کرے مقصد اُسکا سوای اسکے نہیں ہی کہ دشمن زور آور ہو اور کہاہی اوپر دوستی دوستوں کے

اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد هر که دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند که

اعتماد نہیں ہی تو ساتھ خوشامد دشمنوں کے کیا پہونچے اور جو کوئی کہ دشمن کو چک کے تئیں ناچیز گنے ساتھ اُسکے مشابہ کہ

آتش اندک را مهمل میگذارد **قطعه** امروز بکش که میتوان کشت ، کاتش چو بلند شد جهان

آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہی آج کہ دن ہی اُسکو جو سکے تو مار تا کہ آگ جو بلند ہوئی جہان

سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر میتوان دوخت **حکمت**

جلایا مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کے تئیں + دشمن کہ ساتھ تیر کے سکے سینا

سخن درمیان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرمزده نباشی **ابیات**

بات درمیان دو دشمن کے ایسی کہہ تو کہ اگر دوست ہوویں شرمزدہ نہ ہووے تو

میان دو تن جنگ چون آتش است + سخن چین بدبخت هیزم کش ست + کنند

درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کے ہی بات بنانیوالا بدبخت لکڑی ڈھونے والا ہی کرین

این و آن خوش دگر باره دل + وے اندر میان کوربخت و خجل + میان دو کس

یہ اور وہ خوش دوسری بار دل وہ درمیان میں کوربخت اور شرمندہ درمیان دو آدمی کے

خوب ... دل

[illegible]

تیزان ... [illegible]

[illegible]

آتش افروختن + نہ عقلست خود درمیان سوختن + قطعہ درسخن با دوستان آہستہ باش +
آگ روشن کرنا نہیں عقل ہی تو آپ درمیان مین جلنا بیچ سخن کے ساتھ دوستون کے آہستہ رہ
تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچہ گوئی ہوشدار + تا نباشد در پس دیوار
تو نہ کہے دشمن خونخوار کان لگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھ تو نہووے پیچھے دیوار کے
گوش حکمت ہر کہ با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد شعر بشوی ای خردمند ازان دوست
کان جو کہ ساتھ دشمنون کے صلح کرتا ہی خیال آزار دوستون کا رکھتا ہی دھو اے دانا اُس دوست سے
دست + کہ با دشمنانت بود ہم نشست پند چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف
ہاتھ کہ ساتھ دشمنون تیرے کے ہو ہم نشست جو بیچ جاری کرنے کسی کام کے متردد ہووے تو وہ طرف
اختیار کن بی آزار تو بر آید شعر با مردم سہل گوی دشوار مگوی + با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی +
اختیار کر کہ بے آزار تیرے کے بر آوے ساتھ آدمی سہل کہنے والے کے شکل مت کہ ساتھ اُسکے کہ دروازہ صلح کا مارے
حکمت تا کار بزر بر می آید جان در خطر افگندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف
جبتک کام ساتھ زر کے نکلتا ہی جان بیچ خطر کے ڈالنا نچاہیے عرب کہتا ہی آخر حیلون کی ہے تلوار
شعر چو دست از ہمہ حیلتی در گسست + حلالست بردن بشمشیر دست حکمت بر عجز دشمن
جو ہاتھ تمام حیلون سے ٹوٹا حلال ہی لیجانا اوپر تلوار کے ہاتھ اوپر عاجزی دشمن کے
رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید بیت دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود
رحم مت کر کہ اگر قادر ہو تو اوپر تیرے نہ بخشش کرے دشمن کو جو دیکھے تو ناتوان لاف موچھ اپنی سے
مزن + مغزیست در ہر استخوان مردیست در ہر پیرہن حکمت ہر کہ بدی را بکشد خلق را از بلای
مت مار ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کے ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کے جو کوئی کہ ایک بُرے کو مارے خلق کے تئیں آزار
وی رہاند و وی را از عذاب خدای قطعہ پسندیدہست بخشایش ولیکن + منہ بر ریش خلق آزار مرہم +
اُسکے سے چھوڑاوے اور اُسکو عذاب خدا سے پسندیدہ ہے بخشش اور مگر مت رکھ اوپر زخم خلق کے آزار مرہم کا
ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار + کہ آن ظلمست بر فرزند آدم حکمت نصیحت از دشمن
نجانا اُسنے کہ رحمت کی اوپر سانپ کے کہ وہ ظلم ہی اوپر اولاد آدم کے نصیحت دشمن سے

سواد وی اندیشناک بشود

پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست که بخلاف آن کار کنی که عین صواب است

قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے کہ برخلاف اسکے کام کرے تو کہ نہایت صواب ہے

مثنوی حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن + که بر زانو زنی دست تغابن

پرہیز کر اُس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر + کہ اوپر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا

گرت راهی نماید راست چون تیر + ازان برگرد و راه دست چپ گیر **پند**

جو بتلاوے تجھے راہ کھلا اور سیدھی مانند تیر کے + اُس سے پھر اور راہ ہاتھ بائیں کی لے

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آورد و لطف بیوقت هیبت ببرد نه چندان درشتی

غصہ زیادہ حد سے لینا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا رُعب لیجاوے نہ اتنی سختی

کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر **ابیات** درشتی و نرمی بهم در به

کر کہ تجھ سے آسودہ ہوں اور نہ اتنی نرمی کر اوپر تیرے دلیر سختی اور نرمی آپس میں بہتر

است + چو فاصد که جراح و مرهم نه است + درشتی نگیرد خردمند بیش + نه سستی که

ہے مانند فصد کھولنے والے کے کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنے والا ہے + سختی نہ پکڑے عقلمند زیادہ + نہ سستی کہ

ناقص کند قدر خویش + نه مر خویشتن را فزونی نهد + نه یکباره تن در مذلت

کم کرے قدر اپنی + نہ خاص کے اپنے تئین زیادتی رکھو + نہ ایکبار تن بیچ ذلت کے

دهد + جوانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم ده پیرانه یک پند + بگفتا

دے + ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا اے عقلمند + میرے تئین تعلیم دے بڈھوں کی طرح ایک نصیحت کہا

نیکمردی کن نه چندان + که گردد چیره گرگ تیزدندان **حکمت** دو کس دشمن

نیکمردی کر نہ اتنی کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت دو آدمی دشمن

ملک و دین اند پادشاه بی حلم و زاهد بی علم **شعر** بر سر ملک مباد آن ملک

ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم اوپر سر ملک کے مت ہو جیو وہ بادشاہ

فرمان ده + که خدا را نبود بنده فرمانبردار **پند** بادشاه را باید

حکم دینے والا کہ خدا کے تئین نہووے بندہ حکم کا اُٹھانیوالا . بادشاہ کے تئین چاہیے

تا حدی خشم بر بندگان براند که دوستان را اعتماد بماند آتش خشم اول در خداوند خشم
وہاں تک غصہ اوپر بندوں کے چلاوے کہ دوستوں کے تئیں اعتماد رہے آگ غصے کی پہلے بیچ صاحب غصے کے
افتد پس انگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد مثنوی نشاید بنی آدم پاک زاد + که در
پڑے پس اسوقت شعلہ طرف دشمن کے پہونچے یا نہ پہونچے نہیں چاہیے اولاد آدم خاک کی پیدایش کو کہ بیچ
سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین تندی و سرکشی + نه پندارم از خاکی که از
سر کے کرے غرور اور غصہ تیرے تئیں ساتھ ایسے غصہ اور زبردستی کے نہیں جانتا ہوں میں خاک سے ہے تو کہ
آتشی قطعه در خاک بیلقان برسیدم بعابدی + گفتم مرا بتربیت از جهل پاک کن + گفتا برو
یا آگ سے بیچ شہر بیلقان کے پہونچا میں پاس ایک عابد کے + کہا میں نے میرے تئیں ساتھ تربیت کے جہالت سے پاک کر کہا جا
چو خاک تحمل کن ای پسر + یا هر چه خوانده همه در زیر خاک کن حکمت برخوی بد دشمن
مانند خاک کے بردباری کر اے لڑکے + یا جو کچھ پڑھا ہی تو نے بیچ خاک کے کر برخو بیچ ہاتھ ایک دشمن کے
گرفتار است که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد بیت اگر ز دست جفا بر فلک رود
گرفتار ہے کہ جہاں کہیں کہ جاوے عذاب اُسکے سے رہائی نپاوے اگر ہاتھ ظلم سے اوپر آسمان کے جاوے
بدخوی + ز دست خوی بد خویش در بلا باشد نصیحت چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاده تو جمع
بدخو ہاتھ بدخوئی اپنی سے بیچ بلا کے ہووے جو دیکھے تو بیچ سپاہ دشمن کے تفرقہ پڑا تو جمع
باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن قطعه برو با دوستان آسوده بنشین + چو بینی در میان
رہ اور اگر جمع ہوں پریشانی انکی سے اندیشہ کر جا پاس دوستوں کے آسودہ بیٹھ جو دیکھے تو درمیان
دشمنان جنگ + وگر بینی که باهم یکزبانند + کمان را زه کن و بر باره برسنگ
دشمن کے لڑائی جو دیکھے تو کہ آپس میں ایک بات میں + کمان کے تئیں چلہ کر اوپر قلعہ کے لیجا پتھر
حکمت دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسله دوستی جنباند انگه بدوستی
دشمن جو تمام حیلوں سے عاجز رہے زنجیر دوستی کی ہلاوے اُسوقت ساتھ دوستی کے
کارها کند که هیچ دشمن نتواند سر مار بدست دشمن کوب که از احدی الحسنیین
کام کرے کہ کوئی دشمن نہ سکے سر سانپ کا اوپر ہاتھ دشمن کے ٹھوک کہ ایک دو نیکوں سے

خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی فرد بروز معرکہ ایمن
خالی نہووے اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز معرکے کے بے خوف
مشو زخصم ضعیف + کہ مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت نصیحت خبریکہ
مت ہو دشمن ضعیف سے کہ مغز شیر کا کاڑے جو دل جان سے اُٹھایا جس خبر کو
دانی کہ دلے بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد فرد بلبلا مژدہ بہار
جانے تو دلکو آزار دیوے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے اے بلبل خوشخبری بہار
بیار + خبر بد بہ بوم باز گزار نکتہ بادشاہ را بر خیانت کسے واقف گردان
لاؤ خبر بُری ساتھ اُلو نحس کے چھوڑ + بادشاہ کے تئیں اوپر چوری کسی کے واقف مت کر
مگر آنکہ بر قبول کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود سعی میکنی مثنوی بسیچ
مگر اُسوقت کہ اوپر قبول تمام کے مضبوط ہووے تو اور جو نہیں بیچ مرنے اپنے کے سعی کرتا ہی تو قصد
سخن گفتن آنگاہ کن + کہ بینی کہ در کار گیرد سخن + کمالست در نفس انسان سخن +
بات کرنے کا اُسوقت کر کہ دیکھے تو بیچ کام کے لے بات + کمال ہی بیچ ذات انسان کے بات
تو خود را بگفتار ناقص مکن پند ہر کہ نصیحت خود رائی میکند او خود بہ نصیحت
تو اپنے تئیں ساتھ باتوں کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت خود رائی کرتا ہے وہ آپ نصیحت کا
گری محتاجست پند فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ این دام زرق
محتاج ہے فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنے والے کا مت لے کہ یہ جال مکر کا
نہادہ است و آن دامن طمع کشادہ پند احمق را ستایش خوش آید چون
رکھے ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوے احمق کے تئیں تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے مانند
لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید قطعہ الا تا نشنوی مدح سخنگوی + کہ اندک
ایک گدہے کے کہ بیچ نلی اسکی کے پھونکے تو موٹا نظر آوے خبردار ہو تو نہ سُنے تو تعریف بات کہنے والیکی + کہ تھوڑی
مایہ نفعے از تو دارد + اگر روزے مرادش بر نیاری + دو صد چندان
پونجی نفع کی تجھے رکھتا ہے اگر ایک دن مراد اُسکی نہ نکالے تو دوسو گنتے

عقوبت بر شمارد حکمت متکلم آنگہ کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد شعر مشو غرہ بر حسن
عیب تیرے گئے کلام کرنیوالے کے تئین جبتک کوئی عیب نہ پکڑے بات اسکی صلاح قبول نکرے
گفتار خویش بہ تحسین نادان و پندار خویش حکمت ہمہ کس را
باتون اپنی کے ساتھ تعریف نادان اور نادانست اپنی کے سب کے تئین
عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال نظم یکی جہود و مسلمان مناظرہ کردند
عقل اپنی کامل معلوم ہوا اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے ایک کافر اور مسلمان لڑائی کرتے تھے
چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم + بطیرہ گفت مسلمان گر این
ایسا کہ ہنسی نے لیا لڑائی انھون سے مجکو ساتھ غصہ کے کہا مسلمان نے اگر یہ
قبالہ من + درست نیست خدایا جہود میرانم + جہود گفت بتوریت
قبالہ میرا درست نہین ہے اے خدا کافر مرون مین کافر نے کہا ساتھ کتاب توریت کے
میخورم سوگند + اگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم + گر از بسیط زمین عقل منعدم
کھاتا ہون مین قسم اگر خلاف ہووے مانند تیرے مسلمان ہوئین وجو پچھ زمین سے عقل نابود
گردد + بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم حکمت دہ آدمے بر سفرہ بخورند
ہووے اوپر اپنے گمان نہ لیجا کوئی کہ نادان ہوئین دس آدمی اوپر دسترخوان کے کھاتے ہین
و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانی گرسنہ است و قانع بنانے سیر
اور دو کتے اوپر ایک مردار کے آپسمین بسر نکرینگے حرص کرنیوالا ساتھ ایک جہان کے بھوکا ہی اور قناعت کرنیوالا ساتھ ایک روٹی کے سیر
حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگرے ببضاعت شعر رودہ تنگ بیکنان
حکیمون نے کہا ہی ایک فقیر ساتھ قناعت کے بہتر ایک دولتمند باسباب سے معدہ تنگ ساتھ ایک روٹی
تہی پر گردد. نعمت روے زمین پر نکند دیدہ تنگ مثنوی پدر چون دور عمرش
خالی کے بھر ہووے نعمت روے زمین کی پر نکرے دیدہ چھوٹا باپ جو زمانہ عمر اسکی کا
منقضی گشت + مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت + کہ شہوت آتشست از وے بپرہیز
گذرا میرے تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا کہ شہوت آگ ہے اس سے پرہیز کر

بخود بر آتش دوزخ مکن تیز + دران آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبی برین
اوپر اپنے آگ دوزخ کی مت کر تیز + بیچ اُس آگ کے نہیں رکھتا ہے تو طاقت جلنے کی + ساتھ صبر کے پانی اوپر اس آگ کے
آتش زن امروز پند هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی
مار آج کے دن جو شخص کہ بیچ حال توانائی کے نیکی نہ کرے بیچ وقت ناتوانی کے سختی
بیند شعر بد اختر تر از مردم آزار نیست + که روز مصیبت کسش یار نیست حکمت
دیکھے بداختر زیادہ آدمی کے آزار دینے والے سے نہیں ہے + کہ دن مصیبت کے کوئی اُسکا یار نہیں ہے
هرچه نود بر آید دیر نپاید قطعه خاک مشرق شنیده ام که کنند + بچهل سال کاسهٔ چینی
جو کچھ جلد پیدا ہو دیر نہ قائم ہو خاک پورب کی سنا ہے میں نے کہ کرتے ہیں + چالیس برس میں ایک تہ چینی کا
صد بروزی کنند در مردشت + لاجرم قیمتش همی بینی قطعه مرغک از بیضه برون آید و
سو ایک دن میں بنا دیں بیچ مردشت کے + ضرور کر قیمت اُسکی دیکھتا ہے تو + مرغ کا بچہ انڈے سے باہر آوے اور
روزی طلبد + آدمی زاده ندارد خرد و عقل و تمیز + آنکه یکبار بجیزی نرسید
روزی مانگے + آدمی کا بچہ نہ رکھے عقل اور تمیز + وہ کہ یکایک ایک کس ہوا کسی چیز کو نہ پہونچا
وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز + آبگینه همه جا یابی ازان قدر ندارد + لعل
اور یہ ساتھ غرور اور فضیلت کے گذرا سب چیز سے + آئینہ سب جگہ پاوے تو اس سبب سے بیقدر ہے + لعل
دشوار بدست آید ازانست عزیز حکمت کارها بصبر بر آید و مستعجل بسر در آید مثنوی بچشم
مشکل سے ملتا ہے اس سبب سے ہے عزیز سب کام صبر سے نکلیں اور جلدی کرنیوالا سر کے بل گرے + آنکھ سے
خویش دیدم در بیابان + که آهسته سبق برد از شتابان + سمند بادپا از تک فرو ماند + شتربان
دیکھا ہے میں نے بیچ جنگل کے + کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑنیوالے سے + گھوڑا ہوا کے ایسے قدم کا عاجز رہا + اونٹ والا
همچنان آهسته میراند پند نادان را به از خاموشی نیست و اگر این بدانستی نادان نبودی قطعه
ویسے ہی آہستہ چلاتا تھا۔ نادان کو کوئی بہتر خاموشی سے نہیں ہو اور اگر یہ جانتا نادان نہ ہوتا
چون نداری کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری + آدمی را زبان فضیحه کند
جو نہ رکھے تو کمال فضل وہ بہتر کہ زبان کو بیچ منھ کے نگاہ رکھے تو + آدمی کو زبان رسوا کرے

جو ہمیغز را اسکباری ابیات خر یرا بلیے تعلیم میداد + برو بر صرف کردی سے دائم +

اخروٹ ہمیغر کے تئیں ہلکا بن ایک گدہے کے تئیں ایک احمق تعلیم دیتا تھا اور اسکے خرچ کرتا کوشش ہمیشہ

حکیمے گفتش ای نادان چہ گوئی + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد بہائم از تو گفتار +

ایک دانانے کہا اُسکو اے نادان کیا کہتا ہی تو + بیچ اس خیال کے ڈر لعنت نیوالے سے + نہ سیکھے جانور تجسے بات کہنا

تو خاموشی بیاموز از بہائم ایضاً بر کہ تامل نکند در جواب + بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن

تو خاموشی سیکھو جانوروں سے جو کہ تامل نہ کرے بیچ جواب کے اکثر آوے بات اُسکی نالائق یا بات

آرا ے چو مردم بہوش + یا بنشین ہمچو بہائم خموش پند ہر کہ با دانا تر از خود جدل

آراستہ کرتا تو آدمیوں کے ساتھ ہوش کے + یا بیٹھو مانند جانوروں کے چپ جو شخص کہ ساتھ دانا زیادہ اپنے سے لڑائی

کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادانست فرد چون درآید مہ از تو کے بہ سخن +

کرے تو جانیں کہ دانا ہی جانیں کہ نادان ہی جو آوے بڑا تجسے بیچ کلام کے

گرچہ بہ دانی اعتراض مکن حکمت ہر کہ با بدان نشیند نکوئی نہ بیند ابیات

اگرچہ بہتر جانے تو اعتراض مت کر جو کہ ساتھ بدوں کے بیٹھے نیکی نہ دیکھے

گر نشیند فرشتہ با دیو + وحشت آموزد و خیانت و ریو + از بدان نیکوی نیاموزی +

جو بیٹھے کوئی فرشتہ ساتھ دیو کے وحشت سیکھے اور چوری اور مکر بُروں سے سوائے برائی کے نہ سیکھے تو

نکند گرگ پوستین دوزی پند مردمانرا عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشان را رسوا کنی و

نہ کرے بھیڑیا چمڑے کا سینا آدمیوں کو عیب چھپا ہوا ظاہر مت کر کہ خاص کر اُنکے تئیں رسوا کرے اور

خود را بے اعتماد پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند از تن بیدل

اپنے کے تئیں بے اعتبار جسنے کہ علم پڑھا اور عمل نہ کیا مثل اُس کے جو کہ ہل جوتا اور دانے نہ بکھیرے تن بیدل سے

طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت

عبادت نہ آوے اور پوست بے مغز اسباب کے تئیں نہیں لائق نہ ہر کوئی کہ بیچ لڑائی کے چالاک بیچ معاملہ کے

درست بیت بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد + چون باز کنی مادر مادر باشد +

درست بہت قد اچھا کہ نیچے چادر کے ہووے جو کھولے تو ماں ماں کی ہووے

حکمت اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی شب قدر بیقدر بودی شعر گر سنگ ہمہ لعل

اگر سب راتین شب قدر ہوتین شب قدر بے قدر ہوتی جو سب پتھر لعل

بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت نکوست

بدخشان کے ہوتے پس قیمت لعل اور پتھر کی یکسان ہوتی نہ جو کوئی صورت مین نیک ہی

سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نہ پوست قطعہ توان شناخت بیکروز در شمائل

خصلت اچھی بیچ اُسکے ہی کام باطن رکھتا نہ ظاہر سکیے پہچانتا ایک دن مین صورت

مرد + کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو +

آدمی کی کہ کہانتک اُسکا پہونچا ہی مرتبہ علم کا ولیکن باطن اُسکی سے بے خوف مت ہو اور غرہ مت کر

کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم پند ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود میریزد قطعہ

کہ برائی ذات کی برسون مین نہو معلوم جو کہ ساتھ بزرگون کے لڑتا ہی خون اپنا گراتا ہے

خویشتن را بزرگ پنداری + راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکستہ پیشانی +

اپنے تئین بزرگ جانتا ہی تو سچ کہتے ہین ایک کو دو دیکھتا ہی بھینگا جلد دیکھے تو شکستہ پیشانی

تو کہ بازی بسر کنی با قوچ حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار

تو کہ کھیلا کرتا ہی تو سر سے مینڈھے سے پنجہ ساتھ شیر کے ڈالنا اور مٹھی اوپر تلوار کے مارنا کام

خردمندان نیست بیت جنگ و زور آوری مکن با مست + پیش سرپنجہ در بغل نہ دست +

عقلمندون کا نہین ہی لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کے آگے زبردست کے بیچ بغل کے رکھ ہاتھ

ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمنست در ہلاک خویش قطعہ سایہ پرورد را چہ طاقت

جو بڈھا کہ ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن ہی بیچ ہلاک اپنے کے سایہ کے پلے ہو کے تئین کیا طاقت

آن + کہ رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجہل میفگند + پنجہ با مرد آہنین چنگال +

وہ کہ جاوے ساتھ لڑنے والون کے بیچ قتل گاہ کے + سست بازو ساتھ جہالت کے ڈالتا ہی پنجہ ساتھ مرد لوہے کے

حکمت ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر چون نیاید نصیحتت

جو کہ نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکھتا ہی جو نہ لگے نصیحت تیری

درگوش ۱۰ اگرت سرزنش کنم خاموش حکمت بی ہنران ہنرمندرا نتوانند دید ہمچنانکہ
بیچ کان کے جو تجکو ملامت کرون چپ رہ   نادان عقلمند کے تئین نہین دیکھ سکتے ہین دبے ہی
سگ بازاری سگ صیدیرا مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفلہ چون بہ ہنر با
کتے بازار کے کتے شکاری کے تئین شور برلاوین اور آگے آنا نہین سکتے ہین یعنے کمینہ جو ساتھ   ہر کے
کسی برنیاید بخبثش در پوستین افتد بیت کند ہر آئنہ غیبت حسود کوتہ دست
ساتھ کسی کے بر نہ آوے ساتھ بدی اُسکے کہ بیچ عیب کے پڑے + کرے تحقیق غیبت دشمن   کم طاقت
کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال حکمت گر جور شکم نیستے ہیچ مرغ در دام صیاد
کہ بیچ مقابلہ کے گونگی ہو اُسکی زبان گویائی کی   جو ظلم پیٹ کا نہ ہوتا کوئی چڑیا جال مین صیاد کے
نیفتادی بلکہ صیاد خود دام ننہادی پند حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر
نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا   حکیم دیر دیر کھاتے ہین اور عبادت کرنیوالے آدھا پیٹ
و زاہدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق نکنند اما قلندران چندان
اور زاہد واسطے روکنے جان کے اور جوان طبق بھر لیتے ہین اور بڈھے جب تک عرق نہ کرین لیکن قلندر اتنا
بخورند کہ در معدہ جای نفس نماند و بر سفرہ روزی کس شعر اسیر بند شکم را دو شب نگیرد
کھاتے ہین کہ بیچ پیٹ کے جگہ دم کی نہ رہے اور اوپر دسترخوان کے روزی کسی کی   قیدی شکم کے تئین دو رات نہ پکڑے
خواب + شبی ز معدہ سنگی شبی ز دلتنگی حکمت مشورت با زنان تباہ است و سخاوت
خواب   ایک رات بوجہ پیٹ سے ایک رات فکر بھوک سے   مشورہ ساتھ عورتون کے تباہ ہی اور سخاوت
با مفسدان گناہ فرد ترحم بر پلنگ تیز دندان ستمگاری بود بر گوسفندان فرد خبیث را چو
مفسدون سے گناہ   رحم اوپر چیتے تیز دانت کے   ظلم ہووے اوپر بکریون کے   بد کے تئین جو
تعہد کنی و بنوازی + بدولت تو گنہ میکند بانبازی حکمت ہر کرا دشمن پیش است اگر
تعہد کرے اور سرفراز کرے تو   بدولت تیرے گناہ کرتا ہی ساتھ انبازی کے   جسکے تئین دشمن آگے ہی اگر
نکشد دشمن خویشتن است بیت سنگ در دست و مار بر سر سنگ + خیرہ رائی بود قیاس و درنگ
نہ مارے دشمن اپنا ہی   پتھر ہاتھ مین اور سانپ اوپر پتھر کے   بے قوفی ہووے خیال اور دیر

وگروہے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن بندیان تامل اولی ترست بحکم

اور ایک گروہ نے برخلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ بیچ مارنے قیدیونکے تامل بہتر ہے موافق

آنکہ اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید امّا اگر بے تامل کشتہ شود محتملست کہ

اس بات کے کہ اختیار باقی ہو سکیے مارنا اور سکیے بخشنا لیکن اگر بے تامل مارا جائے احتمال ہے کہ

مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد **مثنوی** نیک سہلست

ایک مصلحت گذر جاے اور تدارک مثل اُسکے منع کیا گیا ہووے — نیک سہل ہے

زندہ بیجان کرد + کشتہ را باز زندہ نتوان کرد + شرط عقلست تیر صبر انداز +

جیتے ہوے کو بیجان کرنا — مرے ہوے کو پھر زندہ نہ سکیے کرنا — شرط عقل کی ہو صبر کرنا تیر اندازکا

کہ چو رفت از کمان نیاید باز **حکمت** حکیمے کہ با جہال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد

کہ جو گیا کمان سے نہ آوے پھر — ایک حکیم کہ ساتھ جاہلوں کے پڑے چاہیے کہ امید عزت کی نہ رکھے

واگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را میشکند

اور اگر ایک جاہل ساتھ زبان آوری کے اوپر ایک حکیم کے غالب ہووے عجب نہیں ہے کہ ایک پتھر ہے کہ گوہر کو توڑتا ہے

بیت چہ عجب گر فرو رود نفسش + عندلیبی غراب ہم قفسش **قطعہ** گر ہنر مندی

کیا عجب جو بند ہووے دم اُسکا + ایک بلبل کو ہووے ایک پنجرے میں — جو ایک ہنر مند

از اوباش جفای بیند + تا دل خویش نیازارد و درہم نشود + سنگ بدگوہر اگر کاسہ

حرامزادوں سے ایک ظلم دیکھے — تو دل اپنا نہ آزردہ کرے اور درہم نہووے — پتھر بد گوہر اگر پیالہ

زرین شکند + قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود **حکمت** خردمندی را کہ در زمرۂ

سونے کا توڑے — قیمت پتھر کی نہ بڑھے اور زر کم نہووے + — ایک عقلمند کی تئیں کہ بیچ گروہ

اجلاف سخن نبندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبۂ دہل بر نیاید و بوی عنبر از گند سیر

کمینوں کی بات نہ سنے تعجب مت رکھ کہ آواز بربط کی ساتھ غلبۂ ڈھول کے برنہ آوے اور بو عنبر کی گندہ بوی سے

فرو ماند **مثنوی** بلند آواز نادان گردن افراخت + کہ دانا را بہ بیشرمی بینداخت +

عاجز ہے — بلند آواز بے عقل نے گردن بلند کی — کہ دانا کی تئیں ساتھ بے شرمی کے ڈالا

نمیاند کہ آہنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی حکمت جوہر اگر در خلاب
نہین جانتا ہو کہ آواز حجاز کی + عاجز ہے آواز ڈھول سے + جواہر جو بیچ کیچڑ کے
افتد ہمان نفیس است و غبار اگر بر فلک رود ہمان خسیس استعداد بی تربیت دریغ است
گرے ویسا ہی نفیس ہے اور غبار اگر اوپر آسمان کے جاوے ویسا ہی کمتر ہے طاقت بے سکھلائے افسوس ہے
و تربیت نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن
اور تربیت نامستعد کا بے کام راکھ ایک نسبت برتری کی رکھتی ہو کہ آگ جوہر کی برتر ہے ولیکن
چون بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آن
جو بیچ نفس اپنے کے ہنر نہ رکھے ساتھ خاک کے برابر ہے اور قیمت شکر کی نے سے ہے کہ وہ
خود خاصیت وی ست مثنوی چو کنعان را طبیعت بی ہنر بود پیمبر زادگی
آپ خاصیت اسکی ہے + جو کنعان کے تئین طبیعت بے ہنر تھی پیمبر زادگی نے
قدرش نیفزود + ہنر بنمای اگر داری نہ گوہر + گل از خار ست و ابراہیم از آذر حکمت
قدر اسکی نہ بڑہائی + ہنر دکھلا اگر نہین کہتا ہے موتی + پھول کانٹے سے ہوا اور ابراہیم آذر سے
مشک آنست کہ ببوید نہ آنکہ عطار بگوید دانا چون طبلہ عطار ست خاموش و
مشک وہ ہے کہ خوشبو دے نہ اُسوقت کہ عطار بتا دے دانا مانند طبلے یعنی ڈبے عطار کے ہو خاموش اور
ہنرنمائے و نادان چون طبل غازی بلند آواز و میان تہی قطعہ عالم اندر میان جاہل را
ہنر دکھلانے والا اور نادان مانند ڈھول نٹ کے بلند آواز اور درمیان خالی + عالم درمیان جاہلون کے
مثلے گفتہ اند صدیقان + شاہدے در میان کوران است + مصحفے در میان
ایک مثل کہی سچون نے + ایک معشوق درمیان اندھونکے ہو + ایک قران درمیان
زندیقان پسند دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ
کافرون کے + ایک دوست کے تئین مدت مین ہاتھ مین لاوین نچاہیے کہ
بیک دم بیازارند بیت سنگے بچند سال شود لعل پارہ
ایک دم مین آزار دوین + ایک پتھر بیچ کتنے برس کے ہو لعل کا ٹکڑا

حجاز مقامی از مقامات موسیقی کہ دوازدہ است ۱۲ منہ

... خیابان ۱۲

زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ + حکمت عقل دو دست نفس چنان گرفتارست

ہرگز ایکدم مین اُسکو نہ توڑے تو پتھر سے عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسی گرفتار ہے

که دو عاجز در دست زن گربز شعر در خرمی بر سرائی به بند + که بانگ زن ازوی

کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے دروازہ خوشی کا اوپر اُس گھر کے باندھ کہ آواز عورت کی اُس سے

بر آید بلند پند رای بیقوت مکر و فسونست و قوت بی رای جہل و جنون

باہر آوے بلند عقل بے قوت مکر اور جادو ہے اور قوت بے عقل جہالت اور جنون

شعر تمیز باید و تدبیر عقل آنگه ملک + که ملک دولت نادان سلیح جنگ

تمیز چاہیے اور تدبیر اور عقل اور اُسوقت ملک کہ ملک اور دولت نادان کی ہتھیار لڑائی

خداست حکمت جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابد که بر دو نهد پند هر که ترک

خدا کا ہے وہ جوانمرد کہ کھائے اور دے بہتر اُس عابد سے کہ کچھ نہ دے اور رکھے جو شخص کہ چھوڑ نا

شهوت از بهر قبول خلق داده است از شهوت حلال در شهوت حرام افتاده

شہوت کا واسطے قبول خلق کے کرتا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کے پڑا

است شعر عابد که نه از بهر خدا گوشه نشیند + بیچاره در آئینه تاریک چه بیند +

ہے عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشہ مین بیٹھے بیچارہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے

حکمت اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت

تھوڑا تھوڑا بہت ہووے اور قطرہ قطرہ دریا ہووے یعنے وہ شخص کہ دست قوت کا

ندارد سنگ خرده نگاه میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم بر آرد شعر

نہ رکھے پتھر کھایا ہوا نگاہ رکھتا ہے تو بیچ وقت فرصت کے منہ دماغ دشمن سے نکالے

قطرٌ علیٰ قطرٍ اذا اتفقت نهرٌ ونهرٌ الیٰ نهرٍ اذا اجتمعت بحرٌ اندک اندک بهم شود

قطرہ اوپر قطرہ کے جسوقت کہ جمع ہوا نہر ہوئی اور نہر طرف نہر کے جب جمع ہوئی دریا ہوا تھوڑا تھوڑا آپسمین ہووے

بسیار + دانه دانه است غله در انبار حکمت عالم را نشاید که سفاهت از عامی

بہت دانہ دانہ ہے غلہ بیچ انبار کے عالم کے تئین نہ چاہیے کہ بدگوئی بے علم سے

یعنی ابوا از دست بیرون
دوست قدیم را از دست ... بعضی
... با وجود ...
... چون ... بیرون
... که ... رسید
... بشنود ...
... از شعر ...
... از بهر قبول خلق در ... شارح
... خفی است ... حرام است
... شارح ... انفقت
... است ... بمعنی
... مجمع
... چنانچه در ... تصریح نموده
... بمعنی جمع ... درست ... ۱۲

بحلم در گذراند که هر دو طرف را زیان دارد هیبت این کم شود و جهل آن مستحکم **فرد**
ساتھ بردباری کے گذرانے کہ دونون طرف کے تئین نقصان کرتا ہے ڈر اسکا کم ہو اور جہالت اسکی مضبوط

چو با سفله گوئی بلطف و خوشی + فزون گردش کبر و گردنکشی **حکمت** معصیت را
جو ساتھ کمینے کے کہو تو ساتھ لطف اور خوشی کے زیادہ ہووے غرور اسکو اور سرکشی گناہ

هر که صادر شود ناپسندیده است و از علما ناخوبتر که علم سلاح جنگ شیطانست
جس شخص سے کہ صادر ہو زبون ہے اور عالمون سے بڑا زیادہ کہ علم ہتیار لڑائی شیطان کا ہے

و خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیش برد **مثنوی** جاهل نادان پریشان
اور صاحب ہتیار کو تئین جو بیچ قید کے لیجائین شرمندگی زیادہ لیجاے جاہل نادان پریشان

روزگار + به ز دانشمند ناپرهیزگار + کان بنابینائی از راه اوفتاد + وین دو چشمش بود
زمانہ بہتر دانا ناپرہیزگار سے کہ وہ ساتھ نابینائی کے راہ سے گرا اور یہ دو آنکھین اسکے تہین

و در چاه اوفتاد + **حکمت** جان در حمایت یکدمست و دنیا وجودی میان دو عدم دین بدنیا
اور بیچ کنوئین کے گرا جان بیچ حمایت ایکدم کی ہے اور دنیا ایک وجود درمیان دو نیستی کے دین ساتھ دنیا

فروشان خرند یوسف را فروشند تا چه خرند ألم أعهد إليكم يا بني آدم أن لا تعبدوا الشيطان
بیچنے والے گدھے ہین یوسف کو بیچین پس کیا خرید کرین + کیا نہین قول کیا مین نے طرف تمہاری اے اولاد آدم کے ساتھ اسبات کے نہ عبادت

بیت بقول دشمن پیمان دوست بشکستی + ببین که از که بریدی و با که پیوستی **حکمت**
ساتھ قول دشمن کے پیمان دوست کا توڑا تو نے دیکھ کس سے توڑی تو نے اور ساتھ کسکے ملا تو

شیطان با مخلصان بر نیاید سلطان با مفلسان **مثنوی** وامش مده آنکه بی‌نمازست + اگرچه دهنش
شیطان ساتھ دوستون کے بر نہ آوے اور بادشاہ ساتھ فقیرون کے قرض مت دے اس شخص کو کہ بے نماز ہے اگرچہ منہ اسکا

ز فاقه بازست + کو فرض خدا نمیگزارد + از فرض تو نیز غم ندارد + مردم دو مرده پیش گیر
فاقے سے کھلا ہو کہ وہ فرض خدا کا نہین ادا کرتا ہے + قرض تیرے سے بھی غم نہین رکھتا ہے + جگہ دو مرده

فردا گوید ترب از اینجا بر کن **حکمت** هر که بزندگانی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند
کل کہے ایک مولی یہانسے اکھیڑ جو شخص بیچ زندگی کے روٹی اسکی نہ کھائین جب مرے نام اسکا نہ لیجائین

لذت انگور بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در
مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوے کا یوسف سچا اوپر اُسکے سلام بیچ
خشک سال مصر نخوردے تا گرسنگان را فراموش نکند مثنوی آنکہ در راحت
قحط سال کے مصر نہ کھاتا اسواسطے کہ بھوکوں کے تئیں بھولا نہ کرے وہ شخص کہ بیچ آرام
و تنعم زیست • او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست • حال درماندگان کسی
اور نعمت کے جیا • وہ کیا جانے کہ حال بھوکے کا کیا ہے حال عاجزوں کا وہ جانے
کہ با حوال خویش درماند قطعہ اے کہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار •
کہ بیچ حال اپنے کے عاجز رہے اے کہ اوپر گھوڑے دوڑنیوالے کے سوار ہے تو ہشیار رہ •
کہ خر خارکش مسکین در آب و گلست • آتش از خانہ ہمسایہ درویش مخواہ • کانچہ
کہ گدھا لکڑھارے غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کے ہے • آگ گھر ہمسائے مفلس سے مت مانگ کہ جو کچھ
از روزن او میگذرد دود دلست پند ضعیف حال را در خشکی تنگ سال
روزن اُسکی سے گذرتا ہے دھواں دل اُسکے کا ہے فقیر ضعیف حال کے تئیں بیچ خشکی تنگ سال کے
مپرس کہ چونی الا بشرط آنکہ مرہم بر ریش نہی و معلومی پیش قطعہ خرے کہ بینی و
مت پوچھ کہ کیونکر ہو تو مگر ساتھ شرط اسبات کے کہ کوئی مرہم اوپر زخم اُسکے کے رکھے تو یا کوئی دینار آگے • ایک گدھا کہ دیکھے تو اور
باری بگل درافتادہ • بدل بر و شفقت کن ولی مرو بسرش • کنونکہ رفتی و پرسیدیش
ایک بوجھ بیچ کیچڑ کے پڑا ہوا • دل سے اوپر اُسکے مہربانی کر لیکن مت جا اوپر اُسکے کے • ابکہ گیا تو اور پوچھا تونے
کہ چون افتاد • میان بہ بند چو مردان بگیر ذنب خرش حکمت دو چیز
اُسکو کہ کیونکر گرا کمر باندھ مانند مردوں کی پکڑ دم گدھے اُسکے کی • دو چیزیں
مخالف عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت
دشمن عقل کی ہیں کھانا زیادہ رزق قسمت کیے گئے سے اور مرنا آگے وقت
معلوم قطعہ قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ • بکفر یا بشکایت بر آید از دہنے
معلوم سے قضا در نہو وے ہزار نالے اور آہ سے • ساتھ کفر یا شکایت کے بر آرے ایک منہ سے

فرشتہ کہ وکیلست بر خزائن باد + چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیرزنے پندای طالب
وہ فرشتہ کہ وکیل ہے اوپر خزانہ ہوا کے کیا غم کرے کہ مرے چراغ کسی بڑھیا کا اے مانگنے والے
روزے منشین کہ بخوری مطلوب اجل مرو کہ جان نبری قطعہ جہد رزق ار کنی
روزی کے بیٹھ کہ کھائے تو اے طلب کئے گئے موت کے مت جا کہ جان نہ لیجا وے گا تو کوشش روزی کی جو کرے تو
وگر نکنی + برساند خدائے عزوجل + ور روی در دہان شیر و پلنگ + نخورندت مگر بروز اجل +
اور اگر نہ کرے تو پہنچا دیگا خدا غالب بزرگ + اور جو بیچ منہ شیر اور چیتے کے جاوے تو نکھا دینگے تجکو مگر روز اجل کے
حکمت توانگر فاسق کلوخ زر اندود ست + ودرویش صالح شاہد خاک آلود
دولتمند بدکار ڈھیلا زر کا بھرا ہوا ہے اور فقیر نیک معشوق خاک کا بھرا ہوا ہے
این دلق موسی ست مرقع وآن ریش فرعون مرصع ولیکن شدت نیکان روی
یہ ایک گدڑی حضرت موسی کی ہے ٹکڑے جوڑے ہوئے اور وہ داڑھی فرعون کی ہے جڑاؤ لیکن سختی نیکوں کے
در فراخ دارد و دولت بدان سر در نشیب قطعہ ہر کرا جاہ و دولت بدان +
منہ بیچ کشادگی کی رکھتی ہے اور دولت بدوں کی سر بیچ پستی کی جس کسی کے تئیں مرتبہ اور دولت ہے ساتھ اُسکے
خاطر خستہ در نخواہد یافت + خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ + بسرائے دگر نخواہد یافت +
خاطر پریشان کو نہ دریافت کریگا + خبر اُسکو دے کہ کوئی مرتبہ اور دولت بیچ گھر دوسرے کے نپاوے گا -
حکمت حسود از نعمت حق بخیلست وبندہ بی گناہ را دشمن میدارد قطعہ
ڈاہ کرنیوالا نعمت خدا سے بخیل ہے اور بندہ بے گناہ کے تئیں دشمن رکھتا ہے
مردکے خشک مغز را دیدم + رفتہ در پوستین صاحب جاہ + گفتم ای خواجہ گر تو بدبختے +
ایک مردک احمق کے تئیں دیکھا میں نے گیا ہوا بیچ عیب ایک صاحب مرتبہ کے کہا میں نے اے صاحب اگر بدبخت ہے تو
مردم نیک بخت را چہ گناہ قطعہ الا تا نخواہی بلا بر حسود + کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست +
آدمی نیکبخت کے تئیں کیا گناہ آگاہ ہو تو نچاہے تو بلا اوپر حسد کرنیوالے کہ وہ کمبخت آپ بیچ بلا کے ہے
چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی + کہ ویرا چنان دشمنی در قفاست حکمت تلمیذ بی ارادت
کیا حاجت کہ ساتھ اُسکے کرے تو دشمنی کہ اُسکے تئیں ایسا دشمن بیچ پیچھے کے ہے شاگرد بے ارادے

[illegible]

[illegible]

عاشق بی زر ست و رونده بمعرفت مرغ بے پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاہد
عاشق مفلس ہے اور سالک بے شناسائی مرغ بے پر اور عالم بے عمل درخت بے پھل اور زاہد

بے علم خانۂ بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوبست نہ ترتیل سورہ مکتوب
بے علم خانہ بے در مراد نازل ہونے قرآن سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہے نہ قرات کرنا سورہ لکھے گئے کا

عامی متعبد پیادہ رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بر وارد
جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اُٹھائے

بہ از عابدے کہ در سر دارد بیت سرہنگ لطیف خوی دلدار + بہتر ز فقیہ مردم
بہتر اُس عابد سے کہ غرور رکھے پیادہ پاکیزہ خو اور دل رکھنے والا بہتر عالم مردم

آزار قول یکی را گفتند کہ عالم بی عمل بچہ ماند گفت بزنبور بی عسل بیت زنبور درشت
آزار سے ایک کے تئیں کہا کہ عالم بے عمل کس مانند ہے کہا ساتھ زنبور بے شہد کے زنبور سخت

بیمروت را گوی + بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن قول مرد بے مروت زنست
بیمروت کے تئیں کہہ ایکبار جو شہد نہیں دیتی ہے تو ڈنک مت مار مرد بے مروت عورت ہے

و عابد با طمع راہزن قطعہ اے بناموس جامہ کردہ سپید + بہر پندار خلق نامہ سیاہ +
اور عابد لالچی ٹھگ اے ساتھ مکاری کے جامہ کیا ہوا اُجلا واسطے جاننے خلق کے نامۂ اعمال سیاہ

دست کوتاہ باید از دنیا + آستین خواہ دراز و خواہ کوتاہ + حکمت دو کس را حسرت
ہاتھ کوتاہ چاہیے دنیا سے آستین خواہ بڑی ہو خواہ چھوٹی دو آدمی کے تئیں افسوس

از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران
دل سے نہ جائے اور پانوں حیف کا مٹی سے نہ نکلے سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے

نشستہ قطعہ پیش درویشان بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل +
بیٹھا آگے فقیروں کے ہووے خون تیرا روا جو نہووے درمیان میں مال تیرا وقف

یا مرو با یار ازرق پیرہن + یا بکش بر خانمان انگشت نیل + دوستی با پیلبانان یا مکن +
یا مت جا ساتھ یار نیلے پیرہن کے یا کھینچ اوپر گھر بار کے انگلی نیل کی ساتھ ہاتھیوانوں کے مت کر دوستی

یا بنا کن خانۂ در خوردِ پیل حکمت خلعتِ سلطان اگرچه عزیزست جامۂ خلقان

یا بنا گھر لائق ہاتھی کے خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پُرانا

خود ازان بعزت تر و خوان بزرگان اگرچه لذیذ خردهٔ انبان خویش ازان

اپنا اُس سے عزت میں زیادہ اور خوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہے ریزہ جھوٹن اپنی کا اُس سے

بلذت تر بیت سرکه از دستِ رنج خویش و تره + بهتر از نانِ دهٔ خدای و بره +

لذت میں زیادہ سرکہ ہاتھ رنج اپنے سے اور ساگ بہتر روٹی گانون کے مالک اور برہ کے سے

حکمت خلاف راه صوابست و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن و

خلاف راہ نیک کے ہے اور برخلاف عقل صاحب دانائی کے دوا ساتھ گمان کے کھانا

راه نادیده بی کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمة الله علیه پرسیدند که چگونه

اور راہ نہ دیکھی ہوئی بے قافلے کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی کے تئین رحمت اللہ کی اوپر اُنکے پوچھا کہ کیونکر

رسیدی درین منزلت در علوم گفت بدانکه هر چه ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم

پہونچا تو اس مرتبے کو بیچ علموں کے کہا معلوم کر کر جو کچھ نجانا میں نے پوچھنے سے شرم نرکھی میں نے

شعر امید عافیت آنگه بود موافق عقل + که نبض را به طبیعت شناس بنمائی +

امید عافیت کی ہو اُسوقت موافق عقل کی + کہ نبض کے تئین حکیم کو دکھلاوے تو

بپرس هرچه ندانی که ذلِّ پرسیدن + دلیل راه تو باشد بعزِّ دانائی حکمت هرچه

پوچھ جو کچھ نجانے تو کہ ذلت پوچھنے کی + راہبر تیری ہو ساتھ عزت اور دانائی کی جو کچھ

دانی که هر آئینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطنت را زیان دارد

جانے تو کہ تحقیق کر معلوم تجکو ہو گا پوچھنے میں اُسکے جلدی مت کر کہ وحشت سلطنت کی تئین نقصان کرتا ہے

قطعه چو لقمان دید کاندر دست داؤد + همی آهن بمعجز موم گردد + نپرسیدش

جو لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتھ داؤد کے لوہا اعجاز سے موم ہووے نہ پوچھا اُسکو

چه میسازی که دانست + که بی پرسیدنش معلوم گردد قول هر که با بدان نشیند اگر

کیا کرتا ہی تو کہ جانا کہ بے پوچھے اُسکے معلوم ہووے جو کہ ساتھ بدوں کے بیٹھے اگر

تیر طبیعت ایشان درو اثر نکند بفعل ایشان متہم گردد تا بحدیکہ اگر بخرابات
تیر طبیعت اُنھوں کا بیچ اُسکے اثر کرے ساتھ کام اُنھوں کے تہمت کیا گیا ہووے تو وہاں تلک کہ اگر بیچ ایک خرابات کے
رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن مثنوی رقم برخود بنادانی
جاوے ساتھ نماز کرنیکے نسبت کیا گیا ہو ساتھ شراب کھانیکے رقم اوپر اپنے ساتھ نادانی کے
کشیدی + کہ نادان را بصحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند
کھینچی تو نے کہ نادان کو تئین بیچ صحبت کے قبول کیا تو نے طلب کی مین نے دانا ویسے ایک نصیحت
مرا گفتند بانادان مپیوند + کہ گر دانائے دہرے خر باشی + وگر نادانی ابلہ تر باشی +
میرے تئین کہا ساتھ نادان کے مت مل کہ اگر دانا زمانہ کا ہی تو نادان ہوئیگا تو اور جو نادان ہے تو احمق زیادہ ہوئیگا تو
حکمت حلم شتر چنانکہ معلومست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ
بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اُسکی لے اور سو کوس
ببرد گردن از متابعتش برنپیچد اما اگر درِ رہ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک
لیجائے گردن طاعت اُسکی سے نہ پھیرے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا
باشد طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش درگسلاند و بیش مطاوعت
ہووے اور لڑکا اُسجگہ ساتھ نادانی کے جانا چاہے باگ ہتھیلی اُسکی سے توڑ ڈالے اور آگے اطاعت
نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذمومست و گویند دشمن بملاطفت دوست
نکرے کہ وقت سختی کے مہربانی بُری ہے اور کہتے ہین کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست
نگردد بلکہ طمع زیادت کند قطعہ کسیکہ لطف کند با تو خاک پایش باش +
نہووے بلکہ طمع زیادہ کرے وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پانون اُسکا رہ + +
وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوے +
اور جو خلاف کرے بیچ دونون آنکھون اُسکی کے ڈال خاک بات ساتھ لطف و کرم کے ساتھ درشت خو کے مت کہ
کہ زنگ خوردہ نگردد بسوہان پاک + حکمت ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد +
کہ زنگ کھایا ہوا نہ ہووے گا سوہن سے پاک جو کہ آگے بات اوروں کے پڑے

تا مایۂ فضلش بداند پایۂ جہلش شناسند **قطعہ** نہ مرد ہوشمند جواب + مگر آنگہ کزو

تو مایہ فضیلت اسکا جانیں مرتبہ جہالت اسکا پہچانیں ہمسے مرد ہوشیار جواب مگر اسوقت کہ اس سے

سوال کنند + اگرچہ برحق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند **حکمت**

سوال کریں اگرچہ برحق ہووے کشادہ بات حمل دعوے اسکے کا اوپر مشکل کے کریں

ریشے درون جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز بپرسیدے کہ چونست

ایک پھوڑا اندر جامہ کے رکھتا تھا میں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتا تھا کہ کیونکر ہے

ونپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ ازان احتراز میکند کہ ذکر ہمہ عضوی روا نباشد

اور نہ پوچھتا تھا کہ کہاں ہے جانا میں نے کہ اُس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہووے

وخردمندان گفتہ اند ہرکہ سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعہ** تا نیک ندانی کہ سخن

اور عقلمندوں نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے جبتک نیک نجانے تو کہ بات

عین صوابست + باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی

نہایت نیک ہے چاہیے کہ بیچ کہنے کے منھہ آپس مین نکھولے تو جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کے رہے تو

بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی **حکمت** دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ

بہتر اس سے کہ جھوٹ تیرا دیوے تجھکو قید سے رہائی جھوٹ کہنا ساتھ ضرب کے لازم رہے کہ

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام

اگر بھی زخم درست ہووے نشان رہے نہیں دیکھا ہے تونے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کے

بدروغیکہ موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم

ساتھ اُس جھوٹ کے کہ ہم کیے گئے ہووے اوپر سچ کہنے اُنکے کے بھروسہ نرہا کہا نہیں بلکہ بنائی ہے تمھارے

انفسکم امرا **قطعہ** یکے را کہ عادت بود راستے + خطائے رود در گذارند

جیون نے ایک بات ایک کے تئیں کہ عادت ہووے سچائی کی خطا جاوے معاف کریں

ازو + وگر نامور شد بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو **حکمت**

اس سے اور جو مشہور ہوا ساتھ قول جھوٹھ کے جو سچ کہے اعتبار نہ رکھیں اس سے

یعنی ہر کہ سخن نسنجیدہ گوید جواب ہم بطرز آن شنود [illegible] ۱۲

اجل کائنات از روی ظاهر آدمیست واذل موجودات سگ و باتفاق
بزرگتر پیدایش کا از روی ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا اور ساتھ اتفاق
خردمندان سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس قطعه سگی را لقمهٔ هرگز فراموش
عقلمندونکے کتا حق شناس بہتر آدمی نا شکر سے کتے کے تئین لقمہ ہر گز بھلا نا
نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ وگر عمری نوازی سفله را بکتر چیزی آید با تو در جنگ
ہووے جو مارتو سو مرتبہ اسکو پتھر اور جو ایک مرتبہ نوازے تو کمینے کے تئین ساتھ کمتر چیز آدمی ساتھ تیرے بیچ لڑائی
حکمت از نفس پرور هنر پروری نیاید وبی هنر سروری را نشاید مثنوی
نفس پرور سے ہنر پالنا آدمی اور بے ہنر سرداری کے تئین نچاہیئے
مکن رحم بر گاو بسیار خوار + که بسیار خوارست بسیار خوار + چو گاو ار
مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالے کے کہ بہت ذلیل ہے اور بہت کھانے والا مانند بیل کے جو
همی بایدت فربهی + چو خر تن بجور کسان در دهی حکمت در انجیل آمده است که
چاہتا ہے تو فربہی مانند گدھے کے بیچ ظلم آدمیوں کے دیوے تو بیچ انجیل کے آیا ہے کہ
ای فرزند آدم اگر توانگری دهم مشتغل شوی بمال از من واگر درویش همت
ای فرزند آدم کے جو دولتمندی دون مین تجکو شغل کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کے مجسے اور جو مفلس کرون مین تجکو
تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی وبعبادت من کی شتابی
تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میری کا کہان پاوے تو اور ساتھ عبادت میری کی کب دوڑے تو
قطعه گه اندر نعمتی مغرور وغافل + گه اندر تنگدستی خسته وریش + چو در سرا و ضرا
کبھی درمیان نعمت کے ہے تو مغرور اور غافل کبھی درمیان تنگدستی کے ہے تو زخمی اور گھائل جو بیچ خوشی اور ضرر کے
حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بیچون یکی را
حال تیرا یہ ہے نجانون مین کب ساتھ حق کے مشغول ہووے تو اپنے سے تقدیر خدا کی ایک کے تئین
از تخت شاهی فرود آورد ودیگری را در شکم ماهی نکو داشت وقتست خوش
تخت بادشاہی سے نیچے لاوے اور ایک کے تئین بیچ پیٹ مچھلی کے نیک رکھے وقت ہے خوش

مغرور یعنی فریفتہ شدہ و در دال اول تا اصل ... خورد ... فریب ... وقت ... و بیچارہ ... ... سرائی ... آن ... اندر ... است ... از ... لا ۱۲ ... ازانکہ ذکر تو بہترین انیس است واین وقت وقت خوش ونفیس ودر بعض نسخ بجای وقت است ذو قست واقع شدہ ۱۲ مولانا محمد حامد علی حامد دام فیضہ

آنرا که بود ذکر تو مونس + در خود بود اندر شکم حوت چو یونس حکمت اگر

اُسکے تئیں کہ ہووے یاد تیری اُنس کرنیوالی جو تحقیق کر ہووے بیچ پیٹ مچھلی کے مانند یونس کے اگر

تیغ قهر برکشد نبی و ولی سر درکشد و اگر غمزه لطف بجنباند بدانرا به نیکان در رساند

تلوار قہر کی کھینچے نبی اور ولی سر نیچے جھکا لیں اور جو ناز کرنا مہربانی کا ہلاوے بدونکو تئیں ساتھ نیکونکی ہو پہنچا دوے

قطعه گر بمحشر خطاب قهر کند + انبیا را چه جای معذرت + پرده از روی لطف گو بردار

جو بیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے نبیوں کے تئیں کیا جگہ عذر کرنیکی ہے پردہ روے لطف سے کہ اُٹھا

کاشقیا را امید مغفرت است حکمت هر که بتادیب دنیا راه صواب نگیرد بتعذیب

کہ کافرونکو امید بخشش کی ہے جو شخص کہ سختی دنیا سے راہ صواب کی نہ لے ساتھ عذاب

عقبی گرفتار آید لَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

آخرت کے گرفتار ہووے اور ہر آئینہ چکھاوینگے ہم کافرونکو عذاب تھوڑا دنیا میں عذاب بڑا کہ وہ واسطے آخرت کے ہے

فرد پندست خطاب مهتران آنگه بند + چون پند دهند نشنوی بند نهند

نصیحت ہے خطاب بزرگون کا اُسوقت قید جو نصیحت دیں نہ سنے تو قید رکھیں

پند نیکبختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند از ان پیش که پسینیان

نیکبخت ساتھ باتوں اور مثالوں اگلے لوگونکی نصیحت لیں اُس سے آگے کہ پچھلے لوگ اوپر

واقعه او مثل زنند دزدان دست کوته نکنند تا دستشان کوته نکنند

واقعہ اُسکے کے مثل ماریں چور ہاتھ چھوٹا نکریں جبتک کہ ہاتھ اُن کا چھوٹا نہ کریں

قطعه نرود مرغ سوی دانه فراز + چون گر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب

نہ جاوے مرغ طرف دانہ کے نزدیک + جو اور مرغ دیکھے بیچ قید کے نصیحت لے سختی

دگران + تا نگیرند دیگران بتو پند حکمت آنرا که گوش ارادت گران آفریده اند

اوروں سے + تو نہ لیں اور لوگ تجھ سے نصیحت اُسکے تئیں کہ کان خواہش کے بھاری پیدا کیے ہیں

چون کند که بشنود و آن را که کمند سعادت میبرد چه کند که نرود قطعه

کیا کرے کہ سنے اور اُسکے تئیں کہ کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نہ جاوے

شب تاریک دوستان خدا ے + می بتابد چو روز رخشنده + وین سعادت بزور
رات اندھیری دوست خدا کے چمکتی ہے مانند روز روشن کے اور یہ سعادت ساتھ زور
بازو نیست + تا نہ بخشد خداے بخشندہ **رباعی** از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست +
بازو کے نہیں ہے جب تک نہ بخشے خدا بخشنے والا تجھسے ساتھ کسکے نالہ کروں کہ اور خدا نہیں ہے
وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست + آنرا کہ تو رہ دہی کسی گم نکند + وان را
اور ہاتھ تیرے سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہے اُسکے تئیں کہ تو راہ دے کوئی گم نکرے اور اُسکے تئیں
کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست **حکمت** گداے نیک انجام بہ از پادشاہ بد فرجام
کہ تو گم کرے تو کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ برُی ذات سے
بیت غمی کز پیش شادمانی بری + بہ از شادی کز پسش غم خوری **حکمت**
وہ غم کہ پیچھے اُسکے خوشی لیجاوے تو بہتر اُس خوشی سے کہ پیچھے اُسکے غم کھاوے تو
زمین را از آسمان نثارست و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیہ
زمین کے تئیں آسمان سے نثار ہے اور آسمان کے تئیں زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہے اُس چیز کو کہ بیچ اُسکے ہے
فرد گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوے نیک خویش از دست مگذار **حکمت**
جو تجکو خو میری آئی نالائق تو خوے نیک اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ
خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد **بیت**
صاحب پاک دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے
نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودی + کسے بحال خود از دست کس نیاسودی +
پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتی کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی سے نہ آسودہ ہوتا
حکمت زر از معدن بکان کندن برآید و از دست بخیل بجان کندن **قطعہ**
سونا کان کھودنے سے باہر آوے اور ہاتھ بخیل سے ساتھ جان کھودنے نکلے
دونان نخورند و گوشدارند + گویند امید بہ کہ خوردہ + روزے بینی بکام دشمن
کمینے نہ کھائیں اور کان رکھیں کہیں امید بہتر کہ کھایا ہوا ایکدن دیکھے تو بیچ تالو دشمن کے

زر مانده و خاکسار مرده پند هر که بر زیر دستان نبخشاید بجور زبر دستان گرفتار آید مثنوی

سو نار ہا اور عاجز مرا ہوا جو کوئی اوپر کمزوروں کے بخشش کرے بیچ ظلم زبر دستوں کے گرفتار آوے

نه هر بازو که دروی قوتی هست + بمردی عاجز آنرا بشکند دست ضعیفان را مکن در دل گزندی

نہ ہر بازو کہ بیچ اُسکے ایک قوت ہو ساتھ مردی کے عاجز کے تئیں توڑے ہاتھ ضعیفوں کے تئیں مت کر اوپر دل کے ایک رنج

که درمانی بجور زورمندی حکایت درویشی بمناجات در میگفت یارب بر بدان رحمت کن

کہ عاجز رہے تو ساتھ ظلم ایک زورمند کے ایک فقیر ساتھ مناجات کے کہتا تھا یارب اوپر بدوں کے رحمت

که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشانرا نیک آفریدهٔ پند عاقل چو خلاف در میان آمد

کہ اوپر نیکوں کے آپ رحمت کی ہے تو نے کہ خاص کر اُنکے تئیں نیک پیدا کیا ہو عاقل جو جھگڑا درمیان میں دیکھے

بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بر کنار است و اینجا حلاوت در میان حکمت

کودے اور جو صلح دیکھے لنگر رکھے کہ اُس جگہ سلامت اوپر کنارے کے ہو اور اُس جگہ حلاوت درمیان میں

مقامر را سه شش میباید ولیکن سه یک می آید بیت هزار بار چراگاه خوشتر از میدان

جواری کے تئیں اٹھارہ چاہتی ہیں ولیکن تین کانے آتے ہیں ہزار مرتبہ چراگاہ خوش زیادہ میدان سے

ولیکن اسپ ندارد بدست خویش عنان حکایت اول کسیکه علم بر جامه کرد و انگشتری

ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا ہے بیچ ہاتھ اپنے کے باگ اول جس کسی نے کہ بوٹے کپڑے اور انگوٹھی

در دست چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت راست راست

بیچ ہاتھ بائیں کے کی جمشید بادشاہ تھا کہا اُسکو لوگوں نے کیلیے تو نے زینت ساتھ بائیں کے دی اور بزرگی دہنے کو

گفت راست را زینت راستی تمامست قطعه فریدون گفت نقاشان چین را که

کہا دہنے کے تئیں سیدھائی زینت تمام ہے فریدون نے کہا نقاشان چین کے تئیں کہ

پیرامون خرگاهش بدوزند + بدانرا نیک دار ای مرد هشیار + که نیکان خود بزرگ و نیکروزند

گرد خیمہ اُسکے کی سئیں بدوں کے تئیں نیک رکھ اے مرد ہشیار کہ نیک خود بزرگ اور نیک روز ہیں

حکایت بزرگی را پرسیدند که با چندین فضیلت که دست راست راست خاتم در انگشت

ایک بزرگ کے تئیں پوچھا کہ اتنی فضیلت کہ ہے ہاتھ داہنے کے تئیں کیوں انگوٹھی بیچ ہاتھ

جیب چرا میکنند گفت ندانی کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم باشند **شعر** اگر حظ آفرید و
جیب کیلیے کرتے ہیں کہا نہیں جانتا ہو تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ بے نصیب ہوتے ہیں اُس شخص نے کہ نصیبہ پیدا کیا اور
روزی سخت ۔ یا فضیلت ہمیدہد یا بخت **حکمت** نصیحت بادشاہان مسلم
روزی سخت یا بزرگی دیتا ہے یا نصیبہ نصیحت بادشاہوں کی مسلم واسطے
کسی راست کہ بیم سر ندارد یا امید زر **مثنوی** موحد چہ در پای ریزی زرش ۔ چہ شمشیر ہندی
اُسکے ہو کہ دہشت سر کی نرکھے ساتھ امید زر کے صاحب توحید کو برابر ہو گرادی تو زر اُسکو یا تلوار ہند کی
نہی بر سرش ۔ امید و ہراسش نباشد ز کس ۔ بر نیست بنیاد توحید و بس **حکمت** شاہ
رکھے تو اوپر سر اُسکے کے امید اور دہشت اُسکو ہو وے کسی سے اوپر اسکے ہے بنیاد توحید کی اور بس بادشاہ
از بہر دفع ستمکار انست و شحنہ برای خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران ہرگز دو خصم بحق راضی
واسطے دور کرنے ظالموں کے ہے اور کوتوال واسطے حرامزادوں کے اور قاضی مصلحت ڈھونڈھنے والا گرہ کاٹنے والوں کا ہرگز دو دعویدار اپنے ساتھ حق کے
پیش قاضی نروند **قطعہ** چو حق معاینہ دانی کہ می بباید داد ۔ بلطف بہ کہ بجنگ آوری و
آگے قاضی کے نہ جاویں جو حق دیکھتا ہو تو کہ چاہیے دینا ساتھ لطف کے بہتر کہ بیچ لڑائی کے لاوے تو اور
دلتنگی ۔ خراج اگر نگذارد کسی بطیب نفس ۔ بقہر از و بستانند و مزد سرہنگی **حکمت** ہمہ
دلتنگی کے خراج جو نہ ادا کرے کوئی ساتھ خوشی ذات کے ساتھ قہر کے اُس سے لیویں اور دستانہ کے سب کے
کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را بشیرینی **شعر** قاضی کہ برشوت بخورد پنج
تئیں دانت ساتھ ترشی کے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے تئیں ساتھ شیرینی کے قاضی ساتھ رشوت کے کھاوے پانچ
خیار ۔ ثابت کند از بہر تو دہ خربزہ زار **حکمت** قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند
ککڑی ثابت کرے واسطے تیرے دس کھیت خربزے کے قحبہ بڑھیا نابکاری سے کیا کرے کہ توبہ نکرے
و شحنہ معزول از مردم آزاری **بیت** جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست ۔ کہ پیر خود نتواند
اور کوتوال نہ رکھا گیا مردم آزاری سے .. جوان گوشہ بیٹھنے والا شیر مرد راہ خدا کا ہو کہ بڈھا آپ نہ سکے
ز گوشۂ برخاست **فرد** جوانی سخت می باید کہ از شہوت بپرہیزد ۔ کہ پیر سست رغبت را خود آلت
گوشہ سے اُٹھنا جوان سخت چاہیے کہ شہوت سے پرہیز کرے کہ بڈھے سست رغبت کے تئیں آپ آلت

برنخیزد ✦ **حکمت** حکیمی را پرسیدند که درختان نامور که خدای عزوجل آفریده است و برومند
نہیں اٹھتی ہے ✦ ایک حکیم نامور کے تئیں پوچھا کہ درختوں کے تئیں خدا عزوجل نے پیدا کیا ہے اور پھل دار
هیچ یکی را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که ثمره ندارد کوئی درینچه حکمت است گفت هر یکی را دخلی معین است
کسی ایک کے تئیں آزاد نہیں پڑھا ہے مگر سرو کے تئیں کہ پھل نہیں رکھتی ہے اس میں کیا حکمت ہے کہا ہر ایک کے تئیں ایک آمدن معین ہے
بوقتی معلوم گہی بوجود آن تازه اند و گاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت خوشست
بیچ ایک وقت معلوم کے کبھی ساتھ ہونے اسکے تازہ ہیں اور کبھی ساتھ نہ ہونے اسکے کے پژمردہ اور سرو کے تئیں کچھ اس سے نہیں ہے اور سب وقت خوش ہے
و اینست صفت آزادگان **قطعه** بر آنچه میگذرد دل منه که دجله بسی ✦ پس از خلیفه نخواهد گذشت
اور یہ ہے صفت آزادوں کی ✦ اوپر اسکے کہ گذرتا ہے دل مت رکھ کہ دجلہ بہت ✦ پیچھے خلیفہ سے نہ گذرے گا
در بغداد ✦ گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم ✦ ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد ✦ **حکمت**
بیچ بغداد کے ✦ جو تجکو ہاتھ سے برآوے مانند درخت کے رہ کریم ✦ اور جو تیرے ہاتھ سے نہ آوے مانند سرو کے رہ آزاد
دو کس مردند و تحسر بردند یکی آنکه داشت و نخورد و دیگر آنکه دانست و نکرد **قطعه** کس نبیند
دو شخص مرے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ جانا اور نہ کیا ✦ کوئی نہ دیکھے
بخیل فاضل را ✦ که نه در عیب گفتنش کوشد ✦ ور کریمی دو صد گنه دارد ✦ کرمش عیبها فرو پوشد ✦
بخیل فاضل کے تئیں ✦ کہ نہ بیچ عیب کہنے اسکے کے کوشش کرے ✦ اور جو ایک سخی دو سو گناہ رکھے کرم اسکا سب عیب چھپا دے

خاتمة الکتاب

تمام شد کتاب گلستان و الله المستعان بتوفیق باری عز اسمه درین جمله چنانکه رسم مؤلفانست
تمام ہوئی کتاب گلستان اور خدا مددگار ہے ساتھ توفیق الله کی برتر ہے اسم اسکا بیچ اس جملہ کی جیسا کہ رسم تصنیف کرنیوالوں کی ہے
از شعر متقدمان تلفیقی نرفت ✦ **بیت** ✦ کهن خرقهٔ خویش پیراستن ✦ به از جامهٔ عاریت خواستن ✦
شعر قدیموں سے کچھ التقاط نہ کیا ✦ پرانا کپڑا اپنا آراستہ کرنا ✦ بہتر کپڑا مانگے ہوئے کے پہننے سے
غالب گفتار سعدی طرب انگیز است و طیبت آمیز کوتہ نظران را بدین علت زبان طعن دراز گردد که مغز
اکثر باتیں سعدی کی طرب انگیز ہیں اور خوشی ملی ہوئی کوتہ نظروں کے تئیں ساتھ اسکے زبان طعن کی دراز ہوجاے

جامه یا در کفن یعنی در ابواب این کتاب
اشعار متقدمان چنانچه عادت مؤلفین
است درج نکردم و هر آنچه درین کتاب
ست نتائج افکار و نفائس اشعار است
قصه و نظائر افسانه است چون امام غزالی
علیه الرحمة
(۱۰)

و دماغ بیہودہ بردن و دود چراغ بیفائدہ خوردن کار خردمندان نیست ولیکن

دماغ کا بیہودہ لیجانا اور دھواں چراغ کا بیفائدہ کھانا کام عقلمندوں کا نہیں ہے اور لیکن اوپر

رای روشن صاحبدلان کہ روی سخن در ایشانست پوشیدہ نماند کہ در موعظہای شافی را در سلک

عقل روشن صاحبدلوں کے کہ منہ سخن کا بیچ انکے ہے پوشیدہ نہ رہے کہ موتی نصیحتوں آرام دینے والے کو بیچ لڑی

عبارت کشیدہ است و داروی تلخ نصیحت بشہد ظرافت آمیختہ تا طبع ملول ایشان

عبارت کے کھینچا ہے اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتھ شہد خوش طبعی کے ملی ہے تا طبیعت رنجیدہ انکی

از دولت قبول محروم نماند الحمد للہ رب العالمین تمت مثنوی

دولت پسندیدگی سے محروم نہ رہے اور جمیع حمد ثابت ہیں واسطے اللہ کے شکر کیا اللہ کا پالنے والا دونوں عالم کا ہے

ما نصیحت بجای خود کردیم
اپنے نصیحت موافق اپنے کی ہم نے
روزگارے درین بسر بردیم
ایک زمانہ بیچ اُسکے آخر لے گئے ہم

گر نیاید بگوش رغبت کس
جو نہ آوے بیچ کان رغبت کسی کے
بر رسولان بلاغ باشد و بس
اوپر قاصدوں کے پیام ہووے اور بس

یا ناظراً فیہ سل باللہ مرحمۃ
اے بینندہ درین کتاب بخواہ از خدا رحمت را
علی المصنف واستغفر لصاحبہ
بر مصنف و مغفرت طلب کن صاحب کتاب را

واطلب لنفسک من خیر تریدہا
طلب کن بذات خود از ہر خیرے کہ می خواہی
من بعد ذلک غفراناً لکاتبہ
بعد ازین مغفرت طلب کن برای کاتب آن

واتی لی یوم التلاق مکانہ
اگر برسیکہ برای من روز قیامت باشد جائے
عند الرؤف لقلت یا مولنا
نزدیک خدا مہربان البتہ گویم اے مولای ما

انا المسیئ وانت مولی محسن
میں گنہگار ہوں و تو مالک نیکو کار ہے
ہا تدنا ساعت واطلب الاحسانا
ان تحقیق کر بہن بر گردم بخواہم احسان را

[illegible]

خاتمة الطبع

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا و منقبت آل عبا و مدحت اصحاب با صفا مژدهٔ تازه باد که درین ایام فرخ فرجام فرخنده الایام
کتاب لاجواب نادرهٔ روزگار مطبوع صغار و کبار حاوی مصالح امور دینی و دنیوی محتوی فوائد مالی و ملکی مخزن اخبار و پند معدن
نصائح دلپسند گنجینهٔ حکمت خزینهٔ موعظت مفید خواص و عوام بهار جاویدان اسم باسمی گلستان که از تصنیف شریعت
عندلیب شاخسار معانی مصداق همه دانی جامع کمالات صوری و معنوی اکمل الکملا فخر الشعرا ابلغ البلغا افصح الفصحا رطب اللسان
عذب البیان موجد اعجاز طرازی استاذ الاساتذه زبدة العرفا حضرت شیخ الشیوخ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیه الرحمة
الله القوی است و عمده ترین متاع دینی و دنیوی است به تصحیح لائق و فائق افضل الاماثل والاقران مولانا محمد حامد علیخان حامد
شاه آبادی به منقول المتن نگین خطاط عدیم المثال متوسواد منشی جوالا پرشاد صاحب لکهنوی مطبع منبع فیض منشی نول کشور
واقع کانپور به سرپرستی گل سر سبد گلشن اقبال نوبادهٔ گلزار عزت و اجلال نامور نامدار شهیرهٔ امصار و دیار بلند همت
ستوده خصال فرخنده خو عالیجناب رای بهادر منشی پراگ نراین صاحب بهارگو مالک مطبع دام اقباله و اعز اجلاله
ما برح بالفرح والسرور به نهج خوش خوبی بهزاران خوش اسلوبی بماه دسمبر ۱۸۹۱ع بار چهل و سوم زیور طبع در بر کشیده رخ بخش انظار ریان گردید

تاریخ طبع از نتیجهٔ فکر آسمان پیمای سخنور عدیم المثال مورخ کامل منشی بهگوان دیال صاحب عاقل ایجنت مطبع هذا

چو با ترجمه طبع گردید اکنون	طرب خیز و هم عشرت انگیز گلستان	پی سال تاریخ او کلک عاقل	رقم زد بهار فرحت آمیز گلستان ۱۳۰۹هـ

ایضاً

بعد خوبی چو داد آن شگفته	چو شایع گشت مترجم گلستان	پی تاریخ طبعش کلک عاقل	رقم کردم بهار شگفته بستان ۱۳۰۹هـ

تاریخ طبع نتیجهٔ طبع تمام و عالم لمعی فاضل لوذعی آسر سخنوران همپایهٔ سحبان مولانا محمد حامد علیخان صاحب حامد مصحح مطبع هذا

بحمد الله تصنیف مقدس بیاد بنگر از چشم تماشا پی تاریخ طبعش فکر کردم	جناب سعدی شیرین زبانی بهار جاودان گلستانی که ماند حامد از من هم نشانی	درین ایام فرخ گشت مطبوع که رنگارنگ گل در وی شگفته ندا برخاست از قلب حزین دل	بحکم منشی عالی نشانی وزان بهتر نباشد گلستانی که عهد بی بیانی بی خزانی ۱۳۰۹هـ

یه مترجم گلستان نولکشور پریس کانپور میں ماه فروری ۱۸۹۱ع مطابق... مرتبه بهگوان دیال ایجنت نے چهاپی اور شائع کی